

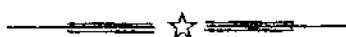
بلوچستان صوبائی اسمبلی



مباحثات

(جمعہ ۲۳ جون ۱۹۷۴ء)

نمبر شمار	فہرست مضمومین	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۲
۲	نشاندہ سوالات اور اگئے جوابات۔	۳
۳	پلک اکاؤنٹس کمیٹی کی تشکیل۔	۲۲
۴	بیزانسیہ برائے سال ۳۷۷۱ء پر عام بحث۔	۲۳



بلوچستان صوبی ایمبلی

پہلی بلوچستان ایمبلی کے دوسرے اجلاس کی

کاروائی

مشقده ۱۹۷۲ جون

ایمبلی کا اجلاس ایمبلی چمپئرز (سابقہ طاؤن ہال) کوئٹہ
میں زیر صدارت اپنکیر محمد خان پاروفزی صبح ۸ بجے مشقہ ہوا

از مولوی محمد شمس الدین ڈاپی اسپیکر

تکاویت قرآن پاک ترجمہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ مَنْ حَرَّمَ فِي بُيُّنَةِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادَةَ وَالْكَلِّيَّاتِ مِنَ
الرَّزْقِ طَفْلٌ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَمْوَرِ الْأَدْنِيِّ حَنَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ
كَذَلِكَ تُفْقِلُ الْأَذْيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ اللَّهُ
الْقَوْاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ وَالْإِثْمُ وَالْبَغْيُ لِغَيْرِ الْحَقِيقِ
وَإِنْ شُرِّكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنْسِلْ لَبِهِ سَلْطَنَةً قَوْلَتْ قُلْ تَفَوَّلُو وَاعْلَمْ
اللَّهُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَيَادَاجَاءَ أَجَلُهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ سَاعَةً ۝ وَلَا يَسْتَعْدِمُونَ ۝

(پارا ۴۷-۴۸)

ترجمہ دے کہ گرام کا ہے زینت اللہ کی جو نکالی ہے داسٹے نہ دیں اپنے کے اور پائیزہ چڑیوں
رزق سے کہہ داسٹے ان لوگوں کے لئے کہ ایساں بلے بیچ رہا گا جی دنیا کے خالص ہے دن
قیامت کے اخراج مغضی بیان کرتے ہیں ہم ایساں داسٹے اس قوم کے کہ جانتے ہیں کہ
سلسلے اس کے لئے کہ گرام کی ہے پر وہ کام سیرے سے بے جایاں جو ظاہر ہیں ان میں سے
اور جو پچاہیں اور جانہ اور سر کش کے ساتھ ناخن کے اور سر کہ شرک لاد ساتھ اللہ کے وہ چیزیں
ذہانی ساتھ اس کے دلیل اور یہ کہ کہہ اور اللہ کے جو کچھ کہہنی چاہتے اور داسٹے ہر ایک انت
کے ایک وقت ہے مقرر کی جب آتا ہے وقت ان کا ہی یہ کچھ دہ جلتے ایک ساعت
اور اس کے نکلا جاتے ہیں

میال سبف الدخان پر اچھہ ہے۔ خان عبدالحمد خان اچکزئی کی طرف سے سوان نمبر ۲۲

بلا ۲۳ خان عبدالحمد خان اچکزئی

کیا دزیر اعلیٰ تماشی کے کو۔

(و) کیا منزہ میں شان الیوسی ایشی کی مجلس عاملہ کے ہنگامی اجلاس منعقدہ ۲۰ مئی ۱۹۶۲ء میں پاس خدود بھروسہ حکومت کے علم میں آئی ہے؟

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت بلوچستان نے الیوسی ایشی مذکورہ کو یعنی دلایا چاکر اٹھ سطبابات کی تحقیقی لائی، بھی کرے گا اور اس کے بعد عمران کی تجوہ ہوں کا نصیلہ کیا جائیگا؟
وچ، یہ یقین دہانی کب اور کس طرح کراچی چیخی تھا زبانی یا بھروسی؟

(و) اگر مندرجہ بالا و عددہ ہوا تھا تو کیا یہ صحیح ہے کہ اس کا تکمیل بے قبل الیوسی ایشی کے صدر میں کی تجوہ ہوں کا نصیلہ کر دیا گیا ہے؟

(س) کیا یہ حقیقت ہے کہ ان تجوہ ہوں کا معاملہ ایک بارہ سے ہائیکورٹ تک لگی ہے۔
(ش) اگر (د) کا جواب اخوات میں ہے تو اس کی وجہ کیا ہے اور کہ حکومت اس پر تیار ہے کہ عمران الیوسی ایشی کے ساتھ ہیں مسئلہ پر اذ منزوں لفتگو کرے؟

وزیر اعلیٰ

(و) بھی ہاں۔ آئی ہے۔

(ب) کیٹی ان معاملات پر غور کر رہی ہے اور اس کیٹی نے منزہ میں شان الیوسی ایشی کے نائب گان کی اپنا موقوفت پیش کرنے کا بیدار پورا موقع دیا ہے۔
اید ہے کہ کمیٹی عنقریب اپنی سفارشات حکومت کو پیش کر دے گی۔

(و) ایک کوئی یقین دہانی ہمیں کراچی چیخی الیٹھے حکومت نے سطبابات پر غور کرنے کے لئے مکمل

تشکیل کر دی ہے اور اس کی سفارشات یہ اگر ضروری ہم تو تھوڑا ہوں کہ فضیل کرو جائیں گا۔
 (۱۲) بلوچستان میں فریل اسٹٹوٹس المدرسہ الشیخ کے جزو طلباء تھوڑا ہوں کے باسے میں ہی ان پر
 کوئی منفی نہیں ہوا البتہ حکومت بلوچستان کے قام علیز جریدہ کی لازمیں کی تھوڑا ہیں۔ نے
 ”بلوچستان پر ریڈن بولز“ کے تحت بڑا حصہ اگری ہیں جو کہ ایک علیحدہ معاطہ ہے
 (۱۳) جی ۶۰۔ یہ صحیح ہے
 اس سوال کے جواب میں وضاحت کی گئی ہے حکومت نے اعلیٰ تکمیل کوئی منفی نہیں کیا ہے
 مقررہ کیمپ کی سفارشات ملنے کے بعد کوئی حقیقی نہیں کی جائے گا۔

Mir Jam Ghulam Qadir Khan :

May I know the names of the Members of the committee?

Leader of the House:

Sir! This is a new Question, It does not pertain to the Previous question. This is a new question, he wants new information for which I request the Members to give a new notice and the information will be supplied in due course.

مسٹر اسکرپٹر سردار صاحب آپ نے کہی کا درستیکی ہے کہ تشکیل کر دی ہے
 اور اب اس پر محنتی سوال تو پیدا ہوتا ہے۔

فائدالیان (سردار عطاء اللہ یاں یاں) یاد کرتے ہوں کہ حقیقی سوال اسی سے ہوتے ہیں جن کا
 اسی سوال سے اعلان ہوتا ہے اور جن کا جواب ہم ذیپارٹمنٹ سے ملتا ہوتا ہے
 تو ذیپارٹمنٹ ہمیں فرمائے گی اسی دائرے کے اذر جواب دیا کرتا ہے جو ہم ہاؤس کے سامنے

رکھتے ہیں۔ اگر ہاداً ادم کا رشتہ اس سے ملا کر سپلینٹری سوال کیا جائے جو کی ہیں انفارمیشن نہ ہو رہا ان کو کیسے جواب دے سکتے ہیں اس کے لئے ان کو تاذہ فرض دیا پڑے گا۔

مسٹر اسٹنکر آپ کو انفارمیشن ملی ہے۔

قائد الیوان : برجی نہیں۔

مسیر حامی غلام قادر اگر ذریعہ متعلقہ کے با من اس وقت جواب نہیں ہے تو کہا اور سیخہ کے دروازے کیا تباہی گے؟

قائد الیوان :- جناب میں نے سوچا ہے کہ جب بھی آپ مجھے نوٹس دیں گے میں جواب دوں گا

میال سلیف اللہ خان پرچھہ :- جناب اسپیکر اس پوائنٹ پر میں آپ سے ورنگ کی درخواست کروں گا کیونکہ معاہدت یہی ہے کہ جس چیز کا ذکر کر سوال کے جواب میں آجائے اس پر سپلینٹری سوال ہو سکتا ہے اور ہمارے وزراء مہماں کر کے پنا ہوں وہ کوپڑکے آیا کریں تمام متعلقہ سوالوں کے ساتھ جو ضمنی سوالات ہو سکتے ہیں ان کی تاریخ کر کے آئیں اس سلسلے میں چونکہ پڑھ رکاوے پنج سچیتیں کہا ہے کہ جو بھی ہم ضمنی سوال پرچھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ سوال ہے اسی لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس پوائنٹ پر آپ ورنگ دیں

مسٹر اسٹنکر :- یہ سپلینٹری سوال ہے اور اس کا جواب مل جائیے۔

قائد الیوان :- جناب میں نے عزم کیا کہ اس سپلینٹری سوال کا جواب میرے پاس نہیں ہے

جو انھا میں شکنچے آئے ہے اسی میں نام درج نہیں ہیں) **anticipate** ہٹھی کر سکے کہ اس فہرست کے پیشہ سوال پوچھے جائیں گے۔

مسٹر اسٹیکر سردار صاحب آپ **anticipate** کر سکتے تھے جب آپ بتا ہے میں کمپلیکس کی تشکیل ہو گئی ہے تو نایدہ سپریوری سوال اس پر ہو جائے کہاں کون سے ہے۔

فائدہ الیوان وہ جناب **anticipation** کی کوئی سہارہ رہنی ہو لے گئے **anticipation** کچھ ہوا کرتی ہے۔ سوال کچھ اور آیا کرتے ہیں اور سپریوری کے لئے **anticipation** کی جو ہمیں آتی تھی اس کے دائرے میں سوال ہاں ہو گیا ہے۔ اب ہمارا فصور ہی سچا ہر حال جو ہم نے **anticipate** کیا تھا یہ اسی کے دائیرے سے باہر ہے مجھے اسکا جواب دئئے میں کرنی جرجا نہیں۔ جب ہم نے کمیٹی باری ہے اگر نام میرے پاس اس وقت ہوتے تو میں معزز ممبر کو تاریخاً

میال سعیف اللہ خان پر اچھے گر جہاں تک ہمارے حق تھا تعلق ہے اور ہمیں سوال پوچھنے کا۔ وہ باقاعدہ ہے اور میں ختم اپنے سردار صاحب کو اور ان کے ساتھ حضور صاحب جو وزیر ہیں انکی توجہ اس پروپرٹی پر دلتا ہوں کہ پہلی جتنی بھی اکیلیاں ہوئیں میں چاہیئے پاکستان بننے کے بعد یا مدنظر میڈیا کے دران میں، اگر وہ دلکھیں گے تو ایک سوال پر بیس (۱۲) پیس پیس منی سوالات آتے ہیں اور ان کا جواب دیا جاتا ہے اور کارروائی جو ہے نایدہ ہماری لا تبریزی میں اس کا ریکارڈ موجود ہوادا اگر نہیں ہے تو پہلی اکیلی کاریکاری دلکھی میرے پاس ہے اور جو جیادا زیر صاحب چاہیں میں اُن کو دلکھا سکتا ہوں کہ ان کے باقاعدہ جوابات دیئے گئے ہیں۔

فائدہ الیوان میں نے معزز ممبر کے ہمیں سوالات کی حدود کو حسین ہیں کیا ہے ان کو حق پہنچا ہے کہ جو قدر ہمیں سوالات پر جھنا چاہیں پوچھ سکتے ہیں لیکن جواب اُن ہمیں سوالات کے ہو دیئے جائیں گے جن کے بارے میں معلومات متعدد لمحہ جات سے مل جائیں گی۔

بہر حال ابھی اس دعویٰ تھے نام بھی مل سکنے میں ان کی تحریکے سے عورت ہے

۱۔ صنعت قانون

۲۔ ممبر پریڈ آٹ ریویو

۳۔ سکریٹری سرویس سینا ٹائپ ہنزہ ایڈمنیسٹریشن

۴۔ کمشنر کوئٹہ ڈوپٹر

۵۔ ہوم سکریٹری

میر جام غلام قادر خان :- کیا اس اور ان کے ممبران — حزب اقتدار یا حزب احتجاج

کے کسی ایک ممبر کو اس کمیٹی میں شامل کرنے کی حضورت محضیں نہیں کی گئی۔

قائد الیوان :- اگر آپ چاہیں تم ممبر بن سکتے ہیں۔

میر جام غلام قادر خان

I propose Mr Saifullah Khan Paracha

مرٹر اسکریپٹر

Next question

میاں سیف الدین بخاری

On behalf of Mr. Achakzai Question No. 26

* 26 خ عبد الصدیق خان اچکزائی :- کیا قائد الیوان کو علم ہے کہ

(۱) آئندیاریوں نے یہ خبر منتشر کی ہے کہ
۱۹۶۷ء کو صدر پاکستان نے اسی بال کے احاطہ میں جس پیاس جلد سے خطا بایہ
تحاصل سے خلریں جماعت سیشن عوای پارٹی کے وزراء اور سرکاری ممبران کے علاوہ
دیگر کارکنوں نے بھی باشکارٹ کی تھا اور ان سے کہا نہ بھی جلسے میں شرکت نہیں کی تھی

(ب) اگر جواب اخبارت میں ہو تو حکومت نے اس بارے میں کیا اقتدار کیا؟

فائدہ الہاں :- (رو) ہاں

رب، مذکورہ غلط خبر کی تردید متعبد اخبارات و ریڈیو کے ذریعے کی گئی تھی اس سلسلے میں ثبوت کے طور پر دو نامہ زمانہ کوئٹہ کی اشاعت مورخ 23 جنوری ۱۹۷۰ء سے مندرجہ ذیل تراشیہ پیش کیا جاتا ہے

کوئٹہ میں صدر بھجوک جلسہ عام کے بلے میں دہلي ریڈیو کا جھوٹ

رواد پنڈی ۲۰، سچا درپ) آج ایک سرکاری ترجمان نے خواہ بھی ریڈیو کی اس خبر کو باشکن لغو اور من گھورت تباہیا جس میں کہا گیا کہ صدر بھجوئے کل کوئٹہ میں جب جلسہ عام سے خطاب کیا تھا اس میں سینئر عوامی پارٹی دوی خان گروپ کا کوئی بھتی موجود نہ تھا ترجمان نے کہا کہ درحقیقت صدر بھجوک سے اس جلسے کے نامہ انتظامات مقامی انتظامیہ پاٹھک میں لکھتے اور اس کے علاوہ اس جلسہ میں گورنر بلڈچان سیر خود بخش بر سمجھو وزیر اعلیٰ سروار عطہ رالہ منگلہ وزیر تعلیم میر سکھ خان تھیں، وزیر خواراں وزرا احت سردار سعید الرحمن اور اسکل کے پیسے سردار محمد خان باروز کے علاوہ سینئر عوامی پارٹی سے بے شمار کارکن موجود تھے جہنوں نے جلسے کے انتظامات میں حصہ لیا تھا فرمائی ہے کہ جلسہ گاہ میں سینئر عوامی پارٹی کے پرچم نایاں تھے۔ صدر پاکستان نے اپنی تقریر کے علاوہ کوئٹہ سے روائی کے وقت بھی سینئر عوامی پارٹی اور جمیعت العلماء اسلام کی حکومت کی تعریف کی جہنوں نے کل کے جلسہ عام اور ان کے دورے کی دوسری تقریبیات کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون کیا۔

میاں سیف الدین خان پر احمد آپ نے یہ جو فرمایا کہ سینئشن عوامی پارٹی کے پہلے
نیاں تھے جیسا یہ آپ پختون خواہ کے سلسلے میں کہہ رہے ہیں یا دوسرے ۔ ۔ ۔

قائد المیوان۔

میاں سعیف اللہ خاں پڑا چھوڑ۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ نے سہارہ منیشیں عوامی پارٹی کے
جنڈے سے وغیرہ موجود تھے کیا پچھتوں خواہ کے جنڈوں
کا ذکر ہو رہا ہے یاد دسروں کا،

فائدۃ الیوان وہ اس سوال کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اسی لحاظ سے کہ انہوں نے

اس سوال کا اس سے کوئی مطابق نہیں ہے اسی حفاظت کے کارکنوں نے
الٹریاں پڑنے کا حوالہ دیا ہے کہ انڈیا پر بھی کسی خبر کا ہم نے تردید کیوں نہیں کیا ہے مگر یہ جلے میں
ہماری دلخواہ کا پتہ بچھ رہے ہے میں یہ بالکل ایک ملحوظہ سوال ہے اس پر عام بحث ہو رہی
ہے اس کا پتا آپ۔ ۴۸۸۔ میں آپ ہم پر الزام لگانے کے ہم آپ کو
جواب دیں گے۔ general discussion

* 40 میر جام غلام قادر سیکاڈیہ داخلہ برائے کرم پتا نئی گئے

(۱۰) کیا یہ حقیقت ہے کہ بلوچستان میں کچھ ایسے مخصوص علاطے ہیں جو اسلام ایکٹ سے
ہدایت ہو اعلان نہستشی کر دیئے گئے ہیں ؟ اگر ان تدوہ کوں سے مخصوص علاطے ہیں ؟
ب) کیا حکومت اسی امیاز کو دور کر کے تمام بلوچستان کے علاقوں کے لئے ایک
مساوی پامی اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

وزیر اعلیٰ

(ب) جزویی نہ دینے کے حوالے کے پیش نظر سوال ہی نہیں پیاسا تھا۔

۱۰

میر جام غلام قادر خان جب اس حکومت نے اس موز الہاں کے ساتھے اس امر کا اقرار کیا ہے
کہ وہ بلوچستان کے اندر امتیاز در دا ہیں رکھنے کی اور مساویانہ سلوک ہو گا۔ تو یہ پوچھا گیا ہے کہ سوال ہمیں پیدا
ہنسی ہے تو کہا۔

Why the question does not arise?

Leader of the House

Sir- I believe that the Honourable Member has not followed my answer, let me repeat my answer, because he might have not followed it.

(۱) ہنسی۔

رب، جزو (۱) میں دیئے گئے جواب کے پیش نظر سوال ہمیں پیدا ہنسی ہوتا

میر جام غلام قادر خان کیاب کوئی محض علاقہ ہنسی ہے جو اسلام ایکٹ سے متاثرا ہے؟

قائد الیوان جہاں

میر جام غلام قادر خان، مری جگہ کو علاقہ اس ذرے میں ہنس آتا؟

قائد الیوان وہ گورنمنٹ کے ریکارڈ پر الجھ کوئی چیز ہنسی ہے۔

ایسی کوئی چیز ہنسی۔ اگر ایسی چیز ہو تو قسم میں ہاں کہہ دیا
جائے جو اب دیتا۔

میر جام غلام قادر خان وہ اگر خاپ والا۔ ایسا ہنسی ہے تو ایسے علاقے جہاں اسلام ایکٹ نادی
وہاں داخل ہو جائیں تو کوئی حکومت کرنی کا رسماں کریں گے؟

قائد الیوان :- اس کے یاد دلانے کی ضرورت نہ ہنسی ہے جام صاحب خود ایسے علاقے سے
ہماراٹھا کرنا جائیں تو ایسی بکاریں گے۔ جواب پیغام لئے گئے۔

میر جام غلام قادر خان : یہ بھا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کے اختیارات کے اندر ہی نہیں ہے اور اب حصہ علاقہ ہیں ہے کہ جو اسلوک ایکٹ سے مستثنی ہے تو گورنمنٹ
حقیقت ہیں ہے کہری جگہ سردار صاحب کا اپنا علاقہ جو ہے کہ اس پر اس ایکٹ کا اطلاق ہو جاتا ہے
قائد الیوان : میں نے اپنے کہدیا ہے کہ ایسا کوئی علاقہ ہے جو مستثنی ہو۔

میر جام غلام قادر خان : میں کہا ہوں خاب اس کا.....

اسپیکر : اس پر بہت تو نہیں ہو سکتی ہے

Mr. Jam Ghulam Qadir Khan :

The Government have not given the answer properly

These areas have been exempted and there is no restrictions on them. As the Honourable Minister told the house that they are not exempted.

Leader of the House :

As I told the Honourable member as far as the Govt. record is concerned there is no such areas which are exempted from the Arms Licenses. I am talking of the Govt record. I don't talk on the practical side. As far as practical side is concerned, I don't doubt the apprehensions of the Honourable Member that, apart from Marri Bugti and Mengal areas, persons from areas like Lasbela District, will be caught if they held arms without license.

Mir Ghulam Qadir Khan :

Is it not a fact that the previous Governor, M. Noor Khan had exempted the said areas from arms licenses? Is it not on the Govt record?

Sardar Atta Ullah Mengal :

Had that been the decision of the Governor, it would have been on the record of Govt: that such and such areas are exempted. When I said there is no such record, the Member should understand that no Governor has given any consent for the exemption of any areas.

* 42 نسیر حام (غلام) قادر خاں

کیا وزیر اعلیٰ بڑہ کرم تباہیں گے کہ۔

ہر باری سووں سکریٹریٹ میں ہر گرڈ کے ملازمین کی تعداد کہا ہے اور ان میں مقامی اور غیر مقامی کتنے ہیں؟

وزیر اعلیٰ :

نام	معین	معنی	کل تعداد	گرڈ ملازمین
10	39	49		(۱) درجہ اول
1	6	7		(۲) درجہ دوم
-	-	-		(۳) غیر معروف ہر گردی رآن کلاسی فائدہ نہ ملے گا؟
12	6	18		(۴) درجہ سوم
10	100	110		(۵) درجہ چوتھا
3	60	63		

نسیر حام (غلام) قادر خاں : سرل سکریٹریٹ میں مقامی سکریٹریوں کی کتنی تعداد ہے

Chief Minister:

This is also a new question.

He is asking the particular thing about Govt: servants. For that I should be given a fresh notice.

میر جام غلام قادر خان
 میر جام غلام قادر خان
 وزیر اعلیٰ تحریک کے رجیوں پر تائید کرنے کی آیا
 میر جام غلام قادر خان
وزیر اعلیٰ

I am not sure, sir, but my presumption is that a few of them are Locals and few non-Locals. The trouble is that replies, which we get from the Departments, are not satisfactory. Actually the response shown by the Government Departments, I must say, is very much discouraging. It is not because that due importance is not given to the Assembly questions, but, unfortunately the Provincial Assembly came into existence for the first time. The Secretaries and all attached Departments do not treat the Assembly agenda on top priority. Had it not been so, I think, you would have got not only the correct replies, but also the details of these questions. On the receipt of this notice yesterday it was found that most of the replies are incorrect. It shows inefficiency of not only the Secretaries of Government, but also the Assembly Secretariat which is not working satisfactorily, because most of the questions which pertain to other Ministries, have been placed in to-day's agenda which carry certain mistakes in printing. We must admit there are certain draw-backs in the present administration, and I have warned the administrative Secretaries to see that no such complaints arise in future. As far as proceedings of the Assembly is concerned, I have told them categorically that in case proper informations are not furnished to the Assembly, they will be taken to task. But, one thing must be kept in mind that under the rules of business of Provincial Assembly, a fifteen days notice is required for every question by the Member concerned. In case of Baluchistan even fifteen days are not enough as you know, we are lack of adequate means of communications. The area is too vast and, in some places, we do not have even

telephone or wireless system, and as such, the requisite information has to be brought through ordinary ways which certainly takes considerable time to reach to Quetta. This is one of the major reason why the information is not supplied in this House. Any how I have instructed the Secretaries to ensure that the Assembly gets full information.

Mir Jam Gulam Qadir Khan:

May I ask the Chief Minister when the time will come that the Govt: will safeguard the rights of the Locals ?

Chief Minister :

I could not follow him

Mir Jam Gulam Qadir Khan:

My Point is clear. I think the answer to my question is not given properly. Therefore want to know whether the Govt: has the proposal to safe-guard the right of the local servants ?

Chief Minister :

The Govt: is precisely meant to safeguard the rights.

Saifullah Khan Paracha :

What does the غير ملکی mean ? You mean those who are from out-side the Provinces ? What is this غير ملکی ?

Chief Minister :

Are you on supplementary question sir ? Well غير ملکی are those, the answer, of the Honourable Member.....

میر جام غلام قادر خان جا ب سیں کہا جوں کہ تھا اور غیر تھا و اونچے ہے کوئی لئٹ
کی صورت ہنسی ہے اور آنسل میر جی جائتے ہیں کہ تھا اور
غیر تھا میر کا ذریعہ ہوتا ہے۔
میاں سلیف اللہ خان پر اچھے وسیکاریت ہے اپ باریں۔

میر غلام قادر خان out of Province سے مراد ہے لوگوں میں جو بلند چستان کی سروں
کے ہیں۔ مجھے ان سے کوئی لگہ اور نکایت نہیں ہے

نمبر ۴۴ - میر جام غلام قادر ریاستہ وزیر تحریرات و شمارخات بنا لیں لے کر

(۱) صوبہ بلوچستان کی تسلیک کے بعد سڑکوں کی تحریر پر کس تدریجی خرچ کی گئی ہے؟
اب اوقتوں تا پہلے سڑک کو پختہ کرتے اور اسی پر پہلوں کی تحریر پر کیا لامگ آئی ہے؟
(ب) کیا حقیقت ہے ریسپلڈ و مانکھانیزیں اوقتوں سرمایہ پر صرف چند دن کام بذریع
کرنے کے بعد ایک فرم کو لا جھوں روپے ایڈوانس دیئے گئے؟
و) آیا اتنی رقم پر پہلے کی تحریر کے لئے پستگل ادا کرنا تازنا ناجائز تھا؟ اگر ہیں تو اس سے
میں کیا لامروائی کی گئی۔

وزیر تحریرات و شمارخات

(۱) مالی سال ۱۹۷۰-۷۱ میں ۴۵,۳۷۵ کروڑ روپے۔

مالی سال ۱۹۷۱-۷۲ میں ۶۲,۶۹,۸۱۷ لاکھ روپے۔

جو کہ ماہ سال ۱۹۷۲ کے حسابات ایونکنڈنیں کئے گئے اسی لئے اس سال کے اعداد و کار
حتماً نہیں۔ اور ان میں روپیل کا اسکان ہے
(ب) اوقتوں - پہلے دو پر اب تک ۳۰,۰۸,۴۲۲ روپے لامگ اگئی ہے۔ چونکہ سڑک
لشکر علاقے سے گردی ہے اور پانچ کامکاس بہت کم تھا اور ہر سال اسکو نفاذ پہنچا تھا اسی

مزید بیوی اور خانقاہ دیواروں پر خوبی کا تجھیہ ہے جو 7,50,000 روپے تھا اب تک 6,50,000 روپے پر صرف کئے جا چکے ہیں اور مزید بیوی بھی تعمیر کئے جانے ہیں۔

(۷۰) ۶۴۰

(۷۱) حجر قم ایڈوانس دیگری وہ ایک سیکیور ایڈوانس کی بھلی میں تھا جو کوئی طبقہ کی ضمانت پر دری جاتی ہے اور یہ مکانہ قواعد کے مطابق ہے اسی نظر میں صدر حجہ زیل کراوفٹ اخلاقی اور حجہ ہیں۔

۰ ہب پہلی۔ اس کے لئے جون ۱۹۷۲ء میں ۸,۵۰,۰۰۰ روپے فرم کو ایڈوانس دیئے گئے اس کا امکان ہے دس لاکھ روپے مخصوص کئے گئے تھے اور یہ دریک فرم کو اپریل کے ہبینے میں ملا تھا چونکہ دو میتوں کے اندر یہ رقم خوبی ہنسیا ہو سکتی تھی اس نے خذڑک ضائع ہونے سے بچائے کی خاطر۔ ماٹ پر میٹریول نامی کے عوامی رقم پیش کیا ادا کی گئی ہے بعد میں فرم کے بلوں سے وضع کیا گیا اس کے علاوہ ہب پہلی کے لئے مزید ۳ لاکھ کا ہزار روپے بطور سیکیور ایڈوانس ادا کئے گئے اور یہ رقم بھی حسب قواعد بلوں میں سے وضع کر لایا جائے گی۔

۰ دنہ اور کمتر اپل آن دو یلوں کے لئے ایک لاکھ داک نہار روپے بطور سیکیور ایڈوانس دیئے گئے اور یہ تھکے کے مولن کے مطابق ہے۔

میر جامِ خلماں قادر خان ۰ خاہی درست بھی یہ تو تھے ہنسی تھی کہ میرے اس سوال کا جواب اس شکل میں دیا جائے گا کہ ملکہ کے انفہ طبق قوانین کے مطابق ہے موقدمی تھا اگر کسی روز مقامی شیکھیا کو اس مشتمل کی ایڈوانس دیا جاتا تو کوئی دھرمی تھی اور وہ بھروسہ اس قسم کے پہلے اس مبالغتے میں تعمیر نہ کرتا۔ اگر ایڈوانس کو کہی ہر بڑی طریقہ کا رہے تو آیا یہ سب کے لئے نہ ہے۔

قائد اعلیٰ امن ۰ اس خیاب معزز مجرم کا سیلیمیٹری سوال لکھ کم تھا احتراف کچھ زیادہ تھا اور جیساں ہمک اتنے اعتراض کا سوال ہے۔ یہ ان پر دلچسپی کرنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے ایڈوانس یا کمیش جو اس عمل کے مطابق کئے گئے وہ سابقہ مکونتوں نے کی تھا جس پر اس وقت دائرہ اجتماع کے اندر ہب سب نے اتحاد بھی کی تھا باقاعدہ

کہ ہوئے نہیں ایک ڈاکٹر کی اس برجیز لاہور میں مقفل رکھا تھا۔ جن کے ذریعے ان پتوں کے کمپنیوں میں
جاتے تھے جب ہماری گورنمنٹ آئی سب سے پہلے ہوتے یہ کام جو ڈاکٹر کی برجیز تھا اس سے اپنا
واسطہ توڑ دیا۔ لیکن کہ اس کے ساتھ ہالا کوئی واسطہ نہیں ہے اوس کام سے کچھ کرنا ہے تو اپنے مردگانے
کریں گے ڈاکٹر کی اس برجیز جو ڈاکٹر کی اس کے ساتھ ہالا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ یہ کام
کرتا ہوں کہ یہ طریقہ جو اختیار کیا گی تھا وہ اپنا بھگہ پر شکح نہیں تھا اس س وقت کو ششی کی جاتی تو قاتل ہوں
پر ایسے آدمیاں سکتے تھے جو اس کام کو کرتے اب انہوں نے ایسا نہیں کیا کیون؟

روزہ حملت خوشی حسروان ماند۔

پل 45 میر جام غلام قادر خان

یاد رزیر اعلیٰ تباہی میں گئے کہ

(۱) سول سوکر پڑیٹی کے علاوہ صوبے میں کمتر فرع گردی افغان لفیات میں اور انہی میں
تفاقی کی تعداد کسی قدر ہے؟ فٹ گردی افغان کے مشاہرے کہتے ہیں؟

ربی درجہ دوئم کے افغان کہتے ہیں۔ مقامی اور غیر مقامی؟

(۲) درجہ سوم کے مازین کہتے ہیں۔ مقامی اور غیر مقامی؟

(۳) درجہ چہارم کے مازین کی تعداد کہتی ہے۔ مقامی اور غیر مقامی؟

وزیر اعلیٰ

(۱) افغان: مل تعداد ۲۵۸، مقامی ۱۹۴، غیر مقامی ۶۴

مشہرو، (۲) سی ایں پی سیٹر سکیل: ۱۶۵۰ - ۱۴۵۰ / ۱۰۰ - ۷۵ - ۸۵۰ روپے

(۳) چار سیٹر سکیل: ۱۵۰۰ - ۷۵۰ روپے

(۴) جو نیز سکیل: ۴۵۰ - ۵۰ - ۱۰۰۰ روپے

(۵) مکمل جنگلات کلاس I: ۴۵۰ - ۵۰ - ۱۰۵۰ - ۷۵ - ۱۳۵۰ روپے

رتب	افغان	مقامی	مل تعداد	غیر مقامی
	۶۵	۲۰۹	۲۷۴	
(۱)	۵۹۵۲	۶۰۶۵	۱۱۱۷	

۲۹۰ ۳۷۶۹ ۳۷۶۹ دو) ماذین

ذی : مذریہ بالا عواد دشمنی شہید قائم کے علقوں کا مقابلہ نہیں ہے مسکرہ جنگی تعمیم سے اسلامی شد
جھ کئے جا رہے ہیں۔

میاں سدیف اللہ خان پر اچھہ :- جز ج۔ میاں اپنے فرمانکار باہر کے ماذین کی
تعداد ۵۰۵۲ ہے اس میں زیادہ تر کرنے والے ہیں تو گھریں

just rough estimates

I don't want any details

وزیر اعلیٰ :- یہ سے اندازے کے مطابق زیادہ تر پولیس کے ہیں

میر عبید الصمد خان آپ سکنر فی دہلی دعا کی جو تعداد بتائی گئی ہے کہ اس میں ڈوبیاں شامل ہیں یا نہیں؟

وزیر اعلیٰ وہ ہیں۔

۴۶ میر جام غلام قادر۔ کیا وزیر اعلیٰ بتائی گئے۔

(ر) کیا یہ حقیقت ہے کہ ۲۸ اپریل ۱۹۴۸ کو سلطنت افراد کے

بیله ماؤن پر حملہ کر کے بیل اور استرے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ انہی ڈاکوؤں نے اسی ماہ دوبارہ اس گاؤں پر حملہ کیا اور بیل، استر اور پھر اور بکریاں اٹھا کرے گئے اور حصہ بخون کو زد کر دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ڈاکوؤں کی گرفتاری کے میں بھی بھی بھاگ گئے؟ اگر ہاں تو اس کا کتنی تعداد تکلا جائے؟

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ قادر بخش تلنہ رانی نے ملزم اور سال سردار کو چاروں ہیں حاضر کرنے

کی ضمانت دی تھی اگر ہاں تو اس کا کتنی تعداد نکلا اور کیا قاد بخش نے ملزم اور سال کو ضمانت میں پشتکرنا؟

(س) کیا یہ بات حکومت کے علم میں ہے کہ کچھ ذی کو دوبارہ انہی ڈاکوؤں نے ماؤن پر حملہ کر کے بیل۔

اٹھا کرے گئے ہیں۔

رسن سیاہ بھی حکومت کے علم میں ہے کرکم سی کی واردات پر انتظام یہ نے کسی قسم کی کارروائی نہیں کی
سکیوں؟

فونسکر دا خلصہ

رسن ۲۸، جنوری ۱۹۷۴ء کو ایسا کولی واقعہ ہنسی ہوا۔

رسن ہنسی - ڈاکرز فی کی کوئی واردات نہیں ہوئی ہنسی۔ البتہ سرمنی ۲۶۹۰ کو ایک واقعہ کی
اخلاج دی گئی کہ ایک راست پر یہ بوضیع عجلی فی سے ایک شخص سید محمد ولد محمد اسحاق
روپنہا سکنے فتح انی کے چار بیلیاں کے لحیت سے چوری ہوئے ہیں۔

(ج) سرو تھہ مولیشیوں کی بازیابی کے سلسلہ میں متعدد اقتداری مال روائز ہوئے تو دستور کے
لطایق خفاظتی استحکامات کئے گئے۔

رسن ہنسی -

رسن ہنسی - ڈاکرز فی کی کوئی واردات نہیں ہوئی البتہ چوری کی ایک واقعہ قدر احکام کے علم میں ہی
خا حبیں کا ذکر جزو دیتے ہیں لیا گیا ہے۔

رسن چیز کریزو (رسن) میں درج کیا گیا ہے یہ ایک چوری کی واقعہ خا حبیں کی روپیتہ دیر سے
کم گئی اور اس سلسلہ میں ضالعہ کی کارروائی کی گئی ہے۔

میر حامم غلام قادر نے جواب میں اس سوال کو زیادہ پرلسی ہنسی کرتا ہوں

پلام ۶۵ - مبارک سدیف اللہ خان پرائیسچر کیا ذیر بر اصلاحات و تحریرات عالم از راہ کرم تباہی کو
(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ جوز میں کوئی راشہر میں چون پھاٹک کے نزدیک واقع ہے وہ مگر تحریرات
عاصمہ اور شریعت رعات کی ہے؟

رب کیا یہ حقیقت ہے کہ دو گوئی سنے اس زمین پر مکانات تحریر کئے ہوئے ہیں اور انہیں نہ
حکومت سے درخواست کی ہے کہ یہ زمین ان کے ہاتھ فروخت کر دی جائے یا محفوظ رہیں ہیں
اجارہ پر دینے کی شطوری دی جائے۔

(۵) کیا یہ حقیقت ہے کہ سکرپٹ کا تحریرات و خوارصات نے یہ معاملہ احمد رائے کے بعد میر بورڈ آٹ
ریلویز کو مجبوب ہے؟

(۶) حکومت اسی زمین کو قابوں کے لئے فروخت کرنے یا اجازے پر دینے کی نظری کے
لئے یہ کیا اقدامات اٹھانا چاہیا ہے؟ ان سطح اور ان سطح پر نہیں مالوں کا تسلیم انداز ہگئی ہے؟

وزیر اعلیٰ! راجہان :

(۷) یہ حقیقت ہے کہ لوگوں نے زمین نذکرہ پر ناجائز و جبراً قبضہ کیا ہے اور کہاں سے تحریر رکھے
ہیں جن میں سے بعض افراد نے بھی ملک ان کا یہ پرچڑھار کر کے ہیں اسی زمین کو ان پر فروخت کرنے یا
اجازہ پر دینے کے لئے بعض افراد نے درخواستیں دی ہوئیں۔

(۸) یہ کس میر بورڈ آٹ ریلویز کو میں بھجوایا گی ہے۔

(۹) کوئی شہر میں پہنچے ہی حکومت کی سرکاری زمین بہت کم ہے اور یہ زمین کی وجہت بھی حکومت
کو دفتروں یا رہائشی سکھات کے لئے ضرورت پڑے سکتا ہے اس لئے حکومت لی اکالی یہ زمین
نہ ہی ان جائزہ قابوں کو پر فروخت کرنا چاہیا ہے اور نہ ہی اجازہ پر دینے کا لادہ رکھنے ہے
(۱۰) مکانوں اور لوگوں کا تعداد تقریباً ۸۳ خالدہ نوں پر مشتمل ہے مکانوں میں سر نہیں والوں کو پہنچے
بھی اسی زمین کو خالی کرنے کے لئے ذمہ دینے چاہیے ہے۔

میاں سعید اللہ خان پر اچھے کی کوئی شہر میں ہاؤ سنگ لکھا لیا گئی نہیں ہے جو کہ حق
دینا تی علاقوں سے شہر میں آئے والے لوگوں کو آمد کیا جاسکے۔

وزیر اعلیٰ! اب تک میرے ذمہ میں الیکٹری سکیم ہیں ہے

میاں سعید اللہ خان پر اچھے کیا یہ حقیقت ہے کہ جو شرکتی کرتے ہیں
جیسے لاہور اور کراچی وغیرہ۔ وہاں لوگ اسی طرح جگہ حکومت نے کوئی انتظام نہیں کیا خود اکر

آپا دہوئے اور زمینوں پر قبضہ کر لیا۔ جیسے کہاچی میں سائنس ہے اور نگاہ ہے بھان کا دن ہے اور سیکھوں کا دیباں، میں جہاں پر آگر لوگوں نے اپنی جگلیاں دال دیں کیا یہ صورت یہاں پر ہنسی ہے؟ یعنی باسر سے آئے ہوئے دو گوں کو رامش کی کوئی جگہ نہ لی انہوں نے جو عجک خالا دیکھی دال پر اپنی جگلیاں دال میں حکومت ان لوگوں سے لئے کہا انتظام کر رہا ہے جو لوگ دیہاتوں سے روڑا کر کے نئے یہاں آ رہے ہیں کہہ اپنی جگلیاں مکان وغیرہ دال میں حکومت کیا انتظام کر رہا ہے؟

وزیر اعلیٰ — کسی سرکاری زمین پر قبضہ کرنے کے بعد جو جو اہمیت ہو سکتی ہے

میہاں صدیف اللہ خان پر اچھہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ان تعداد میں خاندانوں پر مشکل ہے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس کی دبارہ انکو اتری کریں۔ کیونکہ جناب اپنے دل پر درمیں نہ رلوگ بیمار ہے میں ۳۸ خاندانوں کا معاملہ فیض آباد کے علاقے میں نہیں ہے

وزیر اعلیٰ — میں نے انکو اتری کے بعد ہی یہ رپورٹ Submission کا ہے لیکن اگر صبر صاحب سپتامیں تو میں اسکو ددباہہ چیک کر دیں گا میرے خیال میں اتنی بڑی غلطی کا مکان نہیں ہے کہ دو تین ہزار سے ۳۸ ہو جائے

May I put a point of order with your

kind permission sir.

میر جام علام قادر خان

میرا پا اسٹ ات آرڈر یہ ہے کہ ہم اطہور پر بھی پیش کرتے وقت یہ ہر ایک ملک کی مددیت رہا ہے کہ جب بھی پیش ہوا تو اس میں ایک ملک کے مجرمان کی ہمولة کے لئے ہنسی بکھرے اس لئے کہ یہ ایک اہم ذرہ داری ہوتی ہے۔ مجرمان کو بھی دیکھنا ہر تائیں صحت یہ ہے کہ اس بھتے پر صفات لگتا ہے پسی کہ ان صفات کو دیکھنا جائے یہ بڑی عجیب چیز رہی کہ حکومت نے اپنی کارروائی جیکو انہیں نہ ضروری سمجھی اسکو جو محو مانیں دن میں مکمل ہتا ہے اس کے دروان recess ہوتا ہے تاکہ مجرمان سمجھ طور پر اس پر خود کو سکیں اور چونکہ جناب والا وہ عوامی نمائندے ہوتے ہیں ان کو

اپنے مسائلہ بیش کرنے ہو تھے میں جسی پرتوں سے موادی محرومیت اور اس حادثہ کا انکو اپنے علاقت کے مراکز بخوبی تجوہ نہ رکھ سکے جیسا کہ کلی نیوزز رائی مرضی شاہ بیان نے بھاگ بھٹک لفڑی کرنے کے پوائنٹ آٹ اور فوج را خلیا تھا اور
جیٹ الگریزی میں ہے مردوں میں ہے تماٹپے خیالات لیکن اپنے افہار کو بعد

So this is my point of order I hope the Chair will very
sympathetically consider it

مدرسہ اسلامکمیر: — اب دوبارہ اس کا رد اٹی کو رد کا نہیں جا سکتا ہے کیونکہ اپنے اس پر
میں لفٹنے پرحت بیٹھا کی ہے۔

میر جام علام قادر خان

Any how my point of order is quite clear.

مدرسہ اسلامکمیر: — اب سکریٹری ایسیلا (ایک اعلان کر دیں گے).

سکریٹری: — پہلک نامزدگی کی کمی کے میران کے انتخاب کے لئے ۲۰ جون ۱۹۶۷ء
تک نامزدگیاں خلب کی گئی تھیں۔ اس سلسلے میں حسب ذیل میران کی نامزدگیاں
دستول ہوئیں ہیں۔

- ۱۔ سردار عبدالرحمن ————— جن کو میر درست قادر خان نے تجویز کیا ہے
- ۲۔ جام میر علام قادر خان ————— جن کو س فیصلہ عالیان نے تجویز کیا ہے
- ۳۔ مسٹر فضیلہ عالیانی ————— جن کو سردار عبدالرحمن نے تجویز کیا ہے

یہ تینوں نامزدگیاں تاعدے کے مطابق تھیں ان میں سے کسی میرنے دستداری نہیں کی

چونکہ تھے میر ان کا انتساب کرنا تھا اور سائیلیڈار بھی صرف تین تھے اس نے تیزی نامزد امیدوار کے منصب پر نہ کوئی اعلان کیا جاتا ہے۔

مسٹر اسکندر۔ اپنی پہلی بار عالم بھاش کا آغاز کیا جاتا ہے

میاں سفیت اللہ خان پر اچھے۔ خبابہ اسپیکر جو یا کہ میرے درست جام صادب نے فرمایا ہے کہ جو بجٹے ہمیں دیا گیا ہے اس کے صفات پر نظر لئیں یہیں یہ بڑے اختلاف والی بات ہے درست را یہ کہ بجٹے میں بہت کم معلومات دی گئی، میں پتے ہمیں کیوں یاد دینہ و رائے کیا گیا ہے۔ کہ وزیر اعظم حبیبان کو darkness میں رکھا جائے اور ساتھ مجرماں کو بھی چیب میں اسی سبک کو دیکھ رہا تھا اور کچھ بجٹے جتنے بھی سری نظر وہ سے گزرے ہیں ان سے جیسے کہ رہا تھا تو مجھے بڑی مایوسی ہوئی کیونکہ اس میں بہت کم معلوم دیکھنے لگے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ مجھے یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ جب سے اسلام شریعت ہر دن ہے ہم سب کو بڑا مصروف رکھا گیا ہے۔

بھی سماں کرنے کے حب بیٹھ پیش کرو

practice

بھی ہماری تھی کہ جب بھی پیش ہو practices
جا آئے اس کے بعد درخت پھیلائی جاتی ہیں جیسا کہ پیر صاحب اُن اس کو اپنے طریق سے دیکھ سکیں
میں جو لوگ ہیں دانشور ہیں اپنی

ان سے مشورہ کر سکیں اور اس کے بعد بیجٹ پر تقریریں ہوں اور اضافات ہوں یا انقلابیں
پہنچ گئے ہماری اکیلی میں ایسا ہی نہ ہوا ہے اس کے بعد عکس ہیں ٹیکا صورت رکھائی جائے وہی سے
امم صحیح تیاری نہ کر سکے اس کے باوجود دعویٰ میری تجویزیں آیا اس کے مطابق عرض کرتا ہوں کیونکہ اسی تقریر
بیان زراعت کے متعلق کچھ عرض کیا تھا گھر جا کر میں نے وہ figures دیکھیں جو وزیر خود اک
وزر اعلیٰ نے میں مہیا کی ہیں۔ میں نے اپنی تقریر میں وہی اعداد و شمار پیش کئے ہیں کہ
کسی متعلق ایک پاؤں کی طرف ہوئے رہ گی تھا وہ یہ تھا کہ ایک طرف بلوچستان میں اکثر درجہ پر
کا بھل پیدا کیا جاتا ہے دوسری جانب پر وہے ہیا کرنے کا انتظام تسلی بخش نہیں ہے لیکن دیکھا
ذیادہ ہے اور پورے زمینداروں کو تم دیئے جائیں ہے
شمال کے طور پر ہمارے وزیر زراعت صاحب نے یہی سے سوال نیز میں انہوں نے

جواب ریا و تو پیلار سے متعلق تھا۔ درسے سوال میں انہوں نے یہ بتایا کہ فروری ۱۹۴۷ء
میں پودوں کی جوڑ کا بڑا زینداروں کی طرف سے آئی ہے وہ انہوں نے estimate کیا۔
۲ لاکھ جمیں سے ٹھارڈ زرد آلو، ۲۰ نہار.... اس طریقے سے ہوتے ہوئے ۲۰ کھوپوں کی
کی demand ہے اس کے برعکس انہوں نے اس ایوان کو تباہا کہ اسکی ایک لاکھ پودوں کی
انتظام کیا گیا ہے تو یہ واضح ہے کہ ہماری موجودہ حکومت نے ہمارے افسروں نے
سکریٹری میں جو سکریٹری صاحبان بھی ہیں انہوں نے زراعتی امیت کو پسکاری کیا جو میرے
انتظامات ہیں کئے۔ یہ میں نے اپنا فرم لکھا کہ جیزیں میں مفرز ایران کے سامنے لا دُن
اس کے بعد میں اب جیسا کہ میرے مفرز درست میر علی خان لفیر نے کہا تھا کہ معدنیات کے
متعلق اپنے خیالات بیان کروں معدنیات کی تعلق جیسا لوچی اور ماٹنگ کے ساتھ ہے۔ اور
جیا لوچی کے متعلق اپنے خیالات بیان کریاں پر جیا لوچیک سروے اُت پاکستان کا ہیڈ آفس ہے
وہاں پر بڑے بڑے قارکنیک جزر ہیں ڈنچی ڈارکنکیٹ جزریں اور دُنکن کنٹرولز میں۔ باستثنے
ڈنکن کنٹرولز میں پرا خیال ہے جتنا بلوجستان میں سکریٹریتی ہے اس کے مقابلے میں ان کا جیسا
سکریٹریت ہے اور انہوں سے کن پلا کام ہے کہ ہمارے بلوجستان میں انہوں نے جو کام کیا
ہے وہ سوائے میرے پاس اس کو پھر لے بخش کئے کے اور کوئی لفظاً نہیں ہے باوجود اسکے
یہ اور بھی انہوں کی حادثہ کی ہے کہ یہ یہ آفس کوٹا شہر کے اندر ہے سریاب روڈ پر واقع
ہے اور باوجود اس کے کیہاں پر واقع ہے بلوجستان میں جو اس کا کام ہے یہ اس سے نہ
نہیں اٹھا سکے ہیں معدنیات کو stages develop کرنے کے لئے کچھ mineral deposits
ہوتے ہیں اور یہ دُنکن کے ہوتے ہیں وہ تین ٹم کے ہوتے ہیں
پہلا ٹم ایسا ہوتا ہے جو surface کرنا ہے بخوبی اور زمین پر نظر
ہتا ہو جیسا کہ سورج کا کوٹھے ہے یہی سلوں سے سب کوچھ تھا کہ وہاں پر کوئی ہے بلکہ
بلیں، صدی کے خردوں میں جب انکریٹ بہاں اسے تو نارخو لیٹن ریلے نے ان mines
کرنے کی کوششی کی اور اس کی کھوسیں جو حضور صاحب مخدوم سے میں انہوں نے
پہلت کام کیا بہاں بڑا برٹی ایسی میں لگائیں لاکھوں روپے پر جرچے کئے مگر بعد میں والی گھن اور جو یہ میں

جب عمدہ قسم کا کوئی مل یا قریبی اسلکم ان کو جھوٹی بڑی۔ اس نے سب سے پہلے چوتھا ان کا کہ *inferior* قسم کا ہے اور ریلوے اسخنون کے لئے وہ صحیح معنون ہیں *suitable* دھما تو اسی طرح بعضی معدنیات ایسے ہوتے ہیں جو کہ *surface* کے اوپر نظر آ رہے ہو تو تھیں تو وہ ایک *stage* ہوتی ہے اور اس *stage* میں ہر آدمی کام کر سکتا ہے جاسکتا ہے تلاش کر سکتے ہے اور سمجھو سایہ دیکھا گیا ہے کہ lone prospectors اور *prospectors* میں اپنے اسریکن ہٹری کا وہ chapter lone prospectors کا

صرور پڑھا ہو گا اس طریقے سے معدنیات کے کئی ذخیرے مل جلتے ہیں اس کے بعد دوسری stage ہوتی ہے کہ معدنیات کے کچھ آثار زمین پر ہوتے ہیں اور یہ ایسے deposits ہوتے ہیں جن پر جیاو جیلکیل کام کی بہت صفر درست ہوتی ہے کیونکہ عام آدمی کے بس سے باہر ہے جیز ہوتی ہے اور اس وقت جیاو جیلکیل پلانٹ اور estimation کی بڑی سخت صفر درست ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ہر صنعت چالائی لے ہیں پتہ ہے کہ دہان پر copper کے بنیادی showings ہیں ایک نظریہ میں لفظ ہے showings یعنی نظر آشیں کے لئے اسی طرح Showing zinc

یہی اسی طرح کی معدنیات کے میں گرنالا جان جرج جیاو جیلکیل سروے آت پاکستان نے دہان پر کام کیا ہے وہ بالکل کچھ ہی ہے iron ore کے متعلق بہت کچھ ہم سنتے ہیں باہر کے مکون سے بھائی تھیں آتی ہیں مگر مجھے یاد ہے کہ آخر یا ہمیں سال ۱۹۷۰ء میں یہاں پاکستانی کو درجیا لو جیت دہان پر کچھ سخت جیاو ایک صاحب اور ایک پیغمبری سماجی اور انہوں نے دہان پر کچھ کام کیا تھا اور جیاو جیو کام کے بعد انہوں نے ایک estimate لگایا کہ یہاں پر آڑ کے اور ایک ملی تعداد تقریباً ۲۰ لاکھ ہے آٹھ ہم نے اس deposit پر کمی لاکھ روپے خرچ کر لے ہیں یہیں میں ہو گا کہ اکڈا کے لگ بھگ ہو گا اور کسی بڑے بڑے افسران کو ہم نے بلا یا ہے اور اسی طریقے سے ہمیں ہمیں ہو یا جاتا ہے کہ یہ شاید یعنی میں ہو یعنی کہ کوئی لاکھ۔ ایسے کام ہم کر رہے ہیں کاشی کر اس کام کو ہم اچھے طریقے سے استعمال کر سکتے تو زیادہ اچھا ہوتا۔ کوئی کے ساتھ جیاو جیلکیل سروے آت پاتے نے آج تک یعنی estimate ہیں لگایا کہ کس

probable reserves

کتنے ہیں اور جو خود کی پست figures بھارتے پاس ہیں
وہیں ہیں کہ بلوچستان کے اندر پاپچی یا چھوٹے کوئی نہیں کے حصے ہیں۔ خال کے طور پر سرخی، سبزی، دلگاری یا لیکن ضلع بلکہ اسی طرح بچہ دوسرا بنتا ہے اب تم تحریر جاتا ہے تو ہرگز ہر نئی کھوٹ پر خا بنتا ہے تو
وکی کوچھ بچوں بنتا ہے تو ہر جو نام کوئی نہیں کے probable reserves deposits میں اونچے
کو ۰.۵ میلین ہیں ہیں اب اس کے مقابلے میں مسندہ میں کھوٹ ریلوے استینکن کے قریب یا لیکن
کوئی نہیں کی خوبی ہے جس کو لا کر اکل فیڈ کرتے ہیں وہ پر جیا وجیکل سروے اتباہستان نے
کی ہے اور ایک بہت سے چھوٹے علاقوں میں جب انہوں نے drilling
کی تو دہان پر انہوں نے ۱۶۷ میلین ٹن ثابت کیا ہے کہ دہان پر سے ۲۴۰ میلین ٹن
کا سطح ہے کہ لا کر ۷۰٪ کا لامکا مسندہ میں کوئی ایک پھوٹی سی جگہ پر انہوں نے ثابت کر دیا ہے
اور اگر مردیوں drilling کی جائے تو ہر سکا ہے کہ دہان پر جو deposits ہے وہ
ایک ہزار لمبیں ٹن ہو رہا ہے اور اس کا کہ پر میں خلط جبری چینے کے ساتھ لگنے کا لگنے ہے
میں ڈال دیا گیا ہے کہ بلوچستان معدنی خودت سے مالا مال ہے۔ بالکل خلط ہے اور جب جب جیل زبان
پچھے گزر دہان پر نہیں نہیں ائے تھے۔ وہ انہوں نے مجھے بھی بلا یا اور معدنیات کے متعلق بات کی
تو یہی خیالات میں نے انکی خدمت میں عرض کئے ان کو پڑا جذبہ تھا کہ دہان پر معدنیات میں ہے
اووو وہ ہے میں نے ان سے کہا کہ جیاب یہ تو پڑا اس ان طریقہ ہے اب ایک چارٹ بنائیے اس
اس عین کام عمر ہیں اب یہ لکھئے کہ معدنیات کے کیا نام ہیں درسے کام میں location
لکھئے لکھئے کام میں probable reserves یا estimate کہ ہر
منزل کے کتنے ہیں میں نے کہ جب اب چارٹ بنائیں گے تو سوائے ماہی کے اب کو کچھ فخر
ہیں اُنے گایہ سراسر ہمارے عوام کو دھوکہ دیا گیا ہے میں یہ صفات کہتا ہوں اُن پر جو سیکھ کی بناد
پر اور راجنی تعلیم کی بناد پر کوئی حیثیت نہیں جو فی الحال معدنیات میں وہ بہت ہی limited
ہیں بہت کم میں اور عوام کو دھوکہ دیا گیا ہے کہ ۷۰٪ بہت ایسا ہیں اس سے میں میں اپنے
وزیر خزانہ اور متعاقہ وزیر جوانہ سرخی کے ہیں میں اس سے درخواست کرتا ہوں کہ اسی قسم کا وہ بھی
چارٹ بنائیں اور جب وہ چارٹ بنائیں گے تو ان کے سامنے یہ روشن ہو جائے کہ کہ کہاری معدنی

پورن شیکی کیا ہے کیونکہ ہزارے نہ فرزدست سیریگل خان نصیرت اسی مصنفوں پر خاص طور پر دوچھپی مخالف ترسنے لگی گئی اور کام بھی کیا۔ اور میں اپنی معلومات کے لئے کچھ figures ہشتہ کرتا ہوں میں اس معزز ایلان کے اندر حبیب جی کوئی سوال پوچھتا ہوں تو میرا کوئی خاص عقدہ نہ کہا ہے اور اس کے میں معلومات عاصل کرتا ہوں اور جو معلومات میں نے انھماں کیا ہیں اب آپ کی خدمت میں ہریش کرتا ہوں خالی کے طور پر اے وہ کی عمدتی پیدوار پر غور نہ رہا یہے۔

آٹھ لاکھ قیمتی ہزار فنٹ کو کم ۰

گندھ حکم ۰
۲۵،۹۲ من

۰ اونکس ماربل جس کے متعلق
اتنا شور و غلی ہے۔
سینر ماربل جو صنیع چاہی
ہیں پیدا ہوتا ہے ۱

۵۔ محمد جو سیل اور کچھ راسکو
میں پائی جاتی

۵۔ فلورائٹ ۳۴۵۲ من

۰ کروماتٹ جو بندہ باخ کے قریب
پیدا ہوتا ہے اور کچھ رملکو کے قریب بجا پیدا ہوتا ہے

یہ ہے ہماری ساری عمدتی و دلت۔ آپ خود اندازہ لگانے سکتے ہیں ابھم اس شےیے میں کو قدر اسی پریس ایڈیشن ساتھ ساتھ کچھ مقابل value comparison ہیش کر دیں گا لکھائیں نے فروٹ کے بارے میں عرض کیا تھا۔ ۳۶
عدم بیانات کے متعلق کہوں گا۔ کوئی بھی جو کہ ۱۸،۷۵،۷۲۸ من پیدا ہوتا ہے اس کے میں نے estimate ذرا زیادہ
لکھائی ہیں۔ کمتر روپیہ کمیٹی نہیں لگایا۔ بھر جی ۸۵/۸۰ رہ پیسہ فائن لکھ میں تو ساش و کوچھ ترسنی ہزار دلے
بنے ہیں یہ میں دلیلو retail value تیار ہا ہو۔ دو ہزار سیل value قی

سلف دولا کو بھیانبو سے ہزار روپے کا ہے ماربل کا چھو مرد روپے فنٹ لگایا ہے کیونکہ باخی
میں ہلکا سینر تھا کہ ماربل زیادہ ہوتا ہے۔

اس کی تیمت تقریباً چار سو روپے تھی ہوئی ہے جو اگر اس سے زدا چھانٹو بھورا اخوند وہ
400 روپے تھے ہر کامے البتہ ایک deposit الیسا ہے جو صرف ایک داحد شخص
کے پاس ہے اس کی تیمت 2 نہار روپے تھی ہے مگر وہ ایک خالی مخصوص جگہ پر ہے جوونی میں
ڈارک گرین ماربل ہے اور کسی اور آدمی کے پاس نہیں ہے وہ صرف ایک آدمی کی متابی ہے وہ دہان
سے دو نہار یا چار نہار میں نکالتا ہے وہ علیحدہ بات ہے مگر اس کی averages میں نے
نیچے میں ڈالی ہے تصریح ۶۹ لاکھ ۱ نہار روپے میرا ماربل کا estimate بتا ہے
تکوڑا سیٹ کا ۱۸ لاکھ ۲۸ نہار روپے اور تکوڑا سیٹ کا ایک کروڑ ۱۹ لاکھ روپے بتا ہے اور متفقہ
منزل کا ۵ لاکھ روپے میں نے لگایا ہے تو کل retail value سارے ہے تو کروڑ روپے
بنتا ہے میں نے آپ کے ذریعے مہرزاں الیان کے سائنسی figures اس لئے رکھی ہیں
کہ جو ان کے متعلق غلط خیال تھا اس کو درست کیا جائے آپ سالاتہ ساری ٹھیک دکروڑ روپے
کی معدنیات پیدا کرتے ہیں اس کے برخلاف خالی فرد جو ہے وہ ۲۱ کروڑ روپے کی پیداوار
ہے اب کچھ اور figures میں آپ کو تباہا ہوں شامل کے طور پر آپ جانتے ہیں کہ
بلوچستان کا علاقہ بہت بھی وسیع ہے ایک ۳۰ نہار میں میں پر چھلا ہوا ہے مگر ان کے
برخلاف ہماری چھپلی گھومنے ایک غلط پالیسی اختیار کر کے ہماری معدنی قوتوں پر کمٹ کر دکا یہ
اور ہمارے افسران خاص طور پر اس کے لئے خوب ہیں سہ وقت کو شمششیجی کی گئی ہے کہ ۲۴
ٹالا جائے بکریوں کی جائے اس کی ترقی میں دوڑے اگلائے جائیں تاکہ یہ ترقی دکر پا کے میں آئے۔
— سے ثابت کرتا ہوں اتنے بڑے بلوچستان میں جواب figures and figures

— سے پاکستان کا اس یہ نصف حصہ ہو۔ — — — — —
اس میں ڈالا خطہ نہ میں کرائیںگ لیزرنگ کمی ہیں کوئے کا ۲۵ نہار ایک لا میں سنگیٹر سے
چھوڑ رہا ہوں اس لیے کسی کی ۲۵ نہار ایک ماٹھگ لیزرنگ میں گندھک ۲۰ سو ایکٹار ماربل (۲۰)
نہار ایکٹر۔ مینگز کا ایک بھی ایکٹا نہیں ہے فلورائیٹ نہار میں سو ایکٹر۔ گرد و مائیٹ
۸ م نہار ایکٹر تیر ماٹھگ لیزرنگ میں ایک لاکھ ایکٹ نہار ایکٹر کی سارے بلوچستان میں
ہم نے مائیٹ مکینز کو بطور مائیٹ لیزرنگ لیزرنگ دینے، آپ خود اندازہ لگائیں گے لیکن اس

خریجیتے کے ہم کچھ ترقی کر سکتے ہیں اور مز کے کی بات یہ ہے کہ یہ جو ہم لیزز دیتے ہیں اس پر ہم میں شامل ہیں وصول کرتے ہیں ایسے والئی جو معدنیات نکلتی ہیں اس پر لیزز کے حساب سے ہم را تکمیلی حاصل کرتے ہیں اور اس کے علاوہ ہم جتنا علاقہ لیزز پر دیتے ہیں اس پر بھی شاید تن روپے فی ایکروہ سالانہ کراچی ہجھ دیتے ہیں یا وجہاں کے کو لوچستان کی آندھی بہت زیادہ بڑھ سکتا ہے لگر ہم فراغد طلب سے ماشین لیزز دیں مگر ہنسی ہے اس پر جیسے میدانے کا لگا میں اور لیزز دل رکھا ہے اور ڈھنپے ہے کہ اتنے بڑے صوبے میں صرف ایک لاکھ ایک ہزار ایکٹھا بلور پائیں لیزز دیتے تھے میرے موزن دوست نے مجھے کچھ کپڑوں پیش بیجا ہے پی اُنیٰ ڈھنپی کے متعلق میں بیان کروں گا تھی رکھیں دوسرا طرف میں آتا ہوں

prospective licenses

ماہیگ ڈیو ملینٹ میں درجھے میں ایک یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص پر اسکیلٹ کرنا چاہتا ہے تلاش کرنا چاہتا ہے وہ حکومت سے اجازت لیتا ہے کہ فلاں قلعوں علاقے میں میں پر اسکیلٹ کرنا چاہتا ہوں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں نزد کے یا نہیں ہے اس کے لئے اجازت دیا جاتی ہے اس کو پر اسکیلٹ لائسنس کہتے ہیں جو ایک سال کے لئے ہوتا ہے اور ایک سالا گزرنے کے بعد وہ اس شخص کی رضی پر ہوتا ہے کہ وہ مزید ایک سال کے لئے پر اسکیلٹ چاہتا ہے یا اس دوران میں وہ پائیٹ لیزز کے لئے وہ درخواست دے دیتا ہے پر اسکیلٹ لائسنس دیتا ہے نہیں کہتا ہوں ہماری حکومت کا یہ ذریعہ ہوتا چاہے کہ جتنا زیادہ وہ دے سکے اتنا ہما اسے کم بھی۔ لیکن تکہ اگر ہم پر اسکیلٹ لائسنس دیں گے تو معدنیات کے متعلق ہم کو کچھ معدنیات حاصل دیتے گئے ہیں اس کا بھی کچھ حصہ سن لیں ۔

drilling

trial pits

ہوں گی الگ رہاں پر نہ لگکیں وہاں پر زمہری وعیں پر جو لوچیں لیزز نہ ہوں تو ہم یہ کیسے پتہ جل سکتا ہے کہ وہاں پر کچھ ہے یا نہیں مگر انہوں میں جبکہ کوئی پوتا ہے کہ اتنے بڑے صوبے کے اندر ہو پر اسکیلٹ لائسنس دیتے گئے ہیں اس کا بھی کچھ حصہ سن لیں ۔

کوئی = ۶۴ ہزار اونص

کندھک = تین ہزار نو سو ایکٹھ

لوٹکس ماریل (چامنی والی) = ۱۳ ہزار ایکٹھ

میکٹر =	۳۰ نہار سات سو ایکڑ
فلوراٹ =	۵۶۹ نہار ایکڑ
کرد مائیٹ =	۲۷۸ نہار ایکڑ
کھ =	ایک لاکھ ۵۰ نہار ایکڑ

یہ جناب کسی اتنے بڑے صوبے کے ادارہ پر اپنی لائسنس ہمنے دئے ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ یہی نے اپ کو ہے اخلاع دی تھا کہ سر اکٹھا پر حکومت ۳ روپے کو رکایے۔ بلی وصول کر رہا ہے اگر آج اس لاکھ یعنی لاکھ یا چالس لاکھ ایکڑ ہوتے تو اس حساب سے ہماری آمدن بڑھ سکتا ہے اس سے حکومت کی کوئی liability ہی نہیں اگر کوئی مزدیں تلاشی ہوگی تو وہ تخفیف مائیٹ لائسنسی مانگے گا اگر نہ تلاشی ہو تو حکومت کو زائدہ ہی زائدہ ہے عوام کو فائدہ ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر مزدیں تلاشی ہوگی تو وہ ہماری دولت کے ہماری سحوانی دولت ہے اس سے ہم زائدہ اٹھا سکتے ہیں میں ابھی توجہ ایک اور چیز کی طرف دلاتا ہوں یہ کہ ہوں کہ جو خرابیاں پھیلیں ہوئے کہ ہیں اسی میں یہ شک ہے یہی ہے کہ جسے معزز وزیر اعلیٰ صاحب، سردارہما حب فرمائی گئے کہ یہیں اس میں ہماری قصور ہے یہ تو پھیلیں گھومنے لے کیا ہے مگر میں یہ اپنا ذریں سمجھتا ہوں کہ ان کے ذریں میں یہ چیزیں ناؤں کیوں نکھرے اپ دلدار یہ میں اور ان کے وزراء یہیں شرشری سینخ بر سمجھتے والے ذردار میں اور اگر ان چیزوں کو ٹھیک ہیں کرتے تمام ذرداری ان پر آئے گی اور چھریے عوام کے سامنے اس معزز ایمان کے ذریعے یہ ذردار ہوں گے تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ یہرے سامنے

Rajubistan Mining Concession Rules 1970

ہے ایسا : **Bogus documents**
 میں نے کبھی نہیں دیکھا ہے اس کو اپ ہر باری کر کے ٹا خلکریں پھیلے مائیٹ کنٹشن رداز کے ساتھ کتنا بھی گز دے ہیں۔ پہنچان مائیٹ کنٹشن رداز کے ساتھ ملا یہے اور لوگوں ملکوں کے ساتھ ملا یہے جب ایک ایک فقرہ پڑا میں گئے تو اپ کو معلوم ہو گھا کر کیے گا اور اکٹھا، اس سے پیچے کے سلسلے کی پوزیشن رکھیں گے۔ ہو گیا ہے کیتے مامنگ کیپوں کروز پوری کیا جائے گے کیتے ان کو

ذیل کی جاتکے واللہ تعالیٰ اس دستکے ناسنداں کے درجے وہ تو پڑے گئے ہمارتے موجودہ لوگوں کو
ڈاکٹر کثر و عجزہ ہیں وہ ذمہ دار ہیں یعنی کوئی نہ ہے ۱۹۷۰ء میں بنائے گئے مگر اس دستکے خلافات
کیا تھے واللہ تعالیٰ سنت میدودہ پچھلے نذر ائمہ کی نظر میں ہوں اور یہ سب چیزوں بنائی گئی تاہم اس پر آپ
معزوفہ مانے کیا کہتے ہیں جناب سینے خالی کے طور پر میں آپ کو فلورا میٹس کے متعلق جانتا ہوں
کہتے ہیں ماہینگ لیٹرری زیادہ سے زیادہ ایک مائیگ لیٹر ۲۸۰ ایکڑا ہو سکتا ہے اور ایک ماہنگ کھنڈ
دو لیٹر سے سکتا ہے عیناً کہ ۲۵۴۰ ایکڑا یہ لکھ ایک تھفے کے لئے سکتا ہے اب اس کو آپ ملا جائے کریں
ہمارے *statistics* سے اور جناب یہ سیرے پاس *relevant* سے اسی معزز ایوان میں متعلقہ وزیر صاحب سے یہ پوچھا تھا کہ ۱۹۷۱ میں ہر سو ہکڑی
سالانہ پیداوار میں کیا ملی اب یہ ایک بڑا *سؤال* تھا انہوں نے جواب
دیا کہ راضعوں فلورا میٹ ۱۶ اونٹ فی سو ایکڑ
۲۵۴۰ ایکڑا میں ۱۶ اونٹ فی سو ایکڑ کے حاب سے لگائیں مجملائی کیونکہ ماہنگ کھنڈ نہ بھی رہ سکتا ہے
اس پر ایک سالی میں اس کی پر دو کشہ ہو گا یہ تو میں نے عومن کیا ہے کہ یہ عالم چیزوں بالنکل پر ہوں
ہیں اور کروماسٹس کے متعلق بھی اسکے لیے یہی کہ ایک لیٹر لیٹر ۱۲۸۰
hopeless ایکڑ ہو گی اور ایک ماہینگ کیخواہ صرف دو لیٹر سے سکتی ہے اب یہ آفاقی کی بات ہے کہ موجودہ
جو گھنیاں کرو ماہینٹ میں کام کر رہا ہیں وہ ۱۹۵۰ء زیادہ تر کر رہا ہے ایک ایسا ذمہ ہے جو
ہندو باغ میں ستر ۷۰۰ سال سے کام کر رہا ہے پہلے وہ بلوجہستان کردم ماہنگ کھنام
سے مشور تھا بعد میں انہوں نے *disinterest* کی اور ایک کاچی کی پاکستانی لازم پر
نیچ دی۔ آج وہ پاکستان کردم ماہنگ کے نام سے مشور ہے اور سب سے بڑا وہ ذمہ ہے اور
جیسے ہیں نے تو حق کیا کہ ان فرودوں کے پاس بطور لیٹر *reasonable* علاستے ہیں
اور پر اسپیٹنگ لاکٹس میں جس کی وجہ سے ان کا اگر اڑا کہور ہا ہے پاکستان کردم ماہنگ ملکیت ہے
کہ کردم ماہنگ ماہنگ میں بلکہ سیلی ماہنگ میں بلوجہستان میں سب سے بڑا ذمہ ہے یہ سے خالی میں
ان کی کروماسٹ کی سیدانہ ۵ اہنگ یا ۲۰۰ ہزار میٹ سلانہ ہے جیکہ کوئی کے اندر چھوٹی چھوٹی فخر ہے
یہی میں کا جربہ کا سی پچھا اسی ہزار میٹ کا نکاحی ہیں اور جیسے ہر ہونا کہ پاوجود اتنے

بلجیم بریجے کے جو ہیں اور سلطان نبیر و دکشی مل رہی ہے وہ فی سو ایکٹا ۵ لکھ روپیہ ہے ۲۵ ٹن کے حساب سے آپ ۲۵۹۰ ریکڑ پر حساب لگائے اس کا کامی بنتا ہے یہ سے پاس کہیں خادہ تقریباً..... حساب لگائیں مخورڑا سامنی بنتا ہے اس پر کوئی بھی مائنگ کپنی اگزارہ نہیں کر سکتی ہے۔ اگر یہ رہی کا۔ تو یہاں وزیر خزانہ کی توجیہ ان کی اس تقریر کی طرف

restrictions

دلائی چاہتا ہوں جو میں انہوں نے خلیا تھا کہ معدن دراست پر بہت کچھ کہا جائے گا اور انہوں نے یہ محسوس کیا ہے کہ بہنے اسی کو ہدایت پہنچے رکھا ہے اس کی اہمیت کو محسوس نہیں کیا ہے اور انہوں کو ہے ہیں یہ بڑی تقریب کی بات ہے اور میں یہ اعتراض کرتا ہوں کہ یہ جو خرابیاں اور غلط کام ہوتے ہیں وہ پہنچے ہوئے ہیں ان کے وقت کے درود انہیں ہوتے ہیں مگر جو دن گزرستے گا اور سرخراہیاں اگر درپہنچیں ہوں گی تو خواہ نخواہ یہ ذمہ داریاں اب ان کے کندھوں پر ہیں وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ اے

We know that the salvation of this province lies in massive investment in mines, and processing our mineral products.

مانگل - صحیح فرمایا ہے بالکل صحیح جائز ہے لیکن جناب معزز و ذیخدا نہ آپ کو یہ تاذکہ پہنچے گے آپ کو یہ روشن پہلتے ہوں گے اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہاں پر کچھ ترقی ہو اس کے بعد ہمارے معزز دوست نے کہ تھا کہ میں نے جام صاحب کا رسید کاری کا رد آپ نے تذکرہ ہے، تو میں بڑھا تفصیل کے ساتھ جواب داہوں۔ جام صاحب اسی قسم لگھنے لے چکے جناب اسپکر۔ نکولا یٹ جس کا ہیں دکھا پہنچ رہا سال سے یا اس سے زیادہ سڑک سے سے پتہ ہے کہ بلوچستان میں ہے جو لوگوں کے علاقوں میں جو ہے پیدا کیا گی تھا پہنچ دس سال پہنچے یہاں ایک مائنگ کپنی نے ایک پر اسپکنگ لائسنس لا تھا مگر اسکا پر کچھ نہیں ہوا۔ اب جنہیں سال ہوئے لئے کوئی دوسال ہوئے اس میں مائنگ کی پہنچ نہ اپنا interest زیادہ دکھایا ہے اور جزوی ریاضت کے وقت اپنے

کافی شدروں علی بھاہدا تو اس کے تعلق میں سوچی کرو دی کہ غور ایسٹ ایک ایسا منزد ہے جو کہ
کے لئے بڑا صفر دری تھا یعنی iron ore کو پہنچانے کا ہے steel production
لئنما melt لاسکر جاتا ہے اور اس کے لئے بہت energy خوب ہوتی ہے
جاتی ہے وہ لگس کی شکل میں ہو چاہے وہ کوئی کی شکل میں ہو اور چل ہے کی بھی شکل ہیں ہو۔ اور
کم کرنے کے لئے اگر مذکورہ اس غور ایسٹ والے الاجل کو melting temperature of iron ore
پڑھ کر بہت کم ہوتا ہے جس سے fuel کی بڑی سیونگ ہوتی ہے تو چاہیے چیز ہے
کہ جتنے بھی دیساں کے لکھ بین دھور ایسٹ چاہتے ہیں اس کام کے لئے چاہتے ہیں بڑی ایسٹ
منزد ہے اور دنیا میں بہت کم پائی جاتی ہے امریکہ میں TVA کے علاقے میں لکھاں سی سکارہ
مل ہے جسی میں پایا جاتا ہے اور زیادہ تو output غور ایسٹ کا دہان سے نکلتا ہے یہ
بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے صوبے کے کئی سو میلیوں میں یہ پایا جاتا ہے اور ساتھ
ہی وہ بڑے تھم کی بات ہے کہ باوجود ایک یہ منزد اتنی امیت کا حامل ہے اسے سکھو جیکیں
سرد سے آن پاکستان نے ایک بھی پروجیکٹ پر کام لئیں یہ نہ اس کا صحیح طریقے سے فری
کیا کچھ بھاہیں کیا اور جب ہمارے متعلقہ ذریعہ حسب ان سے مبنی گرس تونہ ہاتھا بہت
کریں گے لیکن جب کہیں کے کہ facts and figures لاو کہ اپنے تنا کام کیا ہے کہتے
گئے وہ لوگوں نے کام کیا ہے کہتے ہوئے تکمیل نہ کر یہ تو لکھ کر کام کیا ہے تو سب کہاںی ان کے
ساتھ آجلے گا یہ اپنی حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ اس پر کم از کم مرکز کے ذریعے
یک major project بنائ کر جو لوچھیلہ سرد سے complete mapping کرائیں اور وہ پورہ
ماقکیں یہ منزد کوہ نا یا ان اور دل بند سورہ کے علاقے میں پایا جاتا ہے وہ جسی stone
کو کہتے ہیں اسی میں پایا جاتا ہے اور جسی stone جو ہے جسی کہ جپان کا نام ایسا ہے یہ سریرہاں ہو
سکتا ہے بڑا رہا تو اسی بھی سریرہاں کے زراؤ کے سریرہاں بہادری میں ہو سکتا ہے اور ستون کے ساتھ
ساتھ جو بہادر ساختے ہیں کوہ نا زان کی طرف ان میں بھی پایا جاتا ہے اور جسی میں ایسا کہ نہیں ملا ہے
وہ زرداریں بھاہیں سریرہاں ہے) یہ ابھی تک نہیں ہا ہے مگر (کارکے پھاڑکے ساتھ یہ دنیے میں ہے سائنس کوہ نرہا کے صلائق
یہ کچھ ہے۔ اس کے بعد کرو ماسٹی پر میں آتا ہوں

کر دیا گیٹ کے سخت آپ جانتے ہوں گے کہ اسی کا استعمال دریافتی قسم کا ہے۔ ایک
 نانائیخا کریمکار کے ذریعے ferro chrome کے اندر ایک حال کر پھلا کر اس کا
 Ferro Chrome جتنا ہے جس کو ferro chrome کہتے ہیں اور ferro chrome metal
 میں تقریباً ۸٪ قصیدہ اور ۱۰٪ نیفید ہوتا ہے پھر ferro chrome کو جب لوہے کے اندر ٹھال
 دیتے ہیں تو اس stainless steel کی جاتی ہے کہ اس کے اندر شاید ۱۰٪
 ہے یا اس سے زیادہ ہے اگر کر دیا گیٹ ہو تو سیلیکون کو زیاد ہیں لگتا اسی واسطے اس کو
 stainless steel کہتے ہیں جبکہ اسی جز بڑی چیز ہے مگر اندر کی کہنا پڑتا ہے کہ بندوں پر
 عیسیٰ سو سو منٹ بلکہ ایک بیس تھی سونتِ مولیٰ رگ کر دیا گیٹ کی ہے اور میلوں تک چلنا جاتی ہے
 یہاں ہندو باغ کے علاقے میں کر دیا گیٹ ماینگ الیکٹریک ہے جیسا کہ ایک الیکٹریک ایڈر میوہ کا
 ہو سکے اسی میوہ چلنے والی بات ہوتی ہے اگر ہمارے متعلقہ وزیر صاحب ہندو باغ
 فرش رہتے ہے جائیں اور ہمارے مولوی صاحب دہان پر بہت عرصہ رہتے ہیں اور ان کا دہان پر گھر
 ہے ہے تو آپ ذکر کیلئے کہ چہار کے اندر ان کو دریافتی مٹھوں پر کامیاب نظر آئیں گی کیونکہ جیسا کہ میں نے
 کہا کہ پیکنک کا نکار سے یہ نکالنے والی بات ہے اتنے بڑے چہار کے اندر جو کہ نہ ایک کا ایسا
 ہوگا اسی ہندو باغ سے زیادہ تھی یا چار میسی جگہیں ہیں گی جہاں سے کر دیا گیٹ نکلتا ہو گا اسی پر
 کر دیا گیٹ کی ریگیں، جہاں بودلیشنا کا میں نے ذکر کیا وہاں پر میں بلجستان میں بھی ان کا ذکر کرتا
 ہوں کہ دریا پر سے لے کر بفت مولیٰ رگ تک اور جو ٹانی میں تقریباً اسی طریقے سے ورنہ
 سے لے کر جیسا نکلتا ہے یہ ہماری ریگیں ہیں اور جو کہ اسی کا deposit ہو سکے لیکے
 غیب قسم کا ہوا ہے ان واسطے اسی کی ریگیں کا کوئی حساب نہیں لگایا جا سکت اور کس طریقے سے
 چہار کے اندر جائیں یہ ہے سماں volcanic activities سے کہیں آیا ہے۔ اور جب
 Volcanic lava ہٹتا ہوئے رکا تو electro magnetic charge کے مطابق یہ لہر عالمیہ
 ہوئے تو جیسی طرح کہ رہا ہوں یہ تو حال ہے ہماری کر دیا گیٹ کی۔ اور اگر یہ ہے جا ہے ہیں کہ
 بلجستان میں کر دیا گیٹ کی پر دیکشن زیادہ کی جائیے تو یہ بندوری ہے کہ کہیں اپناری
 بدلتا پڑے گا۔

میر گل خان نصیر را سکو میں جو کر دمائیٹ نکلا ہے؟

میاں سلیف اللہ خان پراجھ میں اس کا بھی ذکر رکھا ہوں

را سکو کے اندر جیسا کہ آپ جانتے ہیں یہ ایک بڑا پہاڑ ہے وہ میرا خوان ہے ذخنی احمد وال کے قریب سے متردی ہوتا ہے اور بہت درستک جاتا ہے را سکو بہار ڈنیا دہ تر sedimentary rocks میں جو کہ عالم پھر ہوتے ہیں اور اس کے اندر glaciocnic activities کے ذریعے ایک جو ٹھکانی belt ہے کو فاہزادہ سیکر ہنر ارتھ چڑھی بیٹھ ہے یہ جو ultrabasic rocks کی اس کے اندر یہ تمام معدنیات پائی جاتی ہیں کرو مائیٹ بھی دہان پر تھا میں یہ عالم لفظ استعمال کر رہا ہوں ۱۹۵۵ء میں میں اونٹی پر خاران کیا تھا تو زیادہ تر دہان پر پڑا ہوا تھا مگر جب ری پلین مکروہ بنی تو وہ تمام علاقہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں ایک سختگیر گودا گیا ہے اور جتنا بھی تھا وہ اٹھایا گی۔ اور اب دہان پر بڑے تھقر deposits میں جو کہ اس تابیل بھی نہیں ہیں کہ ماٹنگ کیا جائے جتنا surface پر تھا ۱۰۰ ہزار ڈن تھا یا ۴۰ ہزار ڈن تھا وہ ان لوگوں نے اٹھایا اور اسی کو ملکہ برست کر دیا۔ ماٹنگ deposits کے سے ایسے دو چار عجیب ہوں پر showings میں مگر جیسے میں نے سوچ لیا اس پر بڑے کام کی ضرورت ہے جیسا کہ سرد سے سردی رکی ضرورت ہے۔ مہدر جاگ میں جب امریکے ہمارے اچھے تلقفات تھے تو دہان پر پوچھا یہی گورنمنٹ نے ایک یہم بھی تھی اور امریکن دہان پر کافی حوصلہ تک رہے۔ میرے دست خیر بخواری صاحبیت کی اکتوبر جاگتے ہیں اور دہان پر انہوں نے کام کیا مگر با در جو داتا کام کرنے کے بعد وہ کچھ لاش نکر کے اور drilling کی دہنا کام رہے مگر جو لامبا ہو ہیں یہ کوششی کرنی چاہیئے کہ دہنا دہان پر ہمارے معدنیات کے کچھ آثار ہیں دہان پر ہیں یہ کوششی کرنی چاہیئے کہ یہ دہنی میں کوششی کریں میں میں کے متعلق میں پہلے بھی سفر کر دیا ہوں کہ اسی میں کچھ علاقہ ہے رہا میں تھوڑا اندھا بی دو دن دو نامے ہیں۔ دن اور پہلے پہلی یہ تلاش کی گئی تھا اور کچھ را سکو میں لیا گیا ہے مگر بہت کم تقدیر ہے اور بہت poor quality ہے یہ سچے ایک الٹا کام ہے

جو steel-making کے لئے بہت ضروری ہے انہی اس کا بہت بڑا producer ہے۔ اور زیادہ تر اس کا اندھا پیدا کرتا ہے ہمارے لئے میں یہ بہت کم ہے۔

سلفر: سلفر راسکو میں ہے مگر آپ نے دیکھا یا کہ ہمارے گیا پر دوکشن ہے۔ سلفر کی چند نہاروں کی مقدار ہے۔

میرگل خان نصیرز راسکو میں ہے کوہ سلطان میں ہے۔

میال سیف اللہ خان پر اچھے اس تھیک ہے کہ سلطان میں ہے شکریہ
کہ سلطان میں لاکنڈی کے قریب اور وہاں پر بھی یہی تکلیف ہے کہ وہاں کے علاقوں کو
جیب تک یہ کافروں کے رد لے جائیں لیکن اسید ہی ہے کہ ترقی ہر سکے گی اس کے بعد جیسیم کے ہمارے
پاس برٹے اچھے deposits ہیں خصوصاً باہر کچھ کے قریب پسین ملکی کے قریب۔ مگر ہم اس سے
غافل ہوئے ہیں اٹھا سکتے۔ جب تک سینٹ نیکٹری ہم اپنے صوبیں خود نہ لگائیں۔ سینٹ نیکٹریز آپ جانتے
ہیں تھوڑی میں ایک روڑی میں ہے ۱۵ کا اپنا انتظام ہے وہ منگوتے ہیں قریب سے۔ اور اگر پسین
ملکی جیسے ایک جائے اور ان کو بھی جائے تو ریلوے کے کام کے مقابلے میں ہمارا لفڑان ہوتا ہے۔
اس واسطے ہم سے کریخ زیدتا ہوتا ہے۔

قدرتی گیس natural gas بوسٹری subject ہے یہ آپ جانتے ہیں کہ سوئی میں سونی گیس
کا بہت بڑا deposit ہے اور میں اپنی حکومت ہے یہ درخواست کر دیں گا کہ وہ ہمیں جاتے کہ
سوئی کی natural gas پر میرکر کتنا ٹکنیکی وصولی کر دے ہے تاکہ ہماری اعلیٰ نفیسیاں بھی دور ہو سکیں یا
ہماری معلومات میں اضافہ ہو سکے یہ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کر دیں گا کہ جب کوئی
آپ کی کوئی نظر نہیں ہے یا اگر آپ خط لکھتا مناسب بھیں تو جناب اپنے کو یہ فرزدی ہے کہ ہمارے عوام
کو یہ دشہ کر اس دولت سے ہم کتنا قائدہ اٹھا رہے ہیں۔ کیا ٹیکرے میں اور ساقی میں الیکٹریٹ

آن وار نگہ سومن کر دن گا۔ یک سچرل گیس سندھ میں تھا یہ عبداللہ خان کے قریب اور فیر کی کے تربیت پائی گئی ہے اور بہت بڑی deposit ہے اور انداز طریقے سے بہادر پور اور بخار میں پائی گئی ہے کراچی کے تربیت سمندر کے اندر تاثر میں اور یہ بھی ہیں سوچنا چاہئے کہ کام سونی گیس کے مقابلے میں اسکی competition بھی آ جائے۔ کولکاتا جیسا کہ میں پہلے سفر میں کچھ کام ہوں کہ لا کھو کچھ نہ اٹھی پیدا ہوا رہے اس کے لیے سپت سی مشکلات ہیں اور اگر آپ کو سچل کی مائینگ کی کوئی اکتاب اٹھاتے گے اور اس میں ایک chapter ایک اکلاش کریں گے کہ بڑی conditions کیا ہیں اور اگر ان کی آپ فہرست بنائیں گے تو وہ بلوچستان میں ملیں گی۔ ہمارے کوئی کے deposit کی رگیں کھڑی کھڑی اسی میں scoopily inclined زیادہ تر جو ہیں وہ ایک فٹ سے میں کوچار نہ ہے بلکہ average پونے دو سنت اجھی زمانے میں اور یہ گیسیں بھی ہیں جس سے کم لوگوں کی جانب مٹا کر ہر جاتی ہیں۔ پائی ہے۔ اور ۷۰% یعنی اکٹھے کے اور پر کی جو سطح ہے وہ اتنا بھی ہے کہ اس کے لئے ایک مفروض support کی ضرورت ہوتی ہے لکڑی خرچ کی جاتی ہے اور بڑی مشکلات کے ساتھ اس کی mining ہو رہی ہے یہ دل جسے ہے اسی سری برداشت اتنی بھی بڑھی اور اس کے ساتھ بھی ساتھ اس کی اتنا زیادہ تکلفیں بھی جو اگر میں بیان کر دوں تو چار گھنے سے بھی زیادہ خرچ ہوں گے میں خاب اپیکر کے ذریعے اپنے وزیر انڈسٹریز کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اس کو دلخیں اور ان کی توجہ اس بات پر بھی دلانا چاہتا ہوں کہ حال ہی اس cost utilization committee یو کس بتن گورنر بلوچستان نے بنا لی تھی اس نے دو یادیں ۵۰ میں اپنی مکمل پرستی سے کار دی ہے وہ اپنے پرست ہو رہی ہے اور اس کے اندر کافی تفصیل ہے میں ایسے رکھتا ہوں کہ پہاری میں جو دھکوت اسی کو سورے پڑھئے گی اور ان مکالمت کو درکرے گی کوئی کم مایترب ہے جل سکیں گی جب انکر مائینگ مشینزی برداشت ہیا کی جائے یہ ایک ایسی قسم کی مائینگ ہے جوں پر برداشت تھی مشینزی کی ضرورت ہے نہ equipment کی ضرورت ہے کم ایسے safety equipment کی ضرورت ہے کم ایسے equipment کی ضرورت ہے اور جب بھی آپ

کو توجیخ نہیں گے اور جیسی میاہیں کریں گے تو پیداوار ایک دم گر جائے گی پیداوار بڑھانا ترادد بات ہے تو جناب اتنی بھی بڑھی کی نی میانے آپ کی ضرورت میں وسیعی کی ہے انکر ایک چیز اور وہ بھی ہے رمل سے کے متعلق آپ کو پڑتے ہو نا چاہئے کہ کونکام لا کھو کچھ نہ لارہیں پیدا کر رہے ہے یہ اس

میں ۲۰۰، ۳۰۰، ۵۰۰، ۷۰۰ ایکٹوں کی انڈسٹریز کو بجا ب اور فرنیکری میں بھتے ایں اور ہمارے کنٹلے سے ۲۰۰، ۳۰۰ کروڑ ایکٹوں بھتے ہیں پنجاب اور سندھ کے کنٹلے سے علاوہ بھتے ہیں کچھ فرنیکری کو ملک بھاٹے اس سے علاوہ بھتے ہیں۔ اہم اٹیں ب لارڈ کو ملکہ ہم میرا کے دوران استعمال کرتے ہیں اور ہم نہارٹن جو ہماری اپنی brick industry ہے چاہے تھبٹ پٹ میں ہے یا سبی میں ہے چاہے وہ دوسرے شہروں یا کوئی نہیں ہے وہ استعمال کرتا ہے تو نہیں ہے۔ اس میں ہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ جو ہے لامکہ ۲۰۰، ۳۰۰ نہارٹن ہے کوئی جو بجا ب اور فرنیکری بھتے ہیں اس کا داحضر تقریباً کار ریلوے دیگن ہیں ہم اسکو ٹرالوں کے ذریعے ہنسی بھج سکتے ہیں بجا ب کا کوئی ٹرالوں کے ذریعے جاتا ہے سندھ کا کوئی طمان بھاولپور تک مارکیٹ کے ذریعے جاتا ہے۔ وہ main line ہے اگر ریلوے دیگن خود دین تو ہم کو کہ یہاں سے بالکل ہنسی بھج سکتے اور فی الحال جو ہماری پروڈاکشن ہے اس کے حاب سے ذریعہ سودیگن روزانہ سیزین میں بلوچستان کے لئے چاہیے تارہ ہمارا کوئی ملک جا سکے اور ہم سیزین میں ۱۲۰ دیگن روزانہ ہیں چاہیے

حیرت دہ ہے جب بارشیں نہیں ہوتی۔ ہون سون کا دلت ہنسی ہوتا اب سیزین یہ ہے اور summer monsoon winter monsoon جب آتے ہیں سکرمان سو ہون کے آخری بھتے سے لے کر ۵ اسٹیبر جنک یا آخر جنک آتے ہیں وہ نہان سون ۱۵ دسمبر کے لگ جنک آتے ہیں اور ۱۵ افروری تک تقریباً رہتے ہیں۔ اسی دلت ہیں روزاد ۱۲۰ دیگن کی صورت ہوتی ہے اس سے میں سابقاً گورنر اور اس سے پہلے گورنر جیر منوریلے بورڈ سے یہ اجازت لی جو ٹکر جھامنوس سے کہا ڈھاتا ہے کہ ہمارے بلوچستان کے کوئی کاریت نہاد کے چار لوگ سے کہ ہے «مرے دواؤں سے کہ ہے اور جب بھاولپور سے دیگن دہ لوگ پہنچ لیتے ہیں۔ اور بلوچستان کو پورے دیگن ہیڑا سے جو کامیاب ہوتا ہے کہ ڈاؤں پر جگڑا ہم تو ہے ریلوے سیش پہاں اٹھا ہو جاتا ہے اور اس کو کہے ہیں ایک الیکٹریکی خرابی ہے کہ اسکر انگ بھاولپور کے لگ جاتی ہے جیسے اپ جانتے ہیں کہ گرچنے کی پانی میں ڈالا جائے تو ہیت ہر ماں کھا پیدا کرتا ہے کوئی کے الہر بھا ایسے سلفر لور کیسکیل کیا ڈنڈے ہیں جب ان کا پانی کے ساتھ طلاپ ہوتا ہے تو ہے ہم release کرتے ہیں ٹرانسٹر پیدا کرتا ہے جس سے کوئی خدا آگہ پکڑا لیتا ہے اور جب وہ طر

اگلی پڑھانی تھا ہے تو تمہارا آگ پھیلا گا ہے۔ اور کوئی نہ کہا سارا سٹاک خراب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اسے ہوا خراب کر دیتے ہے تو جن پر عالی الگرڈ میلو سے دشمن کی سپلائی کا بھی طریقہ کار رہا تو کوئی نہ کہا پر دیکھنی کو پڑھانا تو ایک ہلکتی ہے بلکہ کم ہو جائے گی۔ اب بھا ایسی فرسٹ میں جنہوں نے نہ اور وہ میں کا سٹک کو رکھا ہے تو یہ کوئی نہ دیکھنی سب نہیں میں یہ کہا اپنے بڑے بڑے مٹاسیں رکھیں ہیں اپنے وزیر صاحب کی قویہ اس طرف بھی دلاؤں لگا کر وہ طریقہ کار ختم کریں دشمنوں کی سپلائی پر دیکھنی پر دو ایسی تاکہ جو اسی رقم نہ کیجا تھا ہے running capital ہند نہ ہو اور بنکوں سے اگر وہ فرضہ لیتے ہیں تو اس پر ۵% سود کے رہے ہیں اور یہ سارا بھی باکتا تھا کے عوام اٹھاتے ہیں ہیں اس طرف بھی قویہ دینا چاہیے۔ اور کوئی نہ کی پیداوار کو برداشتانا چاہئے۔ اور جو ان تک ہمارے کوئی نہ کا تعلق ہے اس کی کوئی طرف کا فی حساب ہے نگرانی نہ نہیں بلکہ اور بیکھر بیدا الحسن کے لئے بہت اچھا ہے اپنے بیکھر رہے ہیں کہ شیخ مانعہ میں جو پاک دیلانٹ ہے وہ آپ ہماں کے کوئے پر چل رہا ہے جب بیکھر کے موہوں پر آؤں گا تو میں آپ کو سب تفصیل بتاؤں گا۔ میں یہ تھا ہونا کہ یہ کوئی باری زراحت اور فزدٹ فارمنگ میں بھی بہت جھوٹے سکتا ہے کیونکہ اسی کوئے سے ہم بیکھر بیدا کر سکتے ہیں۔ آپ پر آفیڈی ہماں کے متعلق میں کچھ بخوبی کروں۔ پل آفیڈی اسی کی تین یا چار کا نہیں ہیں۔ سورینگ۔ دھماڑی اور ایک شاہرگز میں ہے آپ جیران ہوں گے کہ ہمارے لیتھا سایر کے کردیاں درپے ان لوگوں نے خرچ کئے ہیں۔ سورینگ کے پر دھمکت پر یہ سے خالی میں لفڑیا دکر دیا درپے خرچ کئے ہیں اور اگر آپ دیکھیں کہ بعد کوئی ور درپے کی لگت سے یہ کا پیدا کر رہے ہیں تو آپ جیران ہوں گے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ بلوجستان کے عوام کے ساتھ بہت زیادتی کی جا رہی ہے میں اپنے ذریسا عالی صاحب سے درخواست کر دیں گا کہ حکومت بلوجستان کی طرف سے ایک اوس تسلیکشی کیسی تباہی بارے تاکہ ان کو صحیح معلومات حاصل ہو سکیں ہمارے کوئی نہیں جو بھی سنٹرل کم دیتا ہے۔ میں نے یہیں دیکھا ہے وہ ہمارے کھاتے میں لکھا چاہا ہے پھر کہوں نہ ہم اس سے پورا ناہدہ اٹھائیں اور جتنا یقینت ہے مجھے ہی اس سے زیادہ قلت پر اہنہا گھر میں پڑتا ہے بلکہ نفہان بھاگرتے ہیں۔ مجھے ایک وادی یاد آیا اور ایک وادھیں رے ان سے پڑھی۔ تاکہ میں ہمیزگوں گا تو کہا بھاگر تو پیلک کی چیز ہے پیلک سے پہرہ اتنا ہے نفہان ہتا ہے پیلک کو ناہدہ ہو جاتا ہے۔ اب یہ بات تو میں ہمیں بھوکلہ کو نفہان سے پیلک کو کیسے ناہدہ ہے۔

تازہ تریکی ملکیت کے لئے اسی پر غور فرمائے کہ وہ لوگوں کا کاروبار ہے جس میں کوئی روزگار نہ ہے خرچ کرنے کے لئے
ہمیں کی پیداوار ہے؟ اور یہ سب اپنے کو پڑھ جانے کا بجھ کر پڑھنے کو یہ سکریٹریوں و لوگوں نے کچھ اپنا
روزگار پیدا کر رہے ہیں۔ مثاث کار رہے ہیں اور حربہ لوگ نعمان کر رہے ہیں آڑ کیوں؟ جہاں میں نے
پہلی بار اپنے والوں کا شکار پوتے کرے دیا، ان کی ایک چین کا تعریف بھائی کروں گا وہ یہ ہے کہ ان کے چھوپ اپنے
سر اٹھر لے کر پہنچنے تو انہوں نے شاہرگل کو ٹکے پر ایسے بخراست کئے جن سے انہوں نے ثابت کر
دیا کہ شاہرگل کو کسے کوک بڑی قیمتی چیز ہے کوک کو جھٹوں میں فال کر سیل کو پکھلا دیا
با سکتا ہے یہ بہت ضروری چیز ہے اس کی نیت یعنی چار سور و پے فیٹ ہوئی ہے اور انہوں نے بخیری
سے یہ ثابت کر دیا کہ شاہرگل کے دو ٹن کرنے سے ایک ٹن کوک بن سکتا ہے جب تھیں نے ان سے
بشت کی قلمبڑی نے مجھے تباہی کی احوال تقریباً ۱۰ ہزار ٹن کوک ہم با سکتے ہیں اور اگر کوچھی میں سیل ملیں بن گئی
تو اعلیٰ *Imported* کرنے کی ہم شاہرگل کرنے سے بلا کر کا نامکوٹن کوک بن سکتے ہیں اور جب
دو ٹاکھوٹن کا *estimate* کریں اور اس کو چار سور و پے سے صرف دیں تو اپ اندازہ لگائیں گے اپ
آنکھ کھڈ رہے کا کوک بن سکتے ہیں اور جب کوچھی سیل مل لگ جائے گی۔ میں ان کو یہ ٹھوٹ ضرور دیتا
ہوں اور ساٹھ ہی ساٹھ میں اپ کی فوج اس پواٹ پر دلا کہوں کیں آئی ڈی سماں برڑے
مختلف پر رجیلت کھول دیئے ہیں یہ کوہ نور کا ہے یہ نہان کا ہے خدا کے لئے اہ کہاں کام نہ کرنے
دیں پہنچے ہی لوگوں کا بڑا پیر صنانچہ ہو رہا ہے اذکوہم ایک عدد جگہ پر کھینیں اور ان کو کہیں کہ کوئی
صحیح کام خواہ کے نامدار کے لئے کریں اور تجھے بھتی ہے کہ موجودہ افزایی کا مقصود ہیں ہے یہاں
بڑے بڑے جو جھٹکے انجینئر اس کے اہمیت نے خود لکھن کھافی اور مشینزی پر لکھن کی خاطر
پلانگ کی۔ اب اپ چانتے ہیں کہ چالانگ خلطہ ہو تو مجھے کیا ہوتا ہے ہیں اب بروادشت کرنا پڑا ہے
پی آئی ڈی سماں کے متعلق خاصاً حبہ نہ جو مجھے ذہب بھیجا ہے اس کے متعلق یہ میرے خیالات کے
اب میں حباب عالی آگئے چلتا ہوں۔ بھلکا پر ہمارے وزیر صاحب اپنی بھروسے تحریر ہمہ پانی
اور سڑبھٹے سے متعلق فرماتے ہیں اور اسکے بعد اسی سلسلے میں انہوں نے بڑھنے اچھے خیالات بھی

مولوی محمد حسن : میں ایک سال پڑھ سکتا ہوں = تعلیم کریں اور جب انگریز چلے گئے

اور پاکستان قائم ہوا۔ اس زمانے میں کوئی نائز تھا لامیں تھا وہ الجی حکومت کی بیکیت ہی ہے جا پیلک کے پاس ہے غاصبانہ طور پر یا ہے یا کسی اور دو جو مات کی بناد پر لیا ہے؟

میاں سعیف اللہ خان پر اچھے : کیا ان کا جواب ددن؟

مسٹر اسکرپٹ :- آپ نے اچھی ڈسکشن پریدا کر دی پر اچھے حکایا۔ آپ آگے بات کریں۔

میاں سعیف اللہ خان پر اچھے :- جہاں تک اسی چیز کا تعلق ہے یہ مدد میات جو ابھی موجود

ہے اور وہ million of years سے یہاں پڑھی جو کی تھیں اے آج پیدا ہنسی ہو گئیں۔ اگر جیسا جیکلیں سیڑھی ویکھیں تو، پس کوئی تیر جیے گا کہ سات کروڑ سال پہلے یہ جنریہا ہوئی ہے اور پس یہاں رہی ہے مگر انگریزوں کے زمانے میں جیسا کہ عومن کیا صرف بوجستاں کرو یا جیوٹیں کی فرم ہتھی اور جو صرف سوڑا سارہ مائیں نکالتی تھی۔ کوئی پر کچھ کام کیا تھا اگر بدریں وہ چودھری ہے جسے اس کے علاوہ کہ کہاں مدد میات پر کام نہیں ہوا تھا جو کچھ ہے پاکستان کے بعد ہوا ہے اور جو اضافہ ہوا ہے دہ پاکستان بننے کے بعد ہوا ہے قریب عومنا محمد حسن صاحب کے سوال کے لئے یہاں جواب ہے

(اس موقع پر نولی محمد حسن صاحب نے بھروسے ہو گئے)

اسکرپٹ :- آپ بات جاری رکھئے۔ یہ اپنے صاحب نہ

مولوی محمد حسن :- ایسے گواہ موجود ہیں کہ جب پاکستان بنا تو ان پر پیلک نے تباہ کر دیا۔

میاں سعیف اللہ خان پر اچھے :- انگریزوں کے زمانے میں سورج ہیں بیٹاے ہے صلب شیکم داسی تھے ان کے تھوڑے کسے کیشن تھے ان کے داس طے کر لے لایا جاتا تھا سرک بھی نہیں تھی ملک دوستی حسین صاحب ہیں ان کی کچھ کافیں تھیں اور انہوں نے اپنی باتا تھا اپنیں بھاگ کیلیں کیا اور جنہیں سڑاٹن تھیں باقی معلومات نولی صاحب متعلقہ وزیر صاحب سے

طلب کریں وہ اپنے پورے details دیں گے۔
تیریں سومن کر ہاتھا کرو دریہ صاحب نے خود یہ فرمایا۔

Due to lack of power, the private industry was suffering. Due to lack of power our mines are not productive and due to lack of power our agriculturist cannot operate their tubewells.

وزیر صاحب نے صحیح طور پر بھلکی اس ایمیٹ کو محسوس کیا ہے میں ان کو بار کہا دیتا ہوں جیسا کہ بہت بڑا حال بہرہ ہے اور اسی سلسلے میں عرض کر دیں کہ شیخ ماندہ میں واپس آئے ایکسا پا دریا لانٹھ لگایا دریا بائیں لگئے۔ لیڑا بائیں کی طاقت سات نہار پانچ سو کلو روپیت ہے اور یہ روپیت بائیں کو فلمے پر چلتے ہیں مگر مجھے یہ سے افسوس سے کہنے پڑتا ہے کہ جہاں ہمارے عوام نے پندرہ نہار کو واٹ کے لئے رکم ادا کی یا نارن کھتری کا احسان اٹھایا وہاں پر آج اس وقت یہ کوڈر بائیں مل کر اٹھ نہار سکو واٹ دے رہے ہیں اور کوئی کام فریضہ وہی پندرہ نہار کو واٹ کا ہے یہ عوام کا ہے لیٹھان ہو رہا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پادری لانٹ کا ڈینا اس غلط ہوا تھا کہ یہ وو قومی یہ سمجھا کہ بلوجہت میں ۹۰.۰ دگری سے زیادہ درجہ حرارت ہوتا ہے اپنے اسی چانتھی میں کہ جرلاٹی اور اسٹ کے ہمیزوں میں جہاں درجہ حرارت نہ ہے اور ۵.۰ دگری تک چلا جاتا ہے اور اسی پلانٹ کا جو کو لگکر ^{about} سیم جیب گرمی ۹.۰ دگری سے اور پھر جاتا ہے تو یہ میں ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے پھر یہ پاؤں down کرتے ہیں load کو کہ کرتے ہیں زندگیوں کو تلگ کرتے ہیں صنعت کاروبار اور سماں نہر والوں کو تلگ کرتے ہیں شہر والوں کو تلگ کرتے ہیں اور پا دریکٹ آٹ کر دیتے ہیں تاکہ کوئی روڈ کم ہو جیب دو ڈھم ہوتا ہے تو کوئی سیم پر اسی کام بوجھ کم ہو جاتا ہے اور دلیل ٹریاں مل کر لانٹھ نہار کو واٹ دیتے ہیں اور کوئی سالوں سے یہ خود دشی ہو رہا تھا لور مزگ کی باتیں یعنی کمیت پا دیکھنے کا لگاتار دلیل کے لئے ان بدو باری ہر منځکار بر مائن اور کوئی پاسا گئے کہ تم پنچ جنوری سیستم پر اسی کام کی وجہ لانٹھ نہار کو اسی افزونتے نے اپنے پر اٹھیت جنریٹر پیچ دیتے ہیں اسی کام کے لئے ملکیوں نے ڈائیکٹ کو دیتے آٹ نہر ۳۰ یونیٹس لا ہونے اجازت مانگی اور اجازت ملنے کے بعد انہوں نے جنریٹر پیچ دیتے آج وہ در بند ہیں کیونکہ اسکے

پاس اپنے جزیرہ زمیجی نہیں ہیں اور واپٹا ان کو جو بیس گھنٹے بچھ لیتی ہیں دے سکتا ہے اب جانتے ہیں کہ محترم وزیر میر گل خاں نصیر صاحب نے جواب میں کہا کہ خالی کرنے کی کافی مدد اور مدد و کام کر سکتی ہیں یہ راز ہے اور مدد و دن رات تین شفشوں میں کام کرتے ہیں اور جب بھلی بند ہو جاتی ہے تو ماں کو راما نصفان اپنی بیوی مدد و دن کی بھلی بے حد نصفان ہوتا ہے لیکن نکہ یہ کسریکیت بخوبی سمجھوئے کہ پیداوار پر ان کو مدد و دن ملیتے ہے ایک تو ملے کام کام نہیں دلا مدد و دن آٹھ روپے سے سیکھ بائیں اندھے سکھ اپنی ہمت کے طبقاتی روزانہ کل تاہے اور اپ اگرچہ حساب لگہ ہیں کہ ان بے چار سے مدد و دن کام کتنا پڑھ عرق ہو رہا ہے وابستہ اکی وجہ سے تو اپ حیران ہو جائیں گے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ہمارے یہ مدد و دن جو کہ بڑے علاوہ *conscientious workers* ہیں انہوں نے آٹھ روپے وابستہ کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے تو میں ضرور اپنا حکومت کی قیصر دلآہ ہوں کہ خدا کے لئے یہ جو استعمال ہو رہا ہے اس سے وہ بچائیں اس کے علاوہ پھر حکومت نے ایک آل پادھ سڑ بائیں *turbine power* دیا کیوں دیا؟، جو *shut down* ہوتے ہیں ان کی کمی پوری کرنے کے لئے ایسا کیا۔ اول تو پہنچے اپ یہ سمجھیں کہ سترن ہنسنے کے بعد موجودہ سڑ بائیں کو دس دس دن بند کرتے ہیں دس دن ایک سڑ بائیں کو اور دس دن درستے ڈی بائیں کو بند کرتے ہیں یعنی کہ ہر یعنی ہنسنے ہیں ۲۰ دن تک لیسے سڑ بائیں بند ہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اسکو حکومتے ہیں تو اس کی اور ماٹگ سرو سنگ کرتے ہیں اس کے بعد یہ آل سڑ بائیں جو ہے اس کا ذرا تقدیس نہیں اس کی *rated capacity* ریڈی کسی پاک پنجھنہ مزار آٹھ سو کلووات ہے گرانے ہیں پہنچا کر یہ تو پاک بھر اسے دیا وہ نہیں دیں گے۔ یعنی کہیں ہنسنے دیں گے؟ ابھی تو اپ نے بڑا نہ بجا یا ہے *rated capacity* پاک بھر اسے دیا کہ مزار آٹھ سو کلووات ہے اس کے علاوہ کہنے یہ ہنسی سوچا کہ اسکو چلانے کے لئے دس مزار میں روزانہ خرچ کرنا پڑتے ہیں اس خالی دس مزار میں کوئی بیوی سے کے ذریعہ کام کا کتابہ کام ہے اور چھ کسماں ہائیں یہ سوچا ہے کہ جب یہ چلے چلتی ہیں ایک روز پہنچ خرچ آئے گا اپنے بیلداروں کو دس پیسے پورن دیتے ہیں تو ۹۰ پیسے حکومت اپنے بوجہ پر ٹسے گا فیک ہے وابستہ اس کو بہذا شک سر بے خالک آخڑ حساب کرنا ہمارے کھاتے ہیں لکھا جاتا ہے لمبے چوتھا ان کے صوبے کے حساب ہے یہ چیز جاتا ہے اس پر اس کی قیمت جو بھی چاہیے ۶۷۹ میں ہے

پاکستان کی صفر رات ۱۹۷۳ء اور تکمیلی ہے سڑکوں والوں کی اس وقت اپنے حساب کے مطابق ہے تباہیا تھا کہ ۱۹۷۳ء تک دو مرید یونٹ شیخ ماڈل میں لگ جائیں گے مگر یہ یونٹ آٹھ تک پہنچنے لگے میں ۱۹۷۲ء اور کا آدھا سال گزر چکا ہے اور غالباً داپٹا نے ۱۹۷۲ء کے نئے شیخ ماڈل پر جو رگہ سے تھے وہ ۱۹۷۳ء کا ایک سو کلو وات تھے یعنی کہ ہم ۱۹۷۲ء میں ہمیں کہہ سکتے کہ داپٹا کو ہماری estimate

صفر رات سلمون ہنسی مخصوصاً ۱۹۷۲ء کے لئے جب انہوں نے ۱۹۷۳ء میں یہ estimate گھایا تھا کہ ہماری صفر رات ۱۹۷۲ء میں ۱۸ انہر اور دو سو کلو وات ہو گئی تو کسی نے یہ ہنسی سوچا کہ ہمارے درست کلو وات پیدا کر کے ہم یہ صدر رات کیے پوری کریں گے داپٹا کو سب علم تھا اب میں آپ کو تھوڑی سکی احتیاط تماں چاہتا ہوں کہ جہاں تک fuel cost کا تعلق ہے اپ یہ سنکر خوش ہوں گے کہ میں نے ۱۹۷۳ء - ۱۹۷۴ء میں کچھ figures مالکیں ہیں اس کے مطابق تجھے پڑھ لانا تھا کہ میں یونٹ پر جو کوئی خرچ ہوتا ہے اس کا ضریب

۱۹۷۳ء پیسے فی یونٹ خرچ آتا ہے اور اس کا مقابلہ میں نے مدرسے یونٹوں سے میں فناں کے طور پر لاہور کے زدیک شاہراہ کا شیخ ہے جو کوئی گھنی تباہی ہے جس کا خرچ ۱۹۷۳ء پیسے فی یونٹ سے جو بینی ساز چار پیسے سے زیادہ فی یونٹ کا خرچ ہے ہمارا خرچ اس سے ذرا کم تھا ایک پوری سیسیم شیخ جو کوئی گھنی پر ہے ۱۹۷۳ء پیسے فی یونٹ ہے اور اسکو سیسیم شیخ جو کوئی چر گھنی پر ہے ۱۹۷۳ء پیسے فی یونٹ ہے تو ان figures سے ثابت ہوتا ہے کہ مدرسے

بلڈچمنی میں پہنچنے کے لئے ہمارا کوئی بالکل مuron ہے اور یہاں پر grid (grid) گرد کے ذریعے بیکھنی لاسکتے ہیں پہنچے ترجیح (grid) گرد کو دینا ہے کونکے grid پادر جو بے عنقری پا دے ہے اور یہ پا دیت ستا ہے میرا خیال ہے اس کا ٹوکن پیدا کش کا گردیجھ پیرویا دد پیسے فی یونٹ خرچ ہے یہاں پر ہمارے پر دکشہ کا خرچ زیادہ ہے جس کی خالی میں نے fuel costs

آپ کو تھا کہ یہاں پر grid پا دا آتا ہے یہاں کہ یہاں پر صاحب نے فرمایا ہے کہ ۱۹۷۳ء کو سے بیکھا لائیں گے تو وہ ایک شیخ قدم ہے ہمیں گود سے ۱۰۰ اسکھ حکیم آباد جبکہ پس کھا grid line چھ کوئی اور پھر فوٹ مسند ہیں تک اس پیشے ہیں مکان کے ساحل تک صفر سے جان پڑے گا اگر اس مو بے نے ترقی کرنے ہے ۱۰ جیسے کہ دڑوں روپے آپ نے سڑکوں پر

خرچ کرنے ہیں اپ کو کو داروں روپے بھکار کے لئے خرچ کرنے پڑے رکھے گے میں شب بھول گا کم کا مالا پ
ہیں اور ہمارے عوام خوشحال ہیں جبکہ ہم سب گاؤں بیٹا بھکار دے سکیں گے۔

اس کے بعد اب میں سکارشپس Scholarships پر آتا ہوں جملہ ہی موجہہ حکومت نے
سکارشپ کے متعلق کچھ اشارے کئے ہیں میں ان کی توجہ اسی بات پر دلانا چاہتا ہوں لہذا میں جو
سکارشپ دینے لگتے ہیں وہ بڑے ادبیوں کے راستے میں اور ان کے رشتہ داروں کو دینے کے لئے ہیں
سردار ملک انزوں کے رشتہ داروں کو ملتے ہیں اور یہ عوام کی زیادہ تر سکارشپ ہنسی پھنسی ہے ہیں
وہ کچھ جو کو دیا ہاتھ سکوں میں پڑھتے تھے باپو سنتھی میں ان کو ہنسی پلٹتے ہیں میں بھی ان سے یہ درخواست
کر دیا گا کہ جدا کے لئے غریب عوام کے بچوں کو اپ سکارشپ دین جو لوگ خود رہ گا اسکے لئے ہیں
اور بچوں کی نیسیں دے سکتے ہیں اپ اگر سکارشپ ان کو دیں گے تو یہ غریب عوام کی حق تلفی ہجھا
میڈیل کا رجسٹر کے متعلق وزیر صاحب نے فرمایا ہے اور اپ کو دنیا د ہو گا۔ جب ہمارے حکوم سند
سرٹڈ وال فقار علی عجائب نے یہاں علمبر عالم میں اعلان کی تھا کہ میڈیل کا بیخ کا خرچ مرکزی حکوم مستبدراشت
کرے گی اور اس کا اعتراض ہمارے وزیر صاحب نے کیا ہے کہ۔

It will be appreciated at this stage to say but we all are directed to the Central Government for financing of non-development budget to the extent of deficit involved and for increased allocation for the development programme.

چند صفحہ پر بھکاری کے ہماری آمدی کی ہے اور ہمارا خرچ کی ہے آمدی کی figures میانے
اپ کو دی تھی اور ہماری کی سمت ٹیکس سیت ۱۴ کروڑ ۵۵ لاکھ تھے آمدی ہے اور
نان ڈیلوپمنٹ خرچ ۱۸ اکروڑ ۵ لاکھ روپے ہے اسکے علاوہ وزیر ٹیکس پر ۱۹۷۲-۷۳ کے
لئے ہے ۱۴ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے ہے ہم اسی قدر سطح پر dependent ہیں اور ہم صدر کے
مظکور ہیں کہ انہوں نے ہمیں میڈیل کا بیخ دیا ہے اور اس سلسلے میں سیرا خیال ہے کہ فرگنے بھی بھٹیں
رکھ دینے کے لئے agree کر ہو گا اب جب ہم یہ کہتے ہیں کہ فرگنے ہیں یہاں deficit ہو گا یہاں
ذکر دڑ ۷۰ لاکھ اور ڈیلوپمنٹ کے لئے بھی انہوں نے direct ۱۴ کروڑ ۵۰ لاکھ دیا ہے تو ہمیں

یہ بارہ رکھنا چاہئے کہ یہ الجھوک کون دے رہا ہے یہ پیسے زیادہ تجھاب اور سندھ سے آتا ہے اور
وہ ہمارے ایسے ٹھانے میں اپنے جھوک بے ٹین ہیں یہ جھانہ پتکے ہم اپنے ایسے جھانوں سے کہہ سکیں کہ جھا
ہم غریب ہیں ہم کی پڑاد و دیں ۔ اپنی خوشگاتی میں ہیں جو کچھ خالا کرو ہیں ترقی کرنے میں ہماری اولاد کو
ہو سکتا ہے کہم اپنے پاؤں پر محظت ہو جائیں اور بعد میں شاید آپکی اولاد کی ضرورت ہیں تو مہرگر جہاں
ہم ہے کتنے ہیں دوسری طرفت ہیں یہ بھی ہی کہنا چاہئے کہ یہ جو شرارادی ہے *deputation* پر آئے ہے
ہیں انکو فوراً انکاں دیا جائے انکو بے عزت کیے نہ لیں انکو دھکے اور کہ نکالیں انکو دربید کریں یہ طریقہ علطا
ہے آج اس معجزہ زیادتی میں جواب دیا گیا ہے دہی سے پاس پڑا ہے *facts and figures* دی گئی ہیں
سب کو ڈاکر بغیر پوچھتائی سکریٹریٹ کے اندر ۲۳۶ میں سے ۳۶ میں اور اس طرف سکریٹریٹ کے علاوہ
پندرہ نہار میں سے پاچھار چار سو ہیں ہیں یہ کہا ہوں کہ یہ لوگ جو *deputation* پر آئے ہے ہم سچے میں انکو
ضرور اپنے صوبوں میں بھجوں چاہئے میں بھی بھجوں کہوں گا کہ انکو بھی کہے سے روکھیں مگر ہمیں انکو بے عزت ہیں
کہنا چاہئے انکو دھکے اور کہ نکالیں نکالنے چاہئے اسیں ایک *phase* پر ڈرام نیانا چاہئے تاکہ ساتھ ساتھ ہم
لئے صوبے سے لوگوں کو تباہ کریں تاکہ انکو *replace* کر سکیں اور پھر انکو ہم اپنے موہبے پر ڈھیندیں
اور یہ طریقہ کار زیادہ اچھا ہو گا درد اس کے reaction ضرور دوسرے صوبوں میں ہو گا جیسا کہ اپنے جاتے
ہیں کہ پیسیں ہیں افراد زیادہ تر تجھاب اور لذتیں کے ہیں ہمارے تقاضات سب صوبوں سے اپنے میں ای طرح
سندھ کے بہت سے انترزاں ہیں تو ہمیں اپنی حکومت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس طریقہ کار کو درا
ر کیں اور ہم را اپنے کر سے ایک *phase* پر ڈرام نیا نہیں کہ اسی ایک سال میں اتنے آدمی ڈھینیں لے کے اور دوسرے
سال میں اتنے آدمی ڈھینیں گے اس طرح دو تین سال کے اندر ہم انکو پڑائے باعزت طریقے سے ڈھینیں وہ ہم سے
خواہ ضرور لیتے رہیں اسکے بعد میں وہ کام بھاگ کرے ہیں اور وہ تنخواہ بھی ہیں سنتر سے *balance* کو
صورت میں بھائیے جیں میں دوسرے صوبوں کا باعث ہے میتوں صوبے ہماری اولاد کرتے ہیں یہ ہمارا
قصور ہو گا ہماری عصمت ہو گا اگر ہم انکا اچھا لی گزنا کہ انہیں اور صوبوں کے لوگوں سے اگر ہم اپنی اسکے
تو کم از کم ہیں ان کے ساتھ برداشتی بھی ہیں کہنے چاہئے اسکے بعد اب میں پڑے دکھ دینے والے موہفہ
پر آسمان ہوں جسیں پر مجھے رہنا اس کا چھوٹا ہوں پس اگر بُراؤں تو کوئی شک نہیں اور اگر اپنے کو بھی رد لاوُں تو کوئی شک
نہیں ہے اب آپ جانتے ہیں کہ پاکستان کے معزوب کی طرف دوسلم را لکھیں ایک طرف افغانستان ہے اور دوسری

لکھا ہے۔ ہمارے ساتھ یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ اگر افغانستان سے یا ایران سے کوئی شخص پہاں پکستان میں آ کر آباد ہونا چاہتا ہے۔ تو ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ ہم اور صندھیں سے۔ ہم ساتھ ساتھ یہ مزدود کر دیں گے۔ کہ جہاں کببی یہ حق اپنے ہم سے لینا چاہتا ہے اسی۔ تو یہ حق اس کو بھی ملن چاہتے ہیں۔ گھر پہنچا کر اُری ایران یا افغانستان میں باشندہ بنتے چاہتا ہے۔ تو یہ حق اس کو بھی ملن چاہتے ہیں۔ اسی میں احوال ہے کہ اس دن ہم باقیں ہمدردی تھیں۔ سردار میرزا رٹن صاحب بہاں بھیجے ہوئے تھے۔ افسر صاحب بہاں تھوڑے بھی ہوئے ہیں۔ باقی ہمدردی تھیں کہ یہ حق ہمیں بھی مننا چاہتے ہیں۔ ایران اور افغانستان سے کوئی لوگ پہاں پر آ کر آباد ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے کہا کہ ہم لوگ اس پر کوئی ہتر رعنی نہیں ہے۔ ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ اگر وہ ہمارے ملک کو اپنا ملک بنانا چاہتے ہیں۔ بہت اچھی بات ہے۔ باکستان کی تاریخ بھری ہے۔ کہ اس طرف سے لوگ آئے اور بہاں پر آباد ہو گئے۔ جبکہ ہم ملکی سکتے ہیں۔ تو ہمارا کیا مطلب ہے کہ ۱۹۴۷ سال پہلے کام کم ذکر کریں۔ بلوچستان کا معنو اعلیٰ صرف ہمدردی ہے۔ بلوچ پہمانہ اور settlers کی تاریخ دیکھیں تو باہر سے اُنکے ہوئے ہیں۔ اسی طریقے سے اُری ہم اپنے ملک

attacking force invading armies

اچکانگ دہس کی خدا آتے رہے ہیں۔ کے ساتھ نہیں ہیں۔

حربت کے سلسلے میں اُنکے ہیں۔ بیٹھنے کے سلسلے میں اُنکے ہیں۔ خوف سکلوں میں بہاں لوگ اُنکے ہیں۔ اس کا باد ہو گئے۔ اصرار سے ہماری آبادی مختلف لوگوں کی آمد و رفت سے ہو گی۔ ہم پڑاپے ہیں۔ ہم ابتدأ ایران سے ہیں۔ دہزیو سال پہلے ہم اس ملات میں کئے۔ اسی طریقے سے لوگ اُنکے ہمادر اگر ان مسلمان لوگ سے ہمارے بھائی بہاں آتا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے لئے بہت خوشی کی بات ہے۔

بخاری ministry of states اور فتحرخ راولپنڈی میں ایک سکونت لکھا اور یہ اُس وقت ہم سیکھڑی صاحبان کو بھیجاں، اس کی تاریخ تحریک اسلام کا اپنے خط کا نمبر ہے ۱۶۲ (۱-۱) (SOP) FEEF

حکومت پاکستان کی اکتوبر ۱۹۶۲ء میں فتحرخ راولپنڈی میں ایک سکونت لکھا اور یہ اُس وقت ہم

Secretary to Govt of West Pakistan Home Department Lahore.
I am directed to refer to your express letter No 11/15-S
(SOP) TA dated 10th February 1962 and to say that Govt of
Pakistan agree that the Afghan tribes as detailed below
which are at present declared as semi indigenous tribes of
Pakistan and they all may be allowed to enjoy all facilities as
are available to other indigenous tribes.

اور اسیں انہوں نے مختلف tribes کا ذکر کیا ہے۔ دراہی بوسٹ زنی نظری وغیرہ وغیرہ جیسا کہ مذکور ہے اپنے کارکردگی پر اپنے کارکردگی کی parades ہے کیا ہے، اگرچہ اس پر مدعی امکن کے لوگ بلکہ ملک ہیں اگر کیا کتنا زیاد نہیں اور کیا اب ہریں اور اس کے برعکس کی عرضی ہے کیا جس سیاست ہے۔ جو ملکی ہے وہ غیر ملکی ہے۔ اور جو غیر ملکی ہے وہ ملکی ہے کچھ کچھ سے باہر کی جائیں ہیں قعہ ہے سینے اور خوبی ہو جائے اُن پاکستان میں جو ایڈمنیسٹریشن کا لکھا گیا ہے اور ستمبر ۱۹۷۲ء کو۔ جو ساکریت ایکٹ Adjourment Motion میں پرستی مقرر کیا گئی تھی اس کی تاریخ recent تھی ہے۔ اس کی اجرا نہ دی جلد نہ رہی تاریخ کا اہون سے حوالہ دیا گیا کیا گما گیا ہے۔ دراہی نہیں!

In Govt: Circular No. SO-X 11-2 184/6 dated 1st August, 1961. Govt: had sanctioned certain concessions for candidates from the backward areas which have been defined therein and which has now been decided that for the purpose of gaining the concession only those candidates from and resident of the backward areas should be considered as eligible who:-

(a) Had their parents permanently settled in backward areas before 15 August 1947 (B) Belongs to one of the recognised tribes of the backward area and in the absence of the candidate of requisite number belonging to either of both aforesaid categories those who possess the Domicile certificates under Citizenship act.

(1) Certificates of eligibility of category

(2) A and B should originate Deputy Commissioner/Political Agent and then countersigned by the Commissioner while those of category (C) should be issued by District Magistrate as provided by the relevant Law.

کمال کی بات ہے جو عکسیں ان کو فیزیکی بنادیا اور جو درستے ہیں ان کو عکسیں بنادیا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ درستے کی بات elaborate ہے۔ اب تک اس کو گرتا ہوں اُپر جانتے ہیں کہ پاکستان پرستی میں کیا تکمیلیں ان نے کیے ہے اپنی جاگہ کی قرابین کی دیتے ہیں اسی جانی بکھری عزت بھی فریان کی ہے اور درستہ ہے اس پاکستان اس واسطے چھپتے ہے اس درستہ ہے اس واسطے علیحدگی چاہئے تھے کہ میں ہندوستان میں اختصاری طور پر دیبا ہوئا۔ اُر ہم اپنے بھارت کی طرف بھی لگاہ ڈالیں تو ۱۹۴۷ء سے پہلے بھارت میں تجارت کس کے پاس تھی۔ اُندر طرفی و تقویری بہت بھی وہ کس کے پاس تھی۔ سو سو جو تھوڑی بہت تھی وہ کس کے پاس تھی۔ سو سو میں کہتا ہے۔ زیاد تر ہندو مسلموں کے تھے۔ سارے ہندوستان پر یہ لوگ چھپتے ہوئے تھے۔ اور اس کے علاوہ یہ بھی خوف تھا کہ ہمیں اپنے فرمی طبقی طور پر اختارت کرنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ جو کم کے ذائقے میں منادات ہندوؤں سے ہوتی ہیں اس کے علاوہ عینکو ٹوپل پکڑ کر حوال کی جائے تو ہندو لوگ شرمند ہیں۔ کوئی اگر نہیں۔ ملکی اگر نہیں۔ اور اس طبقیتے سے ہندوستان میں پر محنت سے ملاؤں کا اور ہندوؤں کا جگہ اپنے تھے اور ہمکہ ہندو زبانہ قدرداد Religious festivities

تھے تھے۔ ہنہایہ زندگی دُن پر ڈال جاتی ہے۔ اکثریت مسلمانوں کو زنجارت کے ادلوں میں تھی۔ نہ ائمہ شری کے اداروں میں تھی۔ سرکس میں بھی سائنسی ہیں اسلئے ہے تھے۔ لہذا ایک نوٹ میک پلیور لوگوں نے خود کیا کہ اگر ہمارا ملک اپنا علاحدہ ہوگا۔ تو ہم اس خلاف کو خود پورا کریں گے۔ بحاجت ہیں ائمہ شری میں۔ سرکس میں اور درسرے شعبوں میں ہمارے اپنے آدمی اجاہیں گے۔ اور فہرست کی آزادی ہوگی۔ اور جس طرح ہم چاہیں گے ہم اپنا کام چلائیں گے۔ اپنی تہذیب اور تقدیم کو پڑھائیں گے۔ اس نیشن کے تحت پاکستان کا سطاب پر سائنسے آیا۔ اللہ تعالیٰ نے وہ مرد بھاپہ پیدا کیا۔ جس کا نام قائدِ اسلام محمد علی جناح ہے اور پھر پاکستان بنا۔ مگر پاکستان آسانی سے ہیں ہیں نہ ہے۔ پاکستان کو یہاں نہ کے لئے لاکھوں اکابریوں کو اپنے ترینوں کی جائیں (دینی پڑیں)، انہی مصحت سے کھینا پڑتا۔ مالی قربانیاں دینی پڑیں۔ اور جب یہ ہوا تو پاکستان بنا۔ اور یہ لوگ جب مہاجر ہو کر بخوبی پاکستان میں آئے تو ان کو کہا گی کہ جہاں تم لوگ میں جاؤ گے۔ وہی تھا رامک ہو گا۔ وہی تھا رانگر تھا تو کیا جائے گا۔ وہی تھا راست کہہ ہو گا۔ جنچہ نہست یا جیسے بھی سمجھیں کہ مہاجر ہندستان سے بھیتر کے پاکستان میں جب آئے۔ تو کچھ یہاں بوجپستان میں بھی اگر آباد ہو گئے۔ حق تو ہمارا یہ تھا کہ ایسے لوگوں کو ہم سرپرست ہی تھے۔ ان کی بدولت ہیں یہ موقع خا۔ کیا انگریزوں کے زمانے میں یعنی لے جو پھر کے زمانے میں محل بوجپستان کا بجٹ ایک کروڑ دیسے نہ ہنا تھا؟ کیا ہر جوں گئے ہیں۔ کہاں سے بوجپستان کی اس وقت کی کتنی آمدی تھی؟ خوش پاکستان پشتوں کے ساتھ بوجپستان نے جو خانہ سے اٹھائے ہیں۔ ان کو ہیں کبھی ہیں بھولنا چاہئے۔ اور پاکستان کے نام سے ہیں رہتے حاصل ہوئے ہیں۔ جبکہ ان لوگوں نے انہی قربانیاں دی ہیں۔ ہم نے ان لوگوں کیا تھا بہت بُرا سلوک کیا ہے۔ جس نے آپ کو یہ خط پڑھ کر سنایا ہے۔

اول فوجہ باد کاروں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک ۱۹۴۷ء سے قبل اور دوسرا حصہ ۱۹۴۸ء سے بعد۔ یہ کیوں کیا؟ اس میں بھی ایک خاص بات ہے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد زیادہ تر مہاجر یہ اور دوسرے آباد کارہیں۔ ۱۹۴۷ء سے پہلے ہی ایسے انسان تھے۔ جو مژہبی خباب اور سذھو کے تھے۔ جس کی بوجپستان کی سرکنسن تھی۔ انہوں نے اپنے پوں اور رشتہ داروں کے لئے حق حفظ کرنا تھا۔ آپ چانتے ہیں کہ ہم میں سے بھی بوجپستان میں بُرے بُرے افسر

پہنچا ہوئے رہیں۔ اُنیٰ جسی یورچین سیکرٹری تھا۔ جن لئے قریشی تھا۔ اس طبقہ سے
ختلف صوبوں سے آئے ہوئے لوگوں نے یہاں پر سروسمیں لکھیں۔ اُسی عرصانہ میں ان کے
نچے یہاں پیدا ہوئے۔ یا باہر پیدا ہوئے پاپڑتے اور ان کے حق کے لئے یہ خط دیجیں۔ لکھنے
مسلم کی بات ہے۔ کہ پہلی category میں ہبھوٹ نہ ہے ڈالا۔ اونہ پھر کہا کہ اے۔

belonging to recognised tribes اور مہاجروں کو دیجہ سو فہم شری

بناؤ رکھو دیا۔ اور یہیہ اُن کا احصال ہوتا رہا۔ یہیہ ان کے خلاف پائیں ہوئی رہیں۔ اُن پر نظم ہوتا رہا یہ
اور میں کہنا ہوں۔ کہ جب کوئی یہی عذر ملی گئی ہے۔ تو اس سمتا ہوں کہ اس سے بڑی کالی بیسے کوئی
نہیں دسے سکتا۔ جب کسی آباد کار کو غیر ملکی کہتے ہیں۔ ان ہن سے زیادہ بڑی کالی ہے۔ جس
کا ملک ہے نہ ہو۔ اور جو اس شخص ہے۔ جو گھر کو گھر نہ سمجھ سکے۔ اس سے زیادہ بڑی کیا ہو گئے
ہے۔ میں نے یہیہ اختیار کیا ہے۔ کہ ہمیں عذر ملکی ذکر کیا جائے۔ ہم ملکی ہیں۔ ہم پاکستان کے
پاشندے ہیں۔ اپ اگر خواہ حزاہ کوئی نام ہیں دیتے ہیں۔ تو آباد کار کہہ لیں۔ درست آباد کار پر
جس اعتراف ہونا چاہتے۔ درست ہمیں یہاں پڑے گا کہ ہماری موجودہ حکومت کا فحود اس میں نہیں ہے
آج ہیں معزز الیوان کے اندر admit کرنا ہوں مگر پرانی خانہیوں کو ختم

کرنا آپ کا فرض ہے۔ جب دنیا اعلیٰ اور محترم خدا رہا! اب یہ ذمہ داری آپ کے کندھوں
پر آگئی ہے۔ آخر ہمارے پیچے یہاں پیدا ہوئے ہیں۔ وہ اسی طرح زندگی گذارتے ہیں، جیسے
مقامی tribes پڑھتے ہیں۔ ایک دسم کے مکاونی ہیں رہتے ہیں، تو یہ حرق گیوں ہے؟ اُن پر پڑھتے
کے لئے ہیں۔ میں یہ ہمیں کہنا ہوں کہ ہمارے دیساقی بھائیوں کو زیادہ حق نہ دیا جائے
بلکہ ہزار دریا جائے۔ مگر میں یہیہ اس بات پر اعتراف کر دیں گا کہ اگر میرا بیٹا گرا مرنکوں
میں پڑھتے اور کسی بڑے سردار یا کسی بڑے آدمی کا بیٹا بھی گرام سکول میں پڑھتے اور اگر میرا
بیٹا فرست ڈویژن تو دوسرا ڈویٹ کا حصہ ڈویٹن ہے۔ اس کو تو سیٹ مل جائے اور میرا
ہیے کو کچھ نہ ملے۔ ہاں اگر اس شخص کا بیٹا سندرباغ سکول میں پڑھتا ہے۔ ستو نگ خاران

پالنی سکول میں پڑھاتا ہے۔ پچھے تریج اس کو دیجئے کوئی اختراض نہیں ہے رولز ایسے بننے کے خواص کہ یہ بینایی ترقیتی فنم ہو جائے۔ ضلع وادی نامی یہیں جیسے ہمولت ہو۔ کوئی شہر کی پوزیشن پونک یہ صوبے کا دارالحکومت ہے۔ ایک صحن سے بھی زیادہ پوزیشن ہے۔ یہاں پر ہر قسم کے لوگ جلتے ہیں۔ پٹھان - چوتھا - سندھی - براخوی - پنجابی - ہبھاری - کشیری - پناری اور ضلع ہزارہ کے لوگ یہاں پہلیں گو۔ کشیری جو یہاں مہاجرین کر کئے ہیں۔ اور وہ کوئی بینے آباد ہیں۔ پر قشم کے لوگ یہاں پر ہیں۔ پچھے دوسری جب فرنٹیئر زپ کے بڑے بڑے لیڈر لی آئے ہوئے تھے۔ فرنٹیئری جانب اجنبی خلک صاحبی بات ہو گئی۔ وزیر اعلیٰ صاحب کی دولت پر کوئی کھب زی بات ہو گئی۔ اور اسی پاؤں پر خستگوی اور انہوں نے کہا کہ فرنٹیئر میں ہمارا کوئی پر ایتم نہیں ہے۔ ہم نے صحیح کام کیا ہے۔ اور ان کو صیحہ طور پر اپنایا ہے۔ اور جب ہم نے ان کو اپنا یا تو یہ مسئلہ ہی فتح ہو گیا۔ جس دن آپ کی حکومت آپ لوگوں کو اپنائے گی۔ یہ پہلوی بات یقینی ہے۔ تاہم کچھ رہے گا۔ خود لوگ مقامی زبانیں سمجھیں گے۔ اور اپنے آپ کو ادھر و صالیں بیس گے۔ انہوں نے خدا اس کی مشال دی۔ کر خان عبدالیقیم خان جو کہ ابتداءً کشیری ہیں۔ ان کے خلاف بھی کسی سندھی ہو گئی ہے۔ کہ یہ ہمارا فرنٹیئر کا سندھ ہوئی ہے۔ انہوں نے بھی خود بتایا کہ خان دل خان صاحب کی صاحبزادی کا راستہ فرنٹیئر کے ایک کشیری کے ساتھ کیا گیا ہے۔ یہ اجنبی خلک صاحب نے بھی بتا ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ ہمیں پر ہیں ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جب ہم نے ان کو اپنایا۔ تو ہمارے لئے یہ مسئلہ ضم ہو گا۔ انہوں نے اپنے رب links کے تعلقات جو پھیلے ملاقوں سے تھے۔ ان کو خود بخود فتح کر دیا۔ وہ کبھی یہ سوچتے ہی نہیں ہیں کہ ہمارے والدین بندوستان سے آئے ہوئے تھے۔ ہمارا بھائی کے ذریعے اپنی حکومت سے یہ کریم فرنٹیئر کے مالک ہے ہیں۔ حاصل اسیکر کیا ہیں آپ کے ذریعے اپنی حکومت سے یہ دھڑاست کر دیا گا۔ کہ اس پالیسی کو آپ اپنائیں۔ اس آبادی نے آپ کی طرفی خدمت کی ہے۔ اور یہ یہاں پر بطور بلوچستانی سہنا بہت ہی فریب ہے ہیں، یہ ان کا ملک ہے۔ یہ یہاں ایک ملکی کی حیثیت سے رہنا چاہتے ہیں۔ یہ بیرونی ملکی کے خلاف کیا کامی بھی برداشت کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ خدا کے لئے اس استحصال کو آپ ختم کریں۔ ہمارا تک ان لوگوں کا

تھا تھے، ایک بیان پر پہنچے اگر آباد ہوئے۔ اور ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو بیان پرسال سے آباد ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جن کا دادا بیان پر کیا۔ داکٹر لیعقوب ڈاکٹر بیکر آٹ انگل ہندوستان کی مشاہد ہے۔ اکپ کا انفرس ہے۔ کتنی پشوں سے بیان پر رہا ہے، ایک شخص یہی پاس آیا۔ کہ جائی ہیرے ڈوبیاں سرٹیفیکٹ کے لئے سفارش کریں۔ میں نے کہا کہ مجھے میں تو سفارش کروں گا۔ پہنچے یہ تو بتا دو کہ تم بیان پر کب آئے ہو۔ وہ نہیں پڑا اور کہتے کہ کر کر سیل یہ دادا رالبرٹ سندھیں کا personal butcher ہوا۔ وہ کہتے رکھا کہ میرا دادا پیدا ہوا۔ میں اپنے بچہ ہوا۔ اور میں پیدا ہوا۔ میری اولاد پیدا ہوئی ہے، پھر بھی پہنچنے والی بچتے ہیں۔ بعد کچھے ہیں کہ ڈوبیاں سرٹیفیکٹ لاد۔ اکپ مہر بانی اُر کے میری سفارش کریں۔ اور میرے خیال میں ہمارے کچھے قند ہماری بچاتی بھی، اس صفت میں مبتلا ہیں۔ ان کے خلاف بھی یہ سازش ہے۔ کہ یہ فیز ملکی ہیں۔ ان کے لئے بھی یہی طریقہ ہے۔ اور پھر ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو کو سختی کے بعده بیان پر آئے۔ سختی کے بعد...
...

میر جامن علام قادر خاں و سے ڈوبیاں سرٹیفیکٹ مکمل سے بھی لے جاتے ہیں؟

میاں سعفان اللہ خاں پر ٹوپی و س میں اکتا ہوں کہ ایک طریقہ رکھو۔ بھروسی ہے۔
بودو۔ ڈوبیاں سرٹیفیکٹ بولا۔

پولو۔ بودو! چلہے بولا۔ جس نام سے چاریں۔ بلاو
مکر ب کے لئے ایک طریقہ رکھو۔ کوئی اختراعن کی بات نہیں ہے۔ اور پھر ایسے لوگ بھاڑیں۔
جو ۱۹۴۷ء کے بعد دوسرے صوبوں سے اگر بیان پر آباد ہوئے۔ آخر دلیک صوبے کی آبادی دوسرے
صوبوں میں بھائی رہتی ہے۔ کیا ہیں یہ نہیں پتہ کہ کھوں بوج چجانب میں آباد ہیں۔ بھاڑانی
منکوں میں جنگ میں ہیں۔ بھاڑا پھر میں کئئے ہیں۔ ڈیرہ غازیخاں میں کئئے ہیں۔ سندھ
میں کئئے ہیں۔ اسی طریقے سے ہر سی آبادیوں میں کئئے ہیں۔ شاید بھے لس بیڈ کا پتہ نہیں
مگر لس بیڈ کے زبانہ ترلوگ سندھی بولتے ہیں۔ شاید وہ سندھی origin کے

ہیں۔ تاہم وگ آتے ہیں۔ اور جاتے ہیں۔ آبادیاں آپس میں برتی رہتی ہیں۔ ۱۹۴۷ء کے بعد کی وگ یہاں پر ایسے آئے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے پاکستان کا اپنا گھر بنایا۔ وجہ اہوں نے گھر بنالیا۔ تو پچھے بھی یہاں پڑا ہوئے۔ یاد ہاں پر پیدا ہوئے۔ اور یہاں پر اُنکے پر امری سکول میں داخل ہو گئے۔ ملی سکول میں داخل ہو گئے۔ ہائی سکول میں داخل ہو گئے کارچے میں انٹر میڈیٹ تک پڑھ لیا۔ جب دانعلی کا سوال آیا۔ تو انہوں نے کہا۔ کوئی بھی؟ دیکھو تم قوفی ملکی ہو۔ چون تم پر فوجی ہر رات کرتے ہیں۔ تم کو آباد کا رہنا تھے ہیں۔ ویکھو تمہارا فٹ ڈریزن آیا ہے۔ حنیک ہے very sorry ہم قوفی ملکی ڈریزن والوں کو دیں گے۔ تمہارا کوئی حق بڑھ بنتا ہے۔ ایک کیس میرے سامنے آیا ہوا۔ اس نے میرے سامنے یہ کہا۔ کہ اب میں اپنے پرانے ایک صلح میں جا کر پہنچنے کے لئے جو گرفتار نہ رہتا ہے۔ اسی کے لئے جا کر کہ بندوبست کرنا ہوں۔ کہ اسی پیچے کی نذری تباہت بوجاتے۔ اتنا قافی کی بات ہے کہ وہ کیلہ بور کا تھا۔ وہ دہان پیچے کو لے گیا۔ تو وگ نے برد لٹکھا ہے۔ کہا کہ تو بذھے! میلانہ اتنی بھی سخن دلائی ہے۔ تم کو شرم ہیں آتی۔ ۲۵ سال تک تم غائب رہے دوسروں مکون کو تم نے پرانا کپ بنا لیا۔ اب ہتسلا اپنا جوان ہو گیا ہے۔ کسی نہ سے تم دیپس ائمہ رضا۔ اللہ علیہ السلام کھاتے ہو۔ حب و اہمیت جلوہ مکہ بیسہ بیس دیں گے۔ یہی بدلے نہیں کے لیے تھے۔ اپنے خدا ماذہ لگائیں اس شخص اور اس شخص کے پیچے کو فرماں صلح ہیں اور زأس جگہ پر ملکی ہیں جو کیا کرے۔ اس طرح ایسے پیچے پیدا ہو رہے ہیں جو frustrated ہیں

اسپیکر ہاؤس کی اداری آدھ گھنٹے کے لئے ملتوی کی جاتی ہے
(ابنکر میں منعقد ہاؤس کی اداری آدھ گھنٹے کے لئے ملتوی ہو گئی)



میر حاصل خان کی کاروائی دعویٰ شد کہ ہونی مولوی شمس الدین ڈپٹی اسپیکر نے صدارت کی

میر حاصل خان فائز ہیں۔ مولوی صاحب پرانٹ آف اور ڈر پر ہیں۔

میر حاصل خان اسپیکر ہے۔ سینئر مولوی صاحب کا تقریر کرنے لگے ہیں۔

میر حاصل خان اسپیکر ہے۔ نیز بھی وہ پرانٹ آف اور ڈر پر کھڑے ہیں۔

مولوی محمد حسن اے جی میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جام صاحب نے کل جو پریس والی کیا تھا۔

مولوی محمد حسن اسپیکر ہے۔ مولوی صاحب آپ تقریر فرمائے ہیں۔ یا آپ پرانٹ آف اور ڈر پر ہیں؟

مولوی محمد حسن اے میرا پرانٹ آف اور ڈر ہے۔

مولوی محمد حسن اسپیکر ہے۔ آپ تقریر کرنے ہیں۔ تقریر کا وقت آپ کا ائمہ والا ہے۔ میاں صاحب کو ایک دفعہ بولنے دیں۔

مولوی محمد حسن اے بڑی ضروری بات مجھے کہنا ہے۔

مولوی محمد حسن اسپیکر اس آپ میاں صاحب کو تقریر کرنے دیں۔ اُس کے بعد آپ بولیں۔

مولوی محمد حسن اے جام صاحب نے جو کل جو پر سوال کیا تھا۔ کہ آپ ہمارے ساتھ ہے۔

تب بھی کچھ نہیں ملا۔ درستی پادنی میں لگئے تو بھی کچھ نہیں ملا۔ یہ میری خوشنی تھا ہے۔ کہ میرے ملک میں لگام نہ رہتے۔ میر کا جو دش ملا ہے۔ وہ قسم کی خدمت کے لئے ملا ہے۔ اور وہ خدمت قسم اُس وقت کر سکتا ہے۔ جب اُس کے مخ میں لگام نہ رہے۔ میر کا یہ فرض ہے، کہ اپنے مطالبات پیش کرے۔ چاہے زور سے چاہئے کمی اور طریقے سے اس میں درست نہیں تھا۔ بھی ہر بجایں یا خوش رہیں۔ میں خدا کو نہ راضی کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ لہذا، اس یہ جواب دے رہا ہوں۔ ساخت اللہ صاحب نے ابھی کے متعلق اپنی تفہیم میں کہا۔ بڑی ابھی تفریب کی۔ اور اُس میں بالآخر حکومت کے متعلق کہا۔ لوگ ہمکے پاس شکایت کرنے آئے۔ کہ ہماری دفضل خراب ہو رہی ہے کیا کی جائے۔ رضا خصین صاحب ہمسا بہت خیال رکھتے تھے۔ خدا کے لئے اُپ بوسٹان کے لئے بندوبست کریں۔ کہنے کہ اُپ اس کے لیے رہیں۔

مراد ہی اپنیکرو۔ مولوی صاحب اُپ کا دفت ختم ہو رہا ہے۔ اُپ پرانٹ آف آرڈر پر تقریب کر رہے ہیں۔

میر حرام غلام قادر خاں ہے۔ پاشٹ اُن آرڈرسر؛ مولوی یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ اس ابھی کے میں اور اس کے اندر سلح افزاد کا پھرہ ہونا ہے۔ یہ ابھی کی روایات کے بالکل برعکس ہے۔ اور کہاں سے مولوی صاحب نے یہ حرب استھان کی تھا۔ کہ اگر اُن کے مطالبے پورے نہ ہوئے۔ قوادہ لامد استھان کریں گے کیا پولیس اس بحث میں تعناست ہے؟

لپڑ راف دی ہاؤں ہے۔ جب معزز میر کا یہ اعتراض صحیح نہیں ہے

کہ ابھی پremises کے دران کوی سلح آدمی بیان آتے ہیں۔ البتہ ابھی کے باہر یہ دستور ہر جگہ رہا ہے۔ کہ سلح آدمی اس معزز اخراج کی حفاظت کے لئے موجود ہے ہیں۔ اور جن کامیوں کی حفاظت اُن کے ذرہ آتی ہے۔ اُن میں محرض میر بھی شامل ہیں۔ ہذا یہ اعتراض اپنی علیحدگی صحیح نہیں ہے۔ حالانکہ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اپوزیشن کے میر یا ان پر اپنے ساتھ

سچے افراد نے کر آئے ہیں۔ جو کوئی بھی اعلان دی گئی ہے۔ حالانکہ بعد میں صدم چوا کر یہ سمجھ شہید ہے۔ اپنی جگہ پر یہ بھی ایک ختم کی اعلان دی ہے۔ اور میں معزز ممبر کو یقین دلاند ہوں کہ اگر باہر کی پولیس داںے کے پاس وہ سندوق دیکھتے ہیں۔ تو اس کا نقطہ مطلب یہ ہمیں کہ اسے معزز ممبر کے خلاف استعمال کیا جائے گا۔ اس سے مبران کی حفاظت مطلوب ہے۔ اس لئے ابھی کے ^{premisses} کے اندر کوئی مسلح کاری ہیں آتا۔

مرٹرپی اسپیکر — میاں سیف اللہ خان آپ تقریر کرہے تھے۔

خان عبد الصمد خان امکنی — میں پرانٹ آن آرڈر پر کھڑے ہوں۔ سردار صاحب نے ابھی ^{premisses} سے مراد یہ ابھی ہال لیا ہے۔ یا ساری بلڈنگ؟

لیڈر راف دی ہاؤس :- ساری بلڈنگ ہے۔

میاں سیف اللہ خان پرچھا — ڈی سائکل اسخاص کے مستحق ہیں نہ کہ اپنے خیافت اس معزز الیوان میں بیان کئے۔ اور اس ^{subject} کو ^{wind up} کرنے سے پہلے یہ ہو گا۔ کہ جیسا میں نے تقریباً شروع کرنے سے پہلے کہ تھا۔ کہ موجودہ حکومت ہفت سے ہے۔ اس کا تقدیر ہی نہیں ہے۔ کہ ہیں یہ کہ برداشت کرنا پڑا۔ ہمارے ڈو میسال اور آباد کار یہ ذکر برداشت کرنے رہے۔ مگر یونکہ اب ذمہ داری مان رہے ہیں ان سے درغارت کرنا ہوں۔ یہ عوام کا طالبہ ہے۔ کہ یہ استعمال ختم کیا جائے۔ اور ^{new education policy} میں بھائے۔ اور بات تو یہ ہے۔ کہ یہ سکلہ پیدا آئیں گے ہو۔ یہ سکلہ ۱۹۵۹ء کے بعد شدت سے اگرا۔ پہلے بہت ہی کم تھا۔ داخلوں پر ذمہ دیکھوں گے۔ سروسس پر۔ یعنی چیزوں ہیں۔ جن کی بنا پر یہ سادھی برا کیاں پیدا ہو گیں جہاں تک رکارڈ کا تعلق ہے۔ حزب تحریت قبیل دیکھا۔ ایک بیچ ہر جیب۔ ایک

ایک ہنائی عزیب۔ ایک ہنائی عزیب۔ ایک ہنائی عزیب۔ اس کے عزیب ہیں۔ دُہ
نٹ پیڑوں پر سوتے ہیں۔ بیچاروں میں سوتے ہیں۔ یا ان کو کہانے کرنا ہنس مٹاہے۔
آن ہیں کوئی صرف بیٹھ ہے۔ عزیزوں کے بیچوں کو سکارا شب دیکھ جائیں۔ اور جتنا حق کی
اعد کو ہے اتنا حق خاکر دب کے پیچے کو بھی دیا جائے۔ خیروں کے عزیب بیچوں کو بھی دیا جائے
وہ بیچوں کے عزیزوں کے بیچوں کو بھی دیا جائے۔ اپنے پالیسی بنائیں۔ جو کہ اصولوں کی بنیاد پر ہے۔ جیسا
یہ کامیاب کے داخلوں کا تلقین ہے۔ یہ بچے یاد ہے۔ کوئی قلات ڈوبنے سے سلوٹ فٹ ہنسی ہوتے ہے
وہن کی سیئیں بہت کریمہ ڈوبنے کو دی جاتی ہیں۔ باد جو داس کے کو کوئی ڈوبنے والے قلات ڈوبنے
کی سیئیں بھی یہتے تھے۔ بھرمی یہ تھری فی سی۔ بھی جگڑا تھا۔ اور چیلٹا بیکوں تھا؟ کیونکہ صحیح واضح
پالیسی نہیں تھی۔ میں اپنی پاکستان کی حکومت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ فی پالیسی بنانے کی
دہ ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھیں۔ میں ان سے سفارش کرتا ہوں۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ شیلان
کا بھی بھی خیال ہو۔ کو دیہات کے لوگوں کو تربیج دی جائے۔ میں اس سے بالکلاتفاق کرتا ہوں
مگر جو روز اور سکیمیں بنائیں دُہ یکساں ہوں۔ اب میں ایک اور چیز کی طرف آپ کی توجہ دلتا ہوں
میں نے پچھلے دونوں نیک سوال کو کوئی بیرونی پہلو کے متعلق کیا تھا۔ اور دُہ نکردوں کے متعلق تھا
اور ہمارے وزیر متعلقہ نے یہ فرمایا کہ یہ درست ہے۔ کہ روز ابھی تک نہیں بنائے گئے ہیں۔ اتنے
سال گذر گئے ہیں۔ اور میونسل آئندہ نیس کے تحت ابھی تک نہیں ہنسنے ہیں۔ اور انہوں نے
بھی کہا تھا۔ کہ اپنے تباہی جگہ میں نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ یہ بھی خاکر دب ہیں۔ بوہیاں پر بین
ہیں سال سے نوکریاں کر رہے ہیں۔ ان کو مستحق نہیں کیا گیا ہے۔ جو حقوق ایک مردور کو دیئے
گئے ہیں۔ دُہ حقوق بھی ان کو ہیں دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ ان کا کام زیادہ مشکل ہے۔
انہیں پنشن pensam اور چیلٹاں پہنیں لیتیں۔ ان کو gratuity پہنیں تھی
ان کو sick leave ہیں لئی۔ اور دوسرا امر اعلاءت جو درج چیز دم کے طرزیں کو ملنے ہیں۔
آن کو ان سے خود م رکھا جاتا ہے۔ میرے پاس ان کے چوری کا ایک خطا ہے۔ جو وو خرچ ہے
کا ہے۔ جس میں باقاعدہ تفصیل دی گئی ہے۔ پورا نیس پنجائیت کا پرہیز ہے۔
ہے۔ اس نے بچے بنایا ہے۔ یقینت نہیں اس نے ۲۲ اشخاص کی دی ہے۔ اور بہت سے دوسرے

نوج ہیں۔ جو کی بہت بھی بھی سرگزی ہیں۔ ۲۵ نومبر ۱۹۴۵ء تا ۲۶ نومبر ۱۹۴۵ء نوں
تاریخ سے ہیں۔ یہ بڑی خوشی سے یہ لئے مستغلہ وزیر صاحب کو دیتا ہوں۔ کہ وہ دیکھیں اور
جو ہو رہا ہے۔ اس کو فتح کریں۔ ان لوگوں کو مستحق کریں۔ اور ان کو اپنے حقوق سے
خود مزدکھیں۔ آزادان کو کم از کم وہ حق تو ملنا چاہیے۔ جو ایک مزدور کو ملتا ہے۔ تو میں امید کرتا
ہوں کہ مستغلہ وزیر صاحب ان پر غور فرمائیں گے۔ اور یہ کاغذ ان میک پہنچا تاہم۔

اس کے بعد یہ پھر گورنمنٹ پالیسی کے مستغل عرض کرتا ہوں۔ بجٹ پالیسی کے آندہ وزیر یا
نے کہا ہے۔ کہ ساری ہے بارہ ایکڑ بارانی زمین پر جو مالیہ تھا۔ وہ معاف کر دیا گی ہے۔ اول تو
وزیر صاحب ہمایں کہ ایسے مالیہ کی کل قسم کتنی تھی۔ اس کا ^{تاریخ ۱۹۴۵ء} estimate کی
بنتا ہے۔ سیڑھیاں ہے کہ یہ ایک لاکھ روپے بھی ہمیں ہو گا۔ پھر یہی چاہے یہک روپیہ ہو۔
اپنے مالیہ کو معاف کر دیا ہے۔ بڑی بھی بات ہے ہم خوش ہیں۔ مگر اس سے سیڑھی خالی
ہمیں اٹھانا چاہیے۔ کیونکہ پڑج میں کھجور ہے ہمیں ^{تاریخ ۱۹۴۶ء} ۱۹۴۷ء میں کچھ ہیں نے معلومات حاصل
کی چکیں۔ کوئٹہ اور علات ڈوڑیں کے کل net revenue receipt ۴۔

۴۔ لاکھ روپے لھا جو برادشنا ہیں۔ اور یہ بھی آپ یاد رکھیں کہ اس وقت ہمارے ساتھ
یہ سجد تھا۔ اور زیرفیروز باد تھا۔ اور علات ڈوڑیں کا بین لاکھ روپیہ تھا
یہ تو ہمارے ۱۹۴۶ء کے grazing tax revenue receipts سے اور آندہ کے مستغل ^{تاریخ ۱۹۴۷ء} tax
سدات کر دیا ہے۔ مزدیگیس ہم نے معاف کیا ہے۔ یہ ہم نے اچھا کیا ہے۔ مگر ہم نے یہ کوئی
اتقی بڑی بات ہمیں کی ہے کہ یہ اس کا اتنا دھوکی بجا ہے۔ ہمیں ایسا کرنا چاہیے ہے۔
آخر اس سے ہمیں امدی کرنی ہوئی ہے۔ اور حرام کو normal process

ٹھیکیت کرنی ہوئی ہے۔ یہ آپ کو میں اور credit ۲ دون گا۔ کہ اس
دفنوں چیز کو آپ نے ضرر کر دیا ہے۔ اور اس نہ کی بہت سی اور دفنوں چیزیں بھی ہیں
جی کو آپ ختم کریں۔ جن کے بلکہ اس ہمیں بہت تحریر کا تابروں ملتا ہے۔ ایک چیز اور ہے
جس کے مستغل ہمارے مولوی صاحب نے بات کی ہے۔ خوبی یاد ادا کی ہے۔ تھوڑا
سآپ کو بھی بخادر۔ رات ۲۹ نومبر تاریخ سے (strike) پڑا

بہے ہیں۔ خیال کریں کہ اکپ کی زیادت اور باغات کا کیا حصہ ہو گا ؟
 جیلی۔ پانی۔ رنجے utilities میں ہیں۔ ان کا حکومت کو
 خاص خیال کرنا چاہیے۔ یہ لذت ہیں آئی چاہیے کہ یہ سماں strike تک
 پہنچے یکو نکل اس سے حمام کو بے مدد فضائی پہنچتا ہے۔ میں اپنی حکومت سے دروزت
 کرتا ہوں کہ دنہ فردا اس چیز میں دلپھی لے اور اس strike کو over strike کرے
 کرے۔ اور مولی صاحب نے ایک چیز اور بھی بتائی ہے۔ اس کا بھی میں ذکر کر دوں۔ کہ یہاں
 پر جبلی کے صاف میں ہو دھانڈ لیاں پر رہی ہیں۔ اس کے لئے بھی خدا کے لئے کوئی طسرے اختیار
 کریں کہ دنہ رک جائیں۔ کچھ دن ہوئے کہ کچھ زیندار آئے اور انہوں نے شکایت کی کہ خاپ
 میں تو جبلی ہیں ہی۔ ان کو ایک ناک میں ملا۔ اس نے کہا کہ جی آجھی پاور (power)
 ہیں ہے۔ میرے سرکل میں تو جبلی ہوتی ہے۔ اپ کے سرکل میں کیوں ہیں ہے؟ جس انہوں نے
 معلومات کیں اور اپنے علاقت کے لائق میں سے پوچھی تو اس نے کہا پھر لو بھی ! میں کچھ ملنا ہیں
 ہے۔ زیندار ہیں کچھ ندراز دس۔ قسم link رکھاں گے۔ درد دا تو ہم نکالنی ہی لی
 ہیز دن لود برائیوں کی ہیں مزید روکنا چاہیے۔ تاکہ ماری ترقی کے راستے میں لوگ درستہ اڑکانیں لیں
 جیں۔ اپنے سوراخ میں زندگی میرگ عالم پریس کی تقریبی میں انہوں نے پریس کا حوالہ دیا کہ پریس بوجتنیں ہیں ازاد
 ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں۔ کہ اسی داسٹے نجگٹے کے بخاری صاحب کو ما را گیا تھا؟ پس لگا گیا تھا۔ ان کی حرمت
 کی کوئی تھی۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہن کے خلاف کیا کار و دانی کا کیا ہے۔ آزادی پریس کیے انہوں نے کی کام ہے؟ اور حال ہی میں
 شہنشاہ دا گز نرگس تھوڑے سریوں کیا ہم سکھ لپشید ہے؟ اس کا کوئہ جہن کر لے گے اس کو ما را گی۔ اور اس کو دھکیاں
 دیں گیں۔ اور کہا جی کہ تم کو جان سے ماریں گے۔ کوئی ایکش ہوا؟ آجھ ہیں دن گزر گئے ہیں
 وہ بھیرہ آجھ تک مشرق دا لوں کو ہیں طاہے۔ کیا میں خاپ اسپیکر! یہ پوچھ سکتا ہوں۔ کہ اپ
 پریس کی آزادی یہ ہے؟ کہ جس کی جنہیں چھاپو دہ جا کر پریس دا لوں کو غوب مارے خوب حکمیاں
 ہیں، اور طراہیں۔ اگر بھی پریس کی آزادی ہے۔ تو میں آپ کو سلٹ ۔۔۔۔۔ کرتا
 ہوں۔ میں آپ سے یہ عرض کروں کہ پریس کی آزادی اور اس معزز ایوان کے ممبروں کی آزادی
 ایک چیز ہے۔ جس دن پریس کے صفحہ میں رکھا ہیں ڈالی گئیں۔ اس دن ہمارے سُخن میں بھی رکھا ہیں

وائی جائیں گی۔ تو یہ ہی مسلم ہے۔ کہ جس دن چار سو سوچ پر لگا ہیں ذالی گھیں۔ قوان کا بھی یہی سفر ہو گا۔ ہم نے اس ایوان میں اپنے حق کا تھنا کر لایا ہے۔ تو میں اپنی حکومت سے درخواست کر دیں گا۔ کھدا کے لئے ہمارے پرنس کی آزادی کو محفوظ رکھیں۔ یہ جموریت بھی بھی پرنس کی آزادی کے بغیر شہری چل سکتی ہے۔ اور آپ علطِ عوامی بھی نہ کریں۔ بلکہ پڑھے کہ ڈاکٹر گفران الفارمین نے پرنس والوں کو approach کیا تھا۔ میرے علم ہے ہے کہ خدا کی تحریریں روپرٹ نہ کرنا۔ غلوں چیزیں بکھر گئی ہیں۔ اس کو نہ نکھنا۔ کیوں میں مغلوب فریض صاحب سے پوچھ سکتا ہوں۔ کیا اسی کو ہم آزادی پرنس لکھتے ہیں۔ جناب اسپرک! یہ آپ کے توصلے سے یہ مرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ پرنس کی آزادی اس بوجستان کی بہادریت کے لئے جگہ پہلی بار بیان اکمل بنی ہے۔ پہلی وظیفہ عوامی حکومت بھی ہے۔ خدا کے لئے اس کی آزادی پر ہم زیادہ سے زیادہ توجہ دیں۔ اور ان کو کوئی مت کی تھیف نہ ہوئے دیں۔ تاکہ پرنس بھوری لفڑا کے وقت عوام کی بھی خدمت کرے۔ اب میرے پاس اور پیٹ سے پوانت ہیں۔ میں اب ان پر آتا ہوں۔ دصاندی کا جو پہلا کیس ہے۔ دہ سرفراز عالم کا کیس ہے۔ اس کا ذمہ سُن میں ہے بے وزیر اعلیٰ صاحب! شاید آپ کو مسلم نہ ہو۔ وزیرِ متفقہ صاحب کو تو مسلم ہے یہ ایک شخص ہے جس کا نام سرفراز ہے۔ اس کی تکمیل M. 80۔ گیئری ہے۔ اور اس کو گورنمنٹ نے گورنمنٹ پبلک ایالٹ ۲۹، راگت سُنہدہ کو مقرر کیا۔ اس شخص کی ذمہ داری کیا تھی۔ وہ یہ ہے کہ اگر کسی نوڑ کی آئندہ خراب ہو۔ قوام کو وہ میٹ کرے۔ اور پہلی معلوم کرے کہ یہ طیک ہے۔ یا نہیں ہے۔ شان کے طور پر دعووں۔ دعوے کے sample لے جاتے ہیں۔ اور پبلک ایالٹ کے پاس بھی جاتے ہیں۔ اور وہ اس پر کمیکل ٹیکٹ کرتا ہے۔ اور گیئری کی سائنس کے ذریعے معلوم کرتے ہے کہ یہ خراب ہے۔ یا نہیں اور اسی طرح سے سبھ ایسے tape کے کمیکی ہو جاتے ہیں پوپس پبلک ایالٹ کو جاتی ہے۔ کہ وہ مقداری کرے۔ کہ کی کچھ ہوا ہے۔ یا نہیں ہوا ہے۔ یہ سارا فن گیئری کی اس نئی کے ساتھ تلقی رکھتا ہے، جس بھروسہ کو موجودہ حکومت کے لئے جو دعائیں ہوں گی۔ بلکہ بھروس حکومت کے ساتھ اس اکمل سکرڈ میں

۴۱

رکھوں گا۔ جناب داہ! اس شخص کو ٹھیکایا گی چتہ بیہی سیاسی بناد پر بائیکی کی
کرنے کے لئے سعدم نہیں کیا دو جو حقی - اسہ M. Sc. agriculture کی سرکاری مکانی
داہ کو رکھ لیا گی۔ داہ داہ سلام M. Sc. agriculture کی بنائے گا۔ کو درود
کی pure کیا ہے ہیں agricultura دل کیا بنائے گا۔ جب کہ ان کیکلاؤٹیٹ کیا
ہے۔ یہ رانچ خود پر رولز ہیں۔

میرگل خاں لفیرا — پرائیٹ افت آرڈر جناب M. Sc. تو وہ دن ہیں۔

میال سلیف اللہ خان رکھے — M. Sc. لفیرا بھی ہو سکتے ہے۔ اپ اس کو کامائیں گے؟
ڈاکٹر بھی ہو سکتا ہے۔ پھر بھی اسے کیمپری کی سائنس کا پتہ ہے۔ مکاؤ بھیک ہے۔ اپ
پیدھٹ اینڈ روڈ اوری گیش کا آدمی M. Sc. الیم لے انکھیں رکھادیں گے
کیمپری ایک خاص سب سبجیکٹ subject ہے اپ کو دہی کیمپری مانو گا اور گا۔
اس سے ہیں دلیٹ پاکستان گرفتار pure food rules 1965
یہ جیکش نمبر ۲۵ میں صاف اور واضح ہے۔ کہ اس کے لئے qualification
کم از کم کیمپری ہونی چاہئے۔ ہماری عوامی گورنمنٹ نے کیا کیا ہے M. Sc. کیمپری
کو ہذا دیا ہے اور M. Sc. agriculture کو ہذا دیا ہے۔ کہ ہم ان سے توفیق
کریں گے۔ کہ M. Sc. ایم گیش کو ہذا دیں گے۔ اور کبھی کسی اور کو ہذا دیں گے۔ یہ دھندری
یہ دزیر اعلیٰ صاحب most respectfully I beg to state کہ اپ ہماری
کر کے اس کو نہ ہوتے دیں۔ اس سے اپ عوام کے ساتھے بنام ہو جائیں گے۔ یہ پبلک کے ساتھ
ظالم ہے۔ اس نظم کو نہ ہونے دیں گے۔ یہ چھوٹے چھوٹے political gains
چکہ بیہیں ہیں۔ اپ عوامی حکومت ہیں۔ اپ اصولوں پر آئے ہیں۔ خدا کے لئے اصولوں
پر حکومت کو چلا گئی۔ ایک فرد کو لفڑیان پہنچانا اور ایک فرد کو خانہ پہنچانا۔ اس پر اپ نہ

چلیئے۔ اس کے بعد ایسا بھی دھاندہ لیاں ہوئی ہیں۔ کہ ایک ڈاکٹر کو جو کہ بہت جو نیز تھا۔ چو سات ڈاکٹروں پر ^{supercede} ڈاکٹر کو جو کہ بہت جو نیز تھا۔ ڈاکٹر اکبر۔ ڈاکٹر سعید الزنان ڈاکٹر صدیقی دینیزرو۔ مگر ڈاکٹر ریاض بنوچ سب کو ^{supercede} گرگی ایسی بڑی رایا یات مت قائم کیجئے۔ یہ نجائز خالد سے مت پہنچائیے لوگوں کو۔ یہ بعد میں بھی بہت تکلیف دیں گے۔ اور بہت سی براہمیوں نکلے باختہ رہا۔ یہ قدم علا ہے۔ جس کا حق بتا ہے۔ آپ اس کو حق دیں۔ اور جس کا حق نہیں بتا ہے۔ خدا کے لئے اس کو حق نہ دیں۔ اسی طریقے سے ایک اور دھاندہ کا کیس آپ کو جس پیش کر دیں۔ ڈاکٹر عبد الرشید ارشد جو بولان میڈیکل کالج میں ایک لیکچرر ہے۔ اس نے

^{post graduate course} application کے لئے دری اور اسے چنا گیا۔

جراح ہسپتال کراچی میں کورس ہو رہا ہے۔ اس کے نئے انہوں نے میں درخواست دی تھی۔ انٹر ولیو ہوتا۔ سلیکشن ہوتا۔ کیا ہوتا؟ اچانک پتہ چلا کہ ہنہیں جتنے تو ہر نئے نئے لیکن ^{very sorry} selection دینیزرو ختن فلام آدمی آپ کی جگہ پر جا رہا ہے۔ آخر ایک ^{selection committee} دری ہوتے ہے۔

اس کا طریقہ کار ہوتا ہے۔ اگر ہماری حکومت ایسی دھاندہ ہونے دے۔ میں پہنچ کپتا ہوں کہ ہمارے مستعفہ وزیر صاحب یہ خود کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے ذریں میں نہ لایا گیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ مact اشراں نے اپنی پرانی رایا یات کے مطابق یہ دھاندہ کیا ہو۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا۔ کسر کاری انزوں نے ابھی تک اسکی کی اہمیت کو اپنی طرف سمجھا نہیں۔ جس کی وجہ سے سوانحات کے جوابات صحیح اور مفصل ہنیں ہوتے۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کر دیں گا کہ اگر اگلی دن بھی صحیح جواب نہ آئے۔ تو ان لوگوں کو ایسی مشانی سزا دی جائے کہ انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ بلوچستان میں جمہوریت کی کیا اہمیت ہے۔ اور یہ عوامی حکومت یہاں کس تسلی کی جمہوریت لانا چاہتی ہے۔ دھارشناز لاکی حکومتوں کے عادی ہیں۔ مگر عوامی حکومت کے وہ عادی نہیں ہیں۔ ان کا اپنے آپ کو بدلنا چاہیئے۔ اور اس

ایوان اور اس کے ممبران کی اہمیت کا پرو احساس ہونا چاہیے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ چار سے
حترم و ذریز کو شاید دھوکے میں رکھا گیا ہے۔ غلط باقیں بنا لی گئی ہیں۔ میں کسے مان سکتا
ہوں۔ ہر ہی حواہی حکومت جس کو اقتدار جنابے کیلی ڈیپھ مادہ ہے۔ آخراں منش کم کے
دھانڈ لیاں کیسے شروع ہرگئی ہیں۔ میں کم از کم آپ کو ^{oondemn} ہٹھیں گروں
گا۔ مجھے لیکھیں ہے کہ وزیر صاحب کو صحیح طلاع ہٹھیں دی گئی ہے۔ پھر اس کے بعد میں
سید ارزاق راشٹ پر کیپر سیاست بانارسی کے ایک دکھ اور تکلیف کا ذکر کرتا ہوں
کہ پیپر پارٹی کا آدمی ہے۔ اس بیچارے نے اپنی دکان کے اندر صدر محبو اور پیپر پارٹی
کے بڑے فوٹو وغیرہ لگائے ہیں۔ یہ مجھے اس کا خطا آیا ہے۔ لہتا ہے کہ نیت دالے
آئتے ہیں۔ اور یہ سچ کہ مدد خوب کافروں ہنگار۔ باقاعدہ نام دیا ہے۔ ایڈر لس دیا ہے۔ لکھتے
ہیں۔ کہ پیپر پارٹی کے لیڈروں کے نوٹوں کیوں ہیں؟ ان کا منشور اور پروگرام آپ
نے دکان میں لیجوں رکھا ہے۔ یہ چھوٹا سا معاملہ ہے۔ میں اسید کرنا ہریں اکاپ
اس کے خلاف فوراً کوئی ایکش نہیں گے۔ اور اسی طرح مجھے ذکا اللہ نو دھی صاحب
کا ایک خط ملا ہے، جو کہ بوجھنا پیپر پارٹی کا جزو سیکھ رہی ہے۔ دُو بھی ذمہتے
ہیں۔ کہ چار سے کارکنوں کو۔ دھمکایا جا رہا ہے۔ قلمبیکیں ہنچاٹی جا رہی ہیں۔
ہم جو سیاسی کام کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا ہمیں جھوڑ رہی طور پر حق پہنچا ہے۔ اس سے
ہمیں خودم رکھ کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور اُو صر ہمیں یہ بتایا گی ہے۔ کہ ایک شخص
ہے۔ اس کا نام میاں داد ہے۔ جو کبھی عنانع کا ہے۔ اور اس کی دس ہزار روپے
کی جگہ کر دیا گیا ہے۔ اس دا سطے کر دیاں پر دُو سھاہی پیپر پارٹی کا سربراہ ہے
اور جب شکایت کی جاتی ہے۔ تو اس پر کوئی ایکش نہیں لیا جاتا ہے۔ میں آپ کی
وقبہ درسرے نیپ لیڈروں کی تقریر دل کی طرف دلتا ہوں۔ جس میں بار بار آپ نے
درسروں سے شکایتیں کی تھیں۔ کہ یہ حق ہمیں نہیں دیا جا رہا ہے۔ اور ہمیں خودم
رکھا جا رہا ہے۔ اور کتنے انسانس کی بابت ہے۔ کہ جب آپ کو ہمیں پار حکومت
ملی تو ہم ہو دیا ہے۔ آپ سن لیں کہ یہ جائز ہمیں ہو لیا چاہیے۔ یہ آپ کے معاوکے

کہتے ہیں۔ کہ ہمارے ساتھ وہ کام لگایتا۔ کہ جانشی دوست دو گے تو ششک
سخان؟! ہم آئتے ہی یہ کام کر دیں گے۔
تو چاہا! ۔ ۔ ۔

خان عبد الصمد خان اچنری۔ پرانٹ اٹ آرڈرسر یہ بائیں پر لیں ہیں
زور زان آرہی ہیں۔ ہماری گورنمنٹ اگر اس کو مدد میں سمجھتا ہے۔ تو اس کی تردید
کیوں نہیں کرتی؟

لیڈر راف دی ہاؤس میں کسی چیز کی آپ تردید چاہتے ہیں؟

خان عبد الصمد خان اچنری۔ کرشناختم کرنے کا وعدہ میں گھایا تھا۔

لیڈر راف دی ہاؤس۔ قلعہ کوئی دوسرا نہیں ہوا تھا۔ میں حداف طور پر
کہہ رہا ہوں۔ کہ ہم نے ششک کے بائیے میں ان کو صفات جواب دی دیا تھا۔ جس وقت
ہم ایکشی طور پر ہے تھے۔ اس وقت بھی ان کو ہمیں کہا گیا تھا۔ کہ جو بھی ملک میں ہو جائے
تھا وون ہو گا۔ اُس کے مطابق عمل کیا جائیگا۔ ہم آپ کے ساتھ کسی بھی رعایت کا
 وعدہ نہیں کرتے ہیں۔

میاں سیف الدین خان پرچہ۔ خیراب تو واضح ہو گیا خان صاحب کہ بطور نسب
اپنوں نے وعدہ نہیں کیا تھا۔ یہ علیحدہ بات ہے۔ کہ ذاتی طور پر کیا ہو۔ انفارمی
حیثیت سے کیا ہو۔ تو کیا ہوا چاہا! ششک کے معاملے میں ایک غریب
کہ میاں سیف الدین کو بے رحمی سے قتل کر دیا گیا۔ کریم داد اور پھر دبارہ عرض خدا بجا پرے
کر نہیں کر دیا گیا۔ پیشوں نوں نہیں ہوئے۔ پھر یوز اور پرسیں بھی گئی۔ تاکہ خوب

کس نوں کا انتقام ہو سکے۔ ان کو رکھتا دیا جا سکے۔ ان کی فصلیں لے لی جائیں اور زبردستی مال خاتمے میں رکھوائی جائیں ۔ — — — — —

دز پر تعلیم رہنگل خان پھیرا دے پو ائٹ آت آرڈرسر۔ میں معزز بمر سے گزارش کرتا ہوں کہ دہ پٹے ک دن اور شک سینے دا لوں ہیں فرق بتائیں کہ ان جس کیا فرق ہے؟

وزیر پرنسپلیم :- ایک طرف کا لڑکے متعلق بحث ہو رہی ہے ۔ اور پرنسپل
کو بچے میں کیون اس تھے ہیں ۔ ششک کا کا لڑکے کیا تعلق ہے ؟

میاں سلیف اللہ خان پر اچھے ہے۔ پوائنٹ آف آئرڈر پر بات کریں۔ تقریر کا جواب آپ میرد سے ملے گے ہیں؟

بوجا بچا پڑے ہے یہ۔ تو پہنچا رون پر فلکم ہے۔ اور فلکم کا طریقہ ہے اختیار کیا گیا۔ کہ تحصیلدار کو عکم دیا گیا کہ حقیقی فصل ہے سمیت کر لے آؤ۔ ان کو پہنچنا کہ غریب کان اختیار دیز کہ جو کا ہنسیں رہے گے گا۔ وہ پاؤں پر گرتے گا۔ وہ گھنٹوں کے میں اگرے گا۔ وہ اپنا سب کچھ زین پر لگاتے گا۔ اور کچے گام کے خدا کئے ہیں پہنچا مر رہے ہیں۔ تباہ ہو رہے ہیں۔ بھوک سے مر رہے ہیں۔ آپ ہیں ہمارا حصہ دے دیں۔ یہ استغفار کے لئے۔ اور کب تک، عوایح حکومت کی ذمہ پر فلکم اپنی tactics ہے گی۔ کب تک ایسا استغفار ہوتا رہے گا۔ خدا آپ کہتے ہیں کہ ٹھیک رہا ب ہے۔ چیزیں برداشت نہیں کرتے۔ خود کہتے ہیں۔ کہاں والشور برداشت نہیں کرنا ہوتا آپ

کہتے ہیں۔ کہ مزدور اور گان اب ان چیزوں کو برداشت نہیں کرتے ہیں۔ مگر ششک
کے ساتھ میں آپ نے کیا کیا۔ آپ بھیتھے حمام کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔
جناب اسپیکر میں یہ On accord ہے ہوں گے۔ کہ ہماری موجودہ حکومت
اس کا جواب حمام کے سامنے دیجی۔ کہ یہ تکمیل کرنے کا جل رہا ہے۔ جیاں تک میری
سلومنات کا قابل ہے۔ انگریزوں کے زمانے میں یا اسی سے پہلے یہ تمام زمین خان
تمات کی ہوتی تھیں۔ اور یہ ششک کے ساتھ میں روشنوی لیتے تھے۔ بعد میں انہوں شخص اپ
سمبا کر یہ زمینداری اپنے سرداروں کو سونپ دیں۔ اور اپنے سرداروں کے ذریعے یہ
ششک لیتے رہے ہیں۔ تاکہ دُہ اپنے ششک کے اخراجات پورے کر سکیں۔ اس
کے بعد ایوب خان کے عقد میں اس کو اٹھادیا گیا۔ اس لعنت سے کب لوں کو بخت
دی گئی۔ مگر انہوں کے ہماری عوای حکومت کیا کرتی ہے۔ اس لعنت کو پھر ہمارے
کنوں کے کندھوں پر ڈال دیتی ہے۔ اور ششک کی لعنت ایوب خان کے دوسریں
سنا ہے کہ ہڑادی گئی تھی۔ اور ہماری حکومت اسے والپس لا رہی ہے۔

لیڈر اف دی ہاؤس ۔۔ پرانٹ آف آرڈر سرکم از کم اس ایوان کے ذقار
کی خاطر میں اس ایوان کے اندر غلط statement ہیں دینی چاہیں ۔۔

میاں سیف اللہ خان پر اچھہ ۔۔ میں نے سئے آپ کو حق ہے آپ اس کی تردید
کریں ۔۔

لیڈر اف دی ہاؤس ۔۔ آپ کو آپ کے 5000 لے یہ رعایت نہیں
دی تھی ۔۔

میاں سیف اللہ خان پر اچھہ ۔۔ وہ میرا 5000 نہیں تھا۔

اپ جنگل پر عالی ہے یہ میں میں بھروسی کی کہانی بھت بھی ہے۔ کہ اگر میں بد عنوان انسیاں اور
غلظیاں بیہاں بیان کر دیں سکن میں حلہ بی حلہ کی آئندے چلتا ہوں۔ مزدوروں کے
سلسلے میں ہماری حکومت ابھی تک خراب سے بہیں اٹھی۔ ان کو یہ پتہ ہے کہ
کتنے لاکھ اہزوں نے سفری پاکستان سے

labour welfare case

بنتے تھے۔ ہم اسے ذریعہ مالیات جو کہ ابھی بنتے ہیں۔ ان پر میں یہ اعتراض
بہیں کر سکتا ہوں۔ مگر فنا سنڈ پیار لٹٹھ پر میں اعتراض حزور کرتا ہوں کہ
لختے لاکھ روپے پر یہ رہا کہ روپے کے مطابق ۵۰ لاکھ روپے سے زائد وقت
ہے جو کہ ہم نے دصوں کر لی ہے۔ ہم نے ابھی تک دصوں بہیں کی ہے۔ کہ
رکھ ۵۰ لاکھ جب دلیٹ پاکستان رون یونٹ (ختم ہوا تو بوجپور کے جمعیت
میں نقشہ بیا) ۵۰ لاکھ روپے بنتے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ زیادہ ہو جو ہم نے لیئے ہیں۔ یہم
کیا کرتے ہیں۔ کہ جتنی معدنی پیداوار ہوتی ہے۔ اس پر ایک لیبر دیلفری سیسیں رکھایا
جاتا ہے۔ اب ایک روپیٹن پر ہے۔ پہلے آٹھ آٹھ فیٹ ہوتا تھا۔ اس طریقے سے مثال
کے طور پر اسی معجزہ الجوان کے اندر یہ بھیں بتایا گیا۔ کہ پہلے سال ۱۹۷۱ و میں ساڑھے
لاکھ کچھ ہزار روپے بھیں دصوں ہوئے۔ یہ رکھ مزدوروں کے دیلفر کے لئے ہے
کی میں اپنی حکومت سے یہ پوچھ سکتا ہوں۔ کہ اس دیلفر فنڈ کو اپ استھان کیوں
نہیں کر رہے ہیں؟ مزدوروں کی دیلفر کیوں بھیں کر سکیں۔ پہلے دھنالکھنی کر کے یہاں کو فنڈاپ اپ مرنگی اسکال
کریں۔ اس قانون کے اندر صاف واضح ہے۔ کہ اس کا ایک بودھ ہو گا۔ جس کے اندر مزدوروں
کے مناسدے ہوں گے۔ جس کے اندر ہاکان کے مناسدے ہوں گے۔ جس کے اندر حکومت
کی مناسدہ گی ہوگی۔ اور جو یہ بودھ نیصد کرے گا۔ اس پر مسل کی جائے گا۔ یہ ایک قسم
کے مناسدے ہوں گے۔ بورڈ ہے مگر حکومت نے اس بورڈ کو function autonomous
کرنے مددیا۔ ابھی تک بیرونی appoint ہیں ہو رہے۔ ان کا باعث ہے
انتخاب ہوتا ہے۔ حکومت اس کی مجاز نہیں ہے۔ کہ اپنی مردم سے ہے چاہے ہے
اسی طرح سے ماںٹک ایکٹ کے تحت ماںٹک بورڈ ابھی تک بخوبی نہیں ہوا ہے۔

کیا میں اپنی حکومت کی توجہ امن و رفت دلائل ہوں۔ کہ آخر یہ کیوں نہیں ہوتا ہے۔
 ہمارے سینکڑیوں کیوں یہ عوایی کام نہیں کرتے ہیں۔ اور اگر کسی نے یہ کام نہیں کیا ہے
 تو اس کی explanation ہونی چاہیے۔ کہ کیوں نہیں کیا۔ آخر عوام کی
 بھائی کے سلفی یہ چیز ہے۔ عوایی نلاج داہمود میں اگر دیر ہر تو آپ کے request
 ہے۔ کہ آپ سختی سے اس پر عمل کریں۔ اور چونکہ یہ راستہ مالکان سے لی جاتی ہے
 یہ ان کی مرخصی سے خرچ کی جاتی ہے۔ یہ داشت ہے کہ آپ ہاؤسٹ دار پلائی
 اور سکوں کے لئے خرچ کر سکتے ہیں۔ اس ایوان میں جواب دیا گیا ہے۔ کہ یہ فائدہ
 ہم mine rescue station اور خوب کر رہے ہیں۔ آپ کو جواب کس لئے
 اجابت دی ہے؟ قانونی طور پر تو آپ جب زی بھی نہیں ہیں۔

who are you Sir, to use this fund according to your wishes.
 The law is very clear.

میں اپنے وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کر دیں گا۔ کہ قانونی طور پر اسے دیکھا
 جائے۔ اور اس کو قانون کے مطابق استعمال کیا جائے۔
 جولائی ۱۹۷۱ء میں بیرون کو روٹ مقرر کیا گیا۔ جو کہ اسی ایوان میں صدر وزیر صاحب
 نے بتایا ہے۔ اور مرنے کی بات یہ ہے۔ کہ ابھی تک Appellant Court approach
 ہی ہنس ہے۔ ایک مرندرا اگر کوٹ کے مذکور جانا ہے۔ اگر اس کی
 نہیں ہوتی تو اس کے لئے اپنی کوئی سلسلہ ہی نہیں ہے۔ اور اب ذہ کہتے ہیں کہ ہائی کورٹ
 نے ہمیں سفارتی دی ہے۔

ایک سال تک ہم لوگ کیوں سر کر رہے ہیں؟ ہر چیز ہم سیاستدانوں پر ڈال دیں
 یا پڑانے جو ملوں پر ڈال دیں۔ اور جو حکومت کے کارندے ہیں۔ کیونکہ ان سے زیاد چیزیں
 کوچھ اسی تمہیں مردن کی دوا ہو؟ یہ کوٹ بن سکتا۔ کیا لا رڈیہار بیٹھت ہوں یہ بتا
 سکتا ہے۔ کہ کیوں تمہرے رہے۔ کیوں اپسیلات کوٹ کا نظام نہیں کیا؟

چڑھا دو سولی پر غلوں جرنیل کو - چڑھا دو سولی پر مسلسل کو اور ان سے نہ پوچھو۔ یہ عوامی دوسرے ہے؟ اور عوامی معاونوں کو یہ حق نہیں ہے۔ کہ جب ایسی صاحبوں کیا اور فلکیتیں ہوں گی تو ہم ان کو سرسے سے پکڑ لے کر اس سیزیز ایوان کے ذریعے پوچھیں گے کہ تباہ تم کیوں کرتے رہے ہو؟

میں جانب وزیر اعلیٰ اور ان کے ذریعوں سے درخواست کروں گا کہ ایسی دھانڈیوں کو وہ ہربانی کر کے درست کریں - اسی طرح **nepotism** ہے اور **nepotism** کی مثال راما صاحب ہیں۔ جیسا کہ میں نے ایک سوال پوچھا ان کو مزدوروں کا معاونہ بنادیا گیا۔ ذرا سوچیں! ایک الجنرر مائنٹر اور مائنٹر مینجر لئے کر **representing the owner** وہاں کیا ہوتا ہے۔ جو مال لا یا اس کا لئیں تھیں بنا دیا جاتا ہے۔ یہ بات میرے ذریعہ میں ہے۔ آپ سے میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ تحقیقات کریں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جب کہ مزدوروں کی رجسٹرڈ یونین ہیں اور مزدوروں کے استٹریٹر ہیں۔ جیسے ہم کہتے ہیں کہ یہ عوامی دوڑ ہے۔ اور چھوڑ کر کھا کر رہے ہیں۔ اور سفارش کے ذریعہ ہم لوگ ایک لائنز مینجر کو ایک **nepotism** مالک کے معاونہ سے کو مزدوروں کا معاونہ بنادیتے ہیں۔ میں اپنے وزیر اعلیٰ سے بڑے موبائل طریقے سے گذارش کروں گا۔ کہ دوہ اس کی تحقیقات کریں۔ اور ایڈوکیٹ جنرل سے پوچھیں۔ میں نے سیشن بچ سے پوچھا تھا۔ نام نے لیزی اس نے کیا تھا کہ الگرٹ ہو جائے۔ تو یہ سب ختم ہو جائے گا۔ یہ یادکل میز قانونی چیزوں پر ہو رہی ہے۔ آپ ان پرافی دھانڈیوں کو ختم کرائیں۔ آپ کی نیک نامی ہو گی۔ یہ آپ کا کیا پہاہنچیں ہے۔ مگر جتنے دن زیادہ گذاریں گے اس کی ذمہ داری آپ پر ہو گی۔

ہیئتیان۔ اس کا اقتدار سن لیں جانب! آپ ہیран ہوں گے۔ میں نے ایک سوال پوچھا کہ مجھے بتائیں۔ کہ کتنے ہیں۔ اور ان میں ڈاکٹر کتنے ہیں؟ ذرا ان کا جواب بھی نہیں! ذرا نہ ہیئتیان چون میں لیڈی ڈاکٹر کی اساسی خالی پڑھی ہے

اور دوسرے سہپال سینڈو باش میں ڈاکٹر کی کامی خالی پڑی ہے۔ اور تیرامتپال
صحیح طرح پڑھا نہیں جاتا۔ اس میں بھی ڈاکٹر کی کامی خالی پڑی ہے۔ تھسے
عبداللہ میں اکثر کی اس سیاں خالی پڑی ہیں۔ سول ڈسپنسریا بر شور دی چیز۔
سول ڈسپنسری خاوزتی اس میں تو ڈاکٹر ہے۔ پنجپالی میں ڈاکٹر کی گولی کامی
نہیں ہے۔ اسی طرح یہ لئے جبر کی ہوئی ہے۔ سیلی چبوٹ کی پوری کہانی ہے۔
کیا میں اپنی عوامی عکورت تے یہ پوچھ سکتا ہوں۔ کہ کیوں عوام کی صحت کی
اسی طرح حفاظت کریں گے؟ کہ زیادہ تر سہپال اور ڈسپنسریوں میں ڈاکٹریں
ہیں۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ان کا علاج کرن کر رہا ہے؟ آخران کا
جواب ہونا چاہیئے۔ آخز یہ ڈاکٹر چھبیس ہیں۔ ان کا علاج ٹکون کرن کر رہا ہے؟
جزوروں مریض جن کی figures میں ہونو نے بتائی ہیں۔ کہ سہپال میں
علاج کے لئے چھ۔ جب ڈاکٹر ہمیں ہیں۔ تو علاج کیا ہونا ہوگا۔

میں پھر کہتا ہوں کہ یہ آپ کا دقصور ہمیں ہے۔ اب آپ آگئے ہیں۔ اور
اس کو صحیح کریں۔ ان کو بنالیں۔ صحت پر آپ بنت توجہ دے رہے ہیں۔
وزیر خزانہ نے بہت بڑی وقت رکھی ہے۔ مگر چار سو ڈاکٹر ہمارے سکالر شپ
پر ثابت ہے یہ میں کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں۔ کہ وہ کہہ ہم یہ کیا ہم نے تحقیقات
کی ہیں۔ کہ وہ برصغیر میں کیوں ہمیں آتے۔ کیوں دیہات کے علاقوں میں ہمیں
جاتے ہیں کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ عوام کے پیسوں سے ہونو نے سکالر شپ
لئے۔ دانٹے انہوں نے لئے۔ بالکل میں لحاظ نہیں کر دیں گا۔ تو کل کا settlers
کا۔ نہاں کا۔ جہاں عوامی معاواد کا حامل ہو گا۔ جب کسی چیز کا لحاظ نہیں ہے۔ مدد
بات یہ کہی جاتی ہے۔ کہ صاحب! ہم کیا کریں۔ ہم نے ان کے ساق پانڈ
نہیں کیا تھا۔ تاؤ فی طور پر کوئی ذمہ داری ان پر نہیں آتی۔ اور اچھا ایک
ظرف تو چارا یہ حال ہے۔ دوسری طرف ہم نے کیا کیا۔ ہمارے سیپال ایک بُجھ
پر تو نہیں ہیں۔ ہماری زیادہ تر آبادی ریگستان نوں۔ پہلوں اور نہ جانے کو حر

کہ صریح ہے۔ ادھر ہر حکیموں کو دبار ہے ہیں۔ کہ ہم آپ کو تسلیم نہیں کریں گے۔
 جانی جو حکیم سماں ملابح کر رہے ہیں۔ کم از کم ان کو فوجھوڑ دو۔ جب آپ کے ڈاکٹر
 بن جائیں گے۔ خدا ہمیں اتنی توفیق دے گا۔ اتنے ہمارے ہمپہاں بن جائیں گے۔ اجھی باری
 بھیزی ہوں گی تو پھر بھیک ہے۔ آپ نے جو کرنا ہوا کر لینا۔ اسی طریقے سے کمی جھوں پر
 کچھ اور تو رجس کی سروں اکٹھ آٹھ سال ہے۔ ان کو جسم
 qualified
 ہے۔ وہ گے ہونے ہیں۔ میں آپ سے یہ صورتی درخواست کر دوں گا۔ کہ
 qualified
 میں اکٹھا ہوئے۔ مگر جب تک qualified میں اکٹھ نہیں ہیں۔ اس وقت تک ہم کو
 facilities
 روکنے نہیں۔ ایسی ایک سیکم بنا یہیں کہ عوام کو ملابح کی facilities سے خود
 نہ رکھا جائے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا۔ کہ ایسے qualified
 کمپاؤنڈر کو ایک خاص rulings کے تحت اجازت دی۔ کہ وہ پر یکٹھیں کریں۔
 پبلک سروس کیشن کا عالی سُنیں۔ ایک شخص بلکہ ایک عورت کو جس نے یہی
 لیکھا رکھ کر apply اور بڑی اچھی ٹکوڑیں تھی۔ سب کچھ تھا۔ اس کو پبلک سروس
 کمشن سے جذب خط ملتا ہے۔ مگر آپ کا امنڑو یو ٹکاں نامارک گوتھے نہ ہے۔ اب پڑھے کہ خط
 کس دن ملتا ہے۔ امنڑو یو کے دن دوپہر کے وقت اس کو یہ خط ملتا ہے۔ یہ حال ہماری پبلک
 سروس کمشن کا ہے۔

لیڈر اف دی ڈاک یہ ڈاک والوں کا قصور ہے۔ آپ سندھی گورنمنٹ سے
 شکایت کریں۔

میاں سعیف الدین خان پر اچھے۔ پبلک سروس کمشن ہماری سندھی گورنمنٹ کی نہیں ہے
 وہ ہماری ہے۔ ہمیں حق ہے کہ ہم ان سے پوچھیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اگر ڈاک کا سعادت ہے
 تو کیا اس کو اسکے حق سے خود رکھا جائے۔ ہماری کے سیئیں امنڑو یو کے لئے انظم
 ہونا چاہیے۔ اس کو ہم اس حق سے خود نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ تو بڑا آسان طریقہ ہے۔ کہ

ڈاک کے خدیلے کی کمی delay کیا جائے۔ اور اب میں فقر آباد کے لیکن سمجھ ملتیں آتا ہوں جس کے متعلق ہم نے سوال بھی کیا تھا۔ اپنے چاہئے ہیں کہ کمی شہر میں جب تھی ہوتی ہے۔ دشمنی کمی ہے۔ حکومت بھل پھولتی ہے۔ تو یہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ دینیات کے لوگ شہر میں آجائیں۔ حکومتیں انتظام کرتی ہیں۔

settlere

ٹاؤن بناتے ہیں۔ نیالیاں۔ سڑکیں اور بھلی دعیرہ مہیا کر کے رکھتے ہیں۔ کہ کمی بھی ایساں پر سکان بنالو۔ اور جہاں ہنپت ہوتا ہے۔ وہ کراچی والی منال کو رسمی شیرشاہ اور بھی پہلان کا لونی اور لامڈھی دہاں پر لوگ آتے تو ہیں۔ جو کسے ہوتے ہیں۔ روزگار پیدا کرنا ہوتا ہے۔ پھر کا پیٹ پالنا ہوتا ہے۔ شہر میں ضرور آتے ہیں۔ وہ بھارے صیحت زدہ ہیں وہ تاحدار ناچاری کے پاس ڈبرہ گاۓ ہوئے ہیں۔ ان کو لوٹی رکھتے ہیں۔ وہ دھکے کھار سے ہیں۔ ایک جگہ انہوں نے کچھ لگائے ہیں۔ ان کو کہا کہ یہ سکھ چوروں اٹھیک ہے بلکہ چورلی چاہیے۔ لیکن حکومت کو چاہیے۔ کہ ان کے لئے کوئی جگہ مہیا کرے۔ یہ خریب کہوں جائیں۔ کہاں دھکے کھائیں۔ اس طبقے سے فقر آباد میں چونچاں کے پاس ایک ذمیں کا ملکہ اعتماد تھا۔ جو کہ کہا گی تھا۔ کہ بندوں ایک روڈ کی پریلیٹی تھی دہاں پر لوگ آتے۔ دہاں پر انہوں نے اپنی بھلگیاں اور مکان بناتے۔ اب ٹوٹا ہے کہا جانا ہے کہ انہوں نے ناجائز قبضہ پہنچ کیا ہے۔ جب اس شخص کی اتنی سی ضرورت کا اپنے کوئی انتظام نہیں کیا۔ اور اپنے کا مطلب ہے کہ پہلی حکومتوں کی ۔۔۔

لیکلر آف دی ہاؤس :- پرانی طاقت اُن اُنڈر - - - - -

جناب والا مام بحث کے لئے اسپلی میں تین دن مفت درجہ سے تھے۔ دلت الجھی خشم پیدا ہے۔ اور درخواں دن سارے کے سارے اپنے لذتیں نہیں لے سکتے۔ اس سے بعد ایک دن اور عام بحث کے لئے دعیا ہے۔ جو باقی اپنے لذتیں نہیں سکتیں گے۔ اگر پڑھ رہی بخشش ان کا جواب نہ دیں تو وہ باتیں اپنی جگہ پرے مفقود ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اس سے اندروری سہے کہ ان کا جواب بھی دیا جائے۔ میں آپ کی توجہ اس طرف مبنیں کرانا چاہتا

چاہتا ہوں۔ بھونکے ایک دن باقی رہ گیا ہے۔ اور اپوزیشن پیشہ سے خان عبید الصدر عن ان اگر اس سو مدرسے پر بلنا چاہیں۔ اور اس یہ کہا اور نادی بھی طرف رہی پیشہ سے بلنا چاہیں۔ اور یہی طرف سے کوشش کروں گا۔ کہ جو باشیں کی گئی ہیں۔ تین ماہ کا کتاب آغاز ہیں دوں تو میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ وقت کا اس طرح تینیں کیا جائے۔ تاکہ اپوزیشن کی طرف سے جو باشیں کی گئی ہیں۔ ان کا جواب ہم دے سکیں۔ زندہ ہوئے مقصود کی ہر کو رہ جائیں گے۔

خان عبید الصدر خان اچکزئی

Monday میں جناب علیہ اے جو نیز کرتا ہوں کر کو دو sittings ہو جائیں۔ ایک بیسے ایک شام

میں سیف اللہ خان پڑھجسہ:- پونکہ سال میں ایک دفعہ پڑھ سیئن آتا ہے۔ اور آپ کو بالکل درود لانا چاہیے۔ بالکل سمجھ ہے اگر Monday کو ہم دو sittings کریں۔؟

لیسٹر اف دی ہاؤس:- اگر ان صاحب یہ بتائیں کہ وہ کتنا وقت لیں گے۔ تو شاید ہم اس پیغام پر پہنچیں کہم ایک sitting میں کام کر سکیں گے یا نہیں۔

خان عبید الصدر خان اچکزئی:- میں نے تو عرض کیا تھا۔ کہ میں دو گھنٹے میں پہنچ سوچ سد بیان کروں گا۔ اگر دو گھنٹے آپ کے لئے کافی ہیں۔ تو ٹھیک ہے۔ دردہ باقی شام کو سہی بڑی بات تو ہیں ہے۔

میں سیف اللہ خان پڑھجسہ:- جناب فیض اسکے کام پر بے wind up کرنے کی اچانت دیں۔ میں نے ہمیں کیا۔ پاپنے دس منٹ پہنچا دار

بے دلیں۔ جناب پٹپٹا اسپیکر راتیں تویری اتنی تھیں کہ چین جائیں بچے کم از کم درستے اور
چاہتے تھے۔ اور یہ ایوان کا عامل ہے۔ اور یہاں کی پیشہ ہی۔ ایک در پیڑیں میں
short out کرتے ہیں۔

مسٹر دی می اسپیکر۔۔۔ یہاں کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ لہذا اپنے کے دن تک کئے ایوان کے
کارروائی کو ملتوی کیا جانا ہے۔
(ایون کی کارروائی مورخ ۲۲ مئی کے نئے ملتوی پر گئی)

